آسان عربی گرامر

حصّہ دوم

مرتبہ

لُطف الرحمٰن خان

مرکزی انجمن خُدّامُ القرآن لاہور

مولوی عبدالستار مرحوم کی قابلِ قدر تالیف "عربی کا معلم" پر مبنی

آسان عربی گرامر

حصہ دوم

مرتبہ

لطف الرحمٰن خان

مکتبہ خدام القرآن لاہور
36۔ کے ماڈل ٹاؤن لاہور فون:03-5869501

نام کتاب ——— آسان عربی گرامر (حصہ دوم)

طبع اوّل تا طبع نہم (ستمبر 1992ء تا مئی 2004ء) ——— 10,100

طبع دہم (اگست 2005ء) ——— 2200

ناشر ——— ناظم نشر و اشاعت، مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور

مقام اشاعت ——— 36۔کے، ماڈل ٹاؤن، لاہور

فون: 03-5869501

مطبع ——— شرکت پرنٹنگ پریس، لاہور

قیمت ——— 45 روپے

فہرست

ماده اور وزن ۵

فعل ماضی معروف

* تعریف، وزن اور گردان ۱۱
* فعل ماضی کے ساتھ فاعل کا استعمال ۱۸
* جملہ فعلیہ کے مزید قواعد ۲۱
* فعل لازم اور فعل متعدی ۲۴
* جملہ فعلیہ میں مرکبات کا استعمال ۲۸

فعل ماضی مجہول

* گردان، اور نائب فاعل کا تصور ۳۲
* دو مفعول والے متعدی افعال کی مشق ۳۵

فعل مضارع

* مضارع معروف کی گردان اور اوزان ۳۸
* صرف مستقبل یا نفی کے معنی پیدا کرنا اور مضارع مجہول بنانا ۴۲

ابواب ثلاثی مجرد ۴۳

ماضی کی اقسام (حصہ اول) ۵۰

ماضی کی اقسام (حصہ دوم) ۵۶

مضارع کے تغیرات	۶۳
* نواصب مضارع	۶۹
* مضارع مجزوم	۷۵
فعل مضارع کا تاکیدی اسلوب	۸۰
فعل امر حاضر	۸۵
فعل امر غائب و متکلم	۸۸
فعل امر مجہول	۹۲
فعل نہی	۹۴
ابواب ثلاثی مزید فیہ (تعارف اور ابواب)	۹۶
ابواب ثلاثی مزید فیہ (خصوصیات ابواب)	۱۰۲
ابواب ثلاثی مزید فیہ (ماضی، مضارع کی گردانیں)	۱۰۶
ثلاثی مزید فیہ (فعل امر و نہی)	۱۱۱
ثلاثی مزید فیہ (فعل مجہول)	۱۱۶

مادّہ اور وزن

۲۸ : ۱ اب تک تقریباً گیارہ اسباق میں' جو ذیلی تقسیم کے ساتھ کل ستائیس اسباق پر مشتمل تھے' ہم نے اسم اور اس پر مبنی مرکبات اور جملہ اسمیہ کے بارے میں پڑھا ہے۔ اب ہم عربی زبان میں فعل کے استعمال کے بارے میں کچھ بتانا شروع کریں گے۔ یعنی اب ہم "علم الصّرف" کی طرف آئیں گے۔ لیکن فعل کے بیان سے پہلے ضروری ہے کہ آپ کو "مادہ" اور "وزن" کے بارے میں کچھ بتا دیا جائے۔ کیونکہ علم الصرف کے بیان میں ان دو اصطلاحات کا ذکر بار بار آئے گا۔ نیز یہ کہ اگر آپ نے عربی زبان میں "مادہ" اور "وزن" کے نظام کو سمجھ لیا تو پھر آپ کے لئے افعال کے استعمالات کو سمجھنا اور انہیں یاد رکھنا آسان ہو جائے گا۔

۲۸ : ۲ "مادّہ" اور "وزن" پر بات شروع کرنے سے پہلے مناسب ہو گا اگر آپ پہلے ذرا درج ذیل مجموعہ ہائے کلمات کو غور سے دیکھیں۔ یہ عربی الفاظ ہیں لیکن چونکہ ان میں سے بیشتر اردو میں بھی استعمال ہوتے ہیں۔ اس لئے امید ہے کہ آپ کو ان کے معانی معلوم کر لینے میں کوئی دقت پیش نہیں آئے گی۔

۱۔ عِلْمٌ۔ مَعْلُوْمٌ۔ عَالِمٌ۔ تَعْلِيْمٌ۔ عَلاَّمَةٌ۔ مُعَلِّمٌ۔ اِعْلاَمٌ۔ عُلُوْمٌ۔

۲۔ قِبْلَةٌ۔ قَبُوْلٌ۔ قَابِلٌ۔ مَقْبُوْلٌ۔ اِسْتِقْبَالٌ۔ اِقْبَالٌ۔ مُقَابَلَةٌ۔ تَقَابُلٌ

۳۔ ضَرْبٌ۔ ضَارِبٌ۔ مَضْرُوْبٌ۔ مُضَارَبَةٌ۔ مِضْرَابٌ۔ اِضْطِرَابٌ۔

۴۔ كِتَابٌ۔ كَاتِبٌ۔ مَكْتُوْبٌ۔ كِتَابَةٌ۔ مَكْتَبٌ۔ مَكْتَبَةٌ۔ كُتُبَةٌ۔

۵۔ قَادِرٌ۔ تَقْدِيْرٌ۔ مَقْدُوْرٌ۔ قُدْرَةٌ۔ قَدِيْرٌ۔ مِقْدَارٌ۔ مُقْتَدِرٌ۔

مندرجہ بالا پانچ گروپوں کے الفاظ پر غور کیجئے اور بتائیے کہ ہر ایک گروپ کے الفاظ میں کون سے ایسے حروف ہیں جو اس گروپ کے تمام الفاظ میں پائے جاتے ہیں یعنی مشترک ہیں۔ اگر آپ ایک گروپ کے الفاظ پر نظر ڈال کر ہی ان کے مشترک

حروف بتا سکتے ہیں تو ماشاء اللہ آپ ذہین ہیں۔

۴ : ۲۸ دوسرا طریقہ یہ ہو سکتا ہے کہ ایک گروپ کے ہر ہر لفظ کے حروف الگ الگ کر کے لکھ لیں۔ مثلاً :

گروپ نمبر۱	گروپ نمبر۲	گروپ نمبر۳	گروپ نمبر۴	گروپ نمبر۵
ع ل م	ق ب ل ة	ض ر ب	ک ت ا ب	ق ا د ر
م ع ل و م	ق ب و ل	ض ا ر ب	ک ا ت ب	ت ق د ی ر
ع ا ل م	ق ا ب ل	م ض ر و ب	م ک ت و ب	م ق د و ر
ت ع ل ی م	م ق ب و ل	م ض ا ر ب ة	ک ت ا ب ة	ق د ر ة
ع ل ا م ة	ا س ت ق ب ا ل	م ض ر ا ب	م ک ت ب ة	ق د ی ر
م ع ل ل م	ا ق ب ا ل	ا ض ط ر ا ب	م ک ت ب	م ق د ا ر
ا ع ل ا م	م ق ا ب ل ہ		ک ت ب ة	م ق ت د ر
ع ل و م	ت ق ا ب ل			

اب آپ ہر کالم کے الفاظ کے ان تمام حروف کو "کراس" (x) لگا دیں۔ جو تمام الفاظ میں نہیں پائے جاتے' بلکہ بعض میں ہیں اور بعض میں نہیں ہیں' تو آپ کے پاس ہر لفظ کے صرف وہ حروف بچ جائیں گے جو تمام الفاظ میں مشترک ہیں۔

بہرحال آپ جس طرح بھی معلوم کریں بالآخر آپ اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ :

۱۔ گروپ نمبر۱ کے تمام الفاظ میں مشترک حروف "ع ل م" ہیں۔

۲۔ گروپ نمبر۲ کے تمام الفاظ میں مشترک حروف "ق ب ل" ہیں۔

۳۔ گروپ نمبر۳ کے تمام الفاظ میں مشترک حروف "ض ر ب" ہیں۔

۴۔ گروپ نمبر۴ کے تمام الفاظ میں مشترک حروف "ک ت ب" ہیں۔

۵۔ گروپ نمبر۵ کے تمام الفاظ میں مشترک حروف "ق د ر" ہیں۔

گویا ہر گروپ کے الفاظ بنیادی طور پر ان تین حروف سے بنائے گئے ہیں جو ان

میں مشترک ہیں۔ ان مشترک حروف کو ان الفاظ کا "مادّہ" کہتے ہیں۔ یعنی گروپ نمبر ا کے تمام الفاظ کا مادہ "ع ل م" ہے۔ اس سے ہم پر یہ بات واضح ہو گئی کہ عربی زبان میں تقریباً تمام کلمات (اسم ہوں یا فعل) کی بنیاد ایک تین حرفی "مادہ" ہوتا ہے۔

۲۸ : ۴ عربی زبان کی تعلیم خصوصاً "علم الصرف" میں اس "مادہ" کی بڑی اہمیت ہے۔ "علم الصرف" کا موضوع اور مقصد ہی یہ ہے کہ ایک "مادہ" سے مختلف الفاظ (اسماء اور افعال) کیسے بنائے جاتے ہیں۔ کسی مادہ سے جو مختلف الفاظ بنتے ہیں ان میں سے بیشتر تو مقرر قواعد کے تحت بنتے ہیں۔ یعنی ایک "مادہ" سے ایک خاص معنی دینے والا لفظ جس طرح ایک "مادہ" سے بنے گا، تمام مادوں سے اسی قاعدے کے مطابق اس طرح کا لفظ بنایا جا سکتا ہے۔ اس مقصد کے لئے مادہ کے حروف پر نہ صرف بعض حرکات لگانی پڑتی ہیں بلکہ بعض حروف کا اضافہ بھی ہو جاتا ہے۔ جسے آپ پیراگراف ۲ : ۲۸ میں دیئے گئے الفاظ پر نظر ڈال کر معلوم کر سکتے ہیں کیونکہ ان الفاظ کے مادے آپ کو بتائے جا چکے ہیں۔ مثلاً "ع ل م" مادہ سے لفظ "تَعْلِيْمٌ" بنانے کا طریقہ یوں بھی بیان کیا جا سکتا ہے کہ پہلے "تَ" لگاؤ۔ اس کے بعد مادہ کے پہلے حرف "ع" کو سکون دے کر لکھو۔ "تَعْ" بن گیا۔ اب اس کے بعد مادہ کے دوسرے (درمیانی) حرف "ل" کو زیر دے کر لکھو اور اس کے بعد ایک ساکن "یْ" لگاؤ۔ یہاں تک لفظ "تَعْلِيْ" بن گیا۔ اب آخر پر مادہ کا آخری حرف "م" لکھ کر اس پر تنوینِ رفع (ـٌـ) لگا دو یوں لفظ "تَعْلِيْمٌ" بن گیا۔

۲۸ : ۵ آپ نے اندازہ کر لیا ہو گا کہ کسی مادہ سے لفظ بنانے کا طریقہ اس طرح سمجھانا تو بڑا مشکل، طویل اور پیچیدہ کام ہے۔ عربی زبان کے قواعد بنانے والوں نے اسی مشکل کو آسان کرنے کے لئے یہ طریقہ نکالا کہ انہوں نے مادہ کے تین حرفوں (۱، ۲، ۳) کا نام (ف ع ل) مقرر کر دیا۔ یعنی مادہ کے حرفوں کو نمبر لگا کر ۱، ۲، ۳ کہنے یا پہلا، درمیانی اور آخری کہنے کے بجائے نمبر ۱ یا پہلے حرف کو "ف" نمبر ۲ یا

درمیانی کو "ع" اور نمبر۳ یا آخری کو "ل" کہتے ہیں۔ مثلاً "ق د ر" میں فاکلمہ "ق" ہے، عین کلمہ "د" ہے اور لام کلمہ "ر" ہے۔ جس مادہ سے کوئی لفظ بنانا ہو تو پہلے "ف ع ل" سے اس طرح کا لفظ بطور نمونہ بنالیا جاتا ہے اور پھر کسی بھی متعلقہ مادہ سے اس "نمونے" کے مطابق لفظ بنایا جاسکتا ہے۔ وہ اس طرح کہ نمونے کے "ف" کی جگہ مادہ کا پہلا حرف، "ع" کی جگہ مادہ کا دوسرا حرف اور "ل" کی جگہ تیسرا حرف رکھ دیں باقی حرکات اور زائد حروف "نمونے" کے مطابق لگادیں۔ مثلاً فَاعِلٌ اور مفعولٌ کے نمونے پر مختلف مادّوں سے جو الفاظ بنتے ہیں ان کی مثال درج ذیل ہے:

نمونے		مادہ
مَ ف عْ وْ لٌ	فَ ا عِ لٌ	ف ع ل
مَعْلُوْمٌ	عَالِمٌ	ع ل م
مَقْبُوْلٌ	قَابِلٌ	ق ب ل
مَضْرُوْبٌ	ضَارِبٌ	ض ر ب
مَكْتُوْبٌ	كَاتِبٌ	ک ت ب
مَقْدُوْرٌ	قَادِرٌ	ق د ر

امید ہے کہ اب آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ کسی مادہ سے نمونے کے مطابق الفاظ کس طرح بنائے جاتے ہیں۔ اور اب آپ یہ بھی سمجھ گئے ہوں گے کہ مادہ ع ل م سے لفظ "تَعْلِيْمٌ"۔ "تَفْعِيْلٌ" کے نمونے پر بنایا گیا ہے۔

٦ : ٢٨ اب ذرا یہ بات بھی سمجھ لیجئے بلکہ یاد رکھئے کہ "ف ع ل" سے نمونے کے طور پر بننے والے لفظ کو عربی گرامر کی زبان میں وزن کہتے ہیں۔ یعنی "فَاعِلٌ" ایک وزن ہے اور "مَفْعُوْلٌ" بھی ایک وزن ہے۔ اب آپ نے یہی سیکھنا ہے کہ کسی مادہ سے مختلف اوزان (وزن کی جمع) کے مطابق لفظ کس طرح بناتے ہیں۔ مادہ اور وزن کی اس پہچان کا تعلق عربی ڈکشنری یعنی لغت کے استعمال سے بھی ہے۔ جس پر

آگے چل کر بات کریں گے۔(ان شاء اللّٰہ تعالٰی)

مشق نمبر ۲۷ (الف)

ذیل میں کچھ مادّے اور ان کے ساتھ کچھ اوزان دیئے جا رہے ہیں۔ آپ کو ہر مادہ سے اس گروپ میں دیئے گئے تمام اوزان کے مطابق الفاظ بنانے ہیں۔

	مادّے	اوزان
گروپ نمبر ۱	ر ف ع	فَعَلَ
	ج ر ح	يَفْعَلُ
	ذ ه ب	فَعَلْتُمْ
	ج ح د	يَفْعَلُوْنَ
	ق ط ع	اِفْعَلْ
گروپ نمبر ۲	ش ر ب	فَعِلَ
	ح م د	فَعِلَتْ
	ل ب ث	تَفْعَلُ
	ف ه م	تَفْعَلِيْنَ
	ض ح ك	اَفْعَلُ
گروپ نمبر ۳	ق ر ب	فَعُلَ
	ب ع د	فَعُلْنَ
	ث ق ل	تَفْعُلْنَ
	ح س ن	تَفْعُلاَنِ
	ع ظ م	اَفْعُلُ

مشق نمبر ۲۷ (ب)

پیراگراف ۲ : ۲۸ میں الفاظ کے پانچ گروپ دیئے گئے ہیں۔ ہر گروپ کا مادہ پیراگراف ۳ : ۲۸ میں آپ کو بتا دیا گیا ہے۔ اس علم کی بنیاد پر اب آپ ہر گروپ کے ہر لفظ کا وزن لکھیں۔ مثلاً پیراگراف ۲ : ۲۸ کے گروپ نمبر ۴ میں ایک لفظ "مَكْتَبَةٌ" ہے۔ اور آپ کو بتا دیا گیا ہے کہ اس گروپ کے تمام الفاظ کا مادہ "ک ت ب" ہے۔ اب آپ کو کرنا یہ ہے کہ لفظ "مَكْتَبَةٌ" میں مادے کے پہلے حرف "ک" کو "ف" سے تبدیل کر دیں۔ اسی طرح مادے کے دوسرے حرف "ت" کو "ع" سے اور آخری حرف "ب" کو "ل" سے تبدیل کر دیں۔ بقیہ حروف اپنی اپنی جگہ رہنے دیں اور زبر' زیر' پیش میں کوئی تبدیلی نہ کریں۔ اس طرح آپ کو لفظ کا وزن معلوم ہو جائے گا۔ یہ کام اس طرح کریں :

مَكْتَبَةٌ = مَ كْ تَ بَ ةٌ

مَفْعَلَةٌ = مَ فْ عَ لَ ةٌ

ضروری ہدایت :

مذکورہ بالا مشقیں کرتے وقت الفاظ کے معانی کی بالکل فکر نہ کریں۔ آگے چل کر ان شاء اللّٰہ تعالیٰ آپ کو ان کے معانی بھی معلوم ہو جائیں گے۔ فی الحال مادہ اور وزن کے نظام (System) کو سمجھنے اور اس کی مشق کرنے پر اپنی پوری توجہ کو مرکوز رکھیں۔ الفاظ کے معانی سمجھے بغیر اس نظام کی مشق کرنے سے آپ بہت جلد اس پر گرفت حاصل کر لیں گے۔

فعل ماضی معروف

تعریف، اوزان اور گردان

۲۹ : ۱ گزشتہ سبق میں مادہ اور وزن کا مفہوم سمجھنے کے ساتھ ساتھ آپ کو یہ اندازہ بھی ہو گیا ہو گا کہ مختلف مادوں سے جو مختلف الفاظ (اسماء و افعال) بنتے ہیں ان کے مخصوص اوزان ہیں۔ عربی میں ایسے اوزان کی تعداد تو خاصی ہے لیکن خوش قسمتی سے زیادہ استعمال ہونے والے اوزان نسبتاً کم ہیں اور ان کو یاد کر لینا کچھ بھی مشکل نہیں ہے اور آہستہ آہستہ بکثرت استعمال ہونے والے اوزان سے آپ کو آگاہ کرنا ہی ہمارا مقصد ہے۔

۲۹ : ۲ گزشتہ سبق میں آپ نے ملاحظہ کیا ہو گا کہ کسی مادے سے الفاظ بناتے وقت مادہ کے حروف میں کچھ زائد حروف کا اضافہ کرنا پڑتا ہے اور حرکات لگانی ہوتی ہیں۔ مثلاً "ق ب ل" مادہ سے "قَابِلٌ" بنانے میں حرکات کے علاوہ ایک حرف "الف" کا اضافہ ہوا ہے۔ مگر اسی مادہ سے لفظ "اِسْتِقْبَالٌ" بنانے میں حرکات کے علاوہ "ا س ت ا" کا اضافہ کرنا پڑا ہے۔ اس صورت حال کے پیش نظر ایک طالب علم کے ذہن میں الجھن پیدا ہوتی ہے کہ وہ کس طرح معلوم کرے کہ کسی فعل یا اسم میں اس کے مادے کے حروف کون سے ہیں؟ اس الجھن کے حل کے لئے یہ بات یاد کر لیں کہ ایسا لفظ جس میں مادے کے حروف سے زائد کوئی حرف نہ ہو عموماً فعل ماضی کا پہلا صیغہ ہوتا ہے۔ فعل ماضی کے پہلے صیغے کے متعلق اسی سبق میں آگے چل کر بات ہو گی۔

۲۹ : ۳ اب ہم "فعل" پر بحث کا باقاعدہ آغاز کر رہے ہیں۔ چنانچہ اب ہم مختلف مادوں سے فعل بنانا سیکھیں گے اور مختلف افعال کے اوزان پڑھیں گے۔ لیکن اس سے پہلے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ عربی زبان میں فعل کے استعمال کے متعلق چند

بنیادی باتیں بیان کر دی جائیں۔

۴ : ۲۹ اس کتاب کے حصہ اوّل کے پیراگراف ۹ : ۱ میں ہم آپ کو بتا چکے ہیں کہ ایسا لفظ بھی اسم ہوتا ہے جس کے معنی میں کوئی کام کرنے کا مفہوم ہو لیکن اس میں تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ نہ پایا جاتا ہو۔ ایسے اسم کو "مَصْدَر" کہتے ہیں۔ اس حوالہ سے یہ بات دوبارہ ذہن نشین کر لیں کہ ہر زبان کی طرح عربی زبان کے افعال میں بھی وقت اور زمانہ کا مفہوم موجود ہوتا ہے۔ محض کام کرنے کا مفہوم کافی نہیں ہے۔ مثلاً "عِلْمٌ" کے معنی ہیں "جاننا" اور "ضَرْبٌ" کے معنی ہیں "مارنا"۔ مگر "عِلْمٌ" یا "ضَرْبٌ" فعل نہیں ہیں بلکہ یہ اسم ہی ہیں اور ان کے آخر پر اسم کی علامت "تنوین" بھی موجود ہے۔ لیکن جب ہم کہتے ہیں "عَلِمَ" جس کے معنی ہیں "اس نے جان لیا" یا "یَضْرِبُ" جس کے معنی ہیں "وہ مارتا ہے" تو اب "عَلِمَ" اور "یَضْرِبُ" فعل کہلائیں گے کیونکہ ایک میں گزشتہ وقت کا اور دوسرے میں موجودہ وقت کا تصور موجود ہے۔

۵ : ۲۹ دنیا کی دیگر زبانوں کی طرح عربی میں بھی بلحاظ زمانہ فعل کی تقسیم سہ گانہ ہے۔ یعنی

(۱) فعل ماضی : جس میں کسی کام کے گزشتہ زمانہ میں ہونے کا مفہوم ہو۔

(۲) فعل حال : جس میں کسی کام کے موجودہ زمانہ میں ہونے کا مفہوم ہو۔ اور

(۳) فعل مستقبل : جس میں کسی کام کے آئندہ آنے والے زمانہ میں ہونے کا مفہوم ہو۔ فعل کی بلحاظ زمانہ یہی تقسیم اردو اور فارسی میں بھی مستعمل ہے اور انگریزی میں اسی کو Past Tense, Present Tense اور Future Tense کہتے ہیں۔ کسی فعل سے مختلف زمانوں کا مفہوم رکھنے والے مختلف الفاظ (جنہیں صیغے کہتے ہیں) بنانا کسی زبان کو سیکھنے کا نہایت اہم حصہ ہے۔ ہر زبان میں اس پر طلباء کو کافی محنت کرنی پڑتی ہے۔ چنانچہ اب ہم عربی زبان کے فعل ماضی کے صیغوں پر بات کرتے ہیں۔ فعل حال اور مستقبل پر ان شاء اللہ آگے چل کر

بات ہوگی۔

۶ : ۲۹ اس کتاب کے حصہ اوّل کے پیراگراف ۳ : ۱۴ میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ عربی میں ضمائر کے استعمال میں نہ صرف "غَائِب" "مُخَاطَب" اور "مُتَکَلِّم" کا فرق ملحوظ رکھا جاتا ہے بلکہ جنس اور عدد کی بھی تفریق ہوتی ہے۔ پھر عدد کے لئے واحد اور جمع کے علاوہ "تثنیہ" کے لئے بھی الگ ضمیریں ہوتی ہیں۔ اس طرح عربی میں ضمائر کی کل تعداد ۱۴ ہے۔ اسی طرح عربی میں فعل کے مختلف صیغوں کی تعداد بھی ۱۴ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دنیا بھر کی زبانوں میں کسی فعل کے مختلف صیغوں کی تعداد اس زبان میں استعمال ہونے والی ضمیروں کے مطابق ہی ہوتی ہے۔ ضمیروں کے مطابق فعل کے صیغے بنانے کو اردو اور فارسی میں فعل کی "گردان" اور عربی میں فعل کی "تَصْرِیف" کہتے ہیں جبکہ انگریزی میں اسے Conjugation یا Persons of Verb کا نام دیا گیا ہے۔

۷ : ۲۹ دنیا کی بعض زبانوں میں فعل کی گردان میں ہر صیغے (Person of Verb) کے فعل کی ایک مقررہ شکل کے ساتھ ہر دفعہ ضمیر بھی مذکور ہوتی ہے۔ مثلاً اردو میں ماضی کی گردان عموماً یوں ہوتی ہے : وہ گیا، وہ گئے، تو گیا، تم گئے، میں گیا، ہم گئے، وہ گئی، وہ گئیں، تو گئی، تم گئیں، میں گئی، ہم گئیں۔

جبکہ بعض افعال کی گردان اس طرح ہوتی ہے کہ مذکر مونث یکساں رہتا ہے۔ مثلاً : اس نے مارا، انہوں نے مارا، تو نے مارا، تم نے مارا، میں نے مارا، ہم نے مارا۔ انگریزی میں ماضی کی گردان یوں ہوتی ہے :

I went, We went, You went, He went, They went

آپ نے نوٹ کرلیا ہوگا کہ اردو گردان غائب کی ضمیروں سے شروع ہو کر متکلم کی ضمیروں پر ختم کرتے ہیں۔ اس کے برعکس انگریزی میں متکلم سے شروع کرکے غائب پر ختم کرنے کا رواج ہے۔

۸ : ۲۹ بعض زبانوں میں گردان کے ہر صیغے کے ساتھ بار بار ظاہراً ضمیر نہیں لائی جاتی۔ بلکہ صیغے ہی اس طرح بنائے جاتے ہیں کہ ہر صیغے میں فاعل کی ضمیر اس صیغے کی بناوٹ سے سمجھی جاسکتی ہے۔ عربی اور فارسی میں فعل کی گردان اسی طریقے پر کی جاتی ہے۔ چنانچہ عربی میں استعمال ہونے والی چودہ ضمیروں کے مطابق فعل کی گردان بھی چودہ صیغوں میں کی جاتی ہے۔ بظاہر یہ تعداد زیادہ نظر آتی ہے لیکن جب آپ اس کی یکسانیت اور باقاعدگی کا مقابلہ اردو افعال کی بے قاعدہ گردانوں اور انگریزی میں افعال کی بکثرت اور پیچیدہ صورتوں (Tenses) سے کریں گے تو اسے بے حد آسان پائیں گے۔

۹ : ۲۹ عربی میں فعل ماضی کی گردان مختلف ضمیروں کے فاعل ہونے کے لحاظ سے یوں ہوگی۔

		واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر:	فَعَلَ	فَعَلَا	فَعَلُوْا
		اس ایک (مرد) نے کیا	ان دو (مردوں) نے کیا	ان بہت سے (مردوں) نے کیا
	مونث:	فَعَلَتْ	فَعَلَتَا	فَعَلْنَ
		اس ایک (عورت) نے کیا	ان دو (عورتوں) نے کیا	ان بہت سی (عورتوں) نے کیا
حاضر	مذکر:	فَعَلْتَ	فَعَلْتُمَا	فَعَلْتُم
		تو ایک (مرد) نے کیا	تم دو (مردوں) نے کیا	تم بہت سے (مردوں) نے کیا
	مونث:	فَعَلْتِ	فَعَلْتُمَا	فَعَلْتُنَّ
		تو ایک (عورت) نے کیا	تم دو (عورتوں) نے کیا	تم بہت سی (عورتوں) نے کیا

متکلم مذکر ومؤنث :	فَعَلْتُ	فَعَلْنَا	فَعَلْنَا
	میں نے کیا	ہم نے کیا	ہم نے کیا

۱۰ : ۲۹ اس گردان کو یاد کرنے اور ذہن میں بٹھانے کے لئے اسے کئی دفعہ زبان سے دہرانا بھی ضروری ہے۔ مگر ہر ایک صیغے میں ہونے والی تبدیلی کو ذیل کے نقشے کی مدد سے بھی ذہن میں رکھا جا سکتا ہے۔ اس نقشہ میں ف ع ل کلمات کو تین چھوٹی لائنوں سے ظاہر کیا گیا ہے۔ اس سے آپ تینوں کلمات کی حرکات (یعنی زبر' زیر وغیرہ) اور ان کے ساتھ ہر صیغے میں ہونے والے اضافے کو سمجھ سکتے ہیں۔

غائب مذکر :	ـَـَـَ	ـَـَـَا	ـَـَـُوْا
مونث :	ـَـَـَتْ	ـَـَـَتَا	ـَـَـْنَ

مخاطب مذکر :	ـَـَـْتَ	ـَـَـْتُمَا	ـَـَـْتُمْ
مونث :	ـَـَـْتِ	ـَـَـْتُمَا	ـَـَـْتُنَّ

متکلم مذکر ومؤنث :	ـَـَـْتُ	ـَـَـْنَا	ـَـَـْنَا

۱۱ : ۲۹ اس نقشہ میں آپ نوٹ کریں کہ پہلے پانچ صیغوں میں لام کلمہ متحرک ہے۔ اس کے چھٹے صیغے سے جب لام کلمہ ساکن ہوتا ہے تو پھر آخر تک ساکن ہی رہتا ہے۔ اس کے علاوہ ضمائر مرفوعہ میں مخاطب کی چھ ضمیروں کو ذہن میں تازہ کریں جو یہ ہیں۔ اَنْتَ' اَنْتُمَا' اَنْتُمْ' اَنْتِ' اَنْتُمَا' اَنْتُنَّ۔ اب نوٹ کریں کہ مذکورہ گردان میں مخاطب کے صیغوں میں انہیں ضمائر کے آخری حروف کا اضافہ ہوا ہے۔

۱۲ : ۲۹ اسی سبق کے پیراگراف ۲ : ۲۹ میں ہم نے کہا تھا کہ کسی لفظ کے مادوں کی پہچان فعل ماضی کے پہلے صیغے سے ممکن ہوتی ہے۔ اب اس نقشہ پر غور کرنے سے آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ اس میں صرف پہلا یعنی واحد مذکر غائب کا صیغہ ایسا ہے

جس میں (ف ع ل) کلمات یعنی مادے کے حروف کے ساتھ کسی اور حرف کا اضافہ نہیں ہوا ہے۔ اسی لئے الفاظ کے مادوں کی پہچان ان کے فعل ماضی کے پہلے صیغے سے کی جاتی ہے۔ جیسے طَلَبَ "اس (ایک مرد) نے طلب کیا" کا مادہ (ط ل ب) ہے۔ فَتَحَ "اس (ایک مرد) نے کھولا۔" کا مادہ (ف ت ح) ہے وغیرہ۔

۲۹ : ۱۳ دوسری بات یہ سمجھ لیں کہ فعل ماضی کے تین اوزان ہیں : فَعَلَ ' فَعِلَ ' فَعُلَ ۔ اوپر صرف فَعَلَ کی گردان دی گئی ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ کو تین گردانیں یاد کرنی ہوں گی۔ گردان تو صرف ایک یاد کرنی ہے۔ اس لئے کہ گردان کا طریقہ ایک ہی ہے۔ بس یہ خیال رکھنا ہوتا ہے کہ جو فعل فَعِلَ کے وزن پر آتا ہے اس کے تمام صیغوں میں مادے کے دوسرے حرف یعنی عین کلمہ پر کسرہ یعنی زیر (ـِ) لگائی اور پڑھی ہوگی۔ جیسے فَعِلَ ' فَعِلاَ ' فَعِلُوْا سے آخر تک۔ اسی طرح فَعُلَ کے وزن میں ہر جگہ عین کلمہ پر پیش (ـُ) لگے گا۔ فَعُلَ ' فَعُلاَ ' فَعُلُوْا سے آخر تک۔

۲۹ : ۱۴ ضمنی طور پر ایک بات اور سمجھ لیں کہ عربی میں زیادہ تر افعال کا مادہ تین حروف پر مشتمل ہوتا ہے جنہیں "ثُلاثی" کہتے ہیں جبکہ کچھ افعال ایسے بھی ہوتے ہیں جن کا اصل مادہ ہی چار حروف پر مشتمل ہوتا ہے۔ ان کو "رُباعی" کہتے ہیں۔ چونکہ عربی کے تقریباً ۹۰ فی صد افعال سہ حرفی مادوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ اس لئے فی الحال ہم خود کو "ثلاثی" تک ہی محدود رکھیں گے۔

مشق نمبر ۲۸

مندرجہ ذیل افعال کی ماضی کی گردان لکھیں اور صیغہ کے معانی بھی لکھیں۔ گردان لکھتے وقت عین کلمہ کی حرکت کا خیال رکھیں۔

دَخَلَ	:	وہ داخل ہوا
غَلَبَ	:	وہ غالب ہوا
فَرِحَ	:	وہ خوش ہوا
ضَحِكَ	:	وہ ہنسا
قَرُبَ	:	وہ قریب ہوا
بَعُدَ	:	وہ دور رہوا

ضروری ہدایت :

کچھ طلبہ اور زیادہ عمر کے اکثر طلبہ کا خیال یہ ہوتا ہے کہ رٹا لگانا ان کے بس کا روگ نہیں ہے۔ اس لئے وہ یہ گردانیں یاد نہیں کر سکتے حالانکہ ضمائر کی دو گردانیں یاد کر چکے ہوتے ہیں۔ بہرحال ایسے طلبہ سے اتفاق نہ کرنے کی اصل وجہ یہ ہے کہ خود میں نے پچاس سال کی عمر میں یہ گردانیں یاد کی تھیں۔ چنانچہ ایسے طلبہ کو میرا مشورہ یہ ہے کہ خود یاد کرنے کے بجائے یہ گردانیں وہ اپنے قلم کو یاد کرا دیں۔ اس کا طریقہ سمجھ لیں۔

گردان کو سامنے رکھ کر پانچ' سات مرتبہ اسے زبان سے دہرائیں۔ پھر ایک کاغذ پر یادداشت سے اسے لکھنا شروع کریں۔ جہاں ذہن اٹک جائے وہاں گردان میں سے دیکھ کر لکھیں۔ اس طرح جب پوری گردان لکھ لیں تو وہ کاغذ پھاڑ کر پھینک دیں اور دوسرے کاغذ پر لکھنا شروع کریں۔ جہاں بھولیں گردان میں دیکھ لیں۔ اس طرح آپ پانچ' سات کاغذ پھاڑیں گے تو ان شاء اللہ آپ کے قلم کو گردان یاد ہو جائے گی۔ اگر کچھ کمزوری رہ جائے گی تو اگلے اسباق میں ترجمے کی مشقیں کرنے سے وہ دور ہو جائے گی۔

اساتذۂ کرام کے لئے مشورہ یہ ہے کہ کلاس میں طلباء سے زبانی گردان نہ سنیں بلکہ ان سے کاغذ پر لکھوائیں اور غلطیوں کی اصلاح کر کے کاغذ ان کو واپس کر دیں۔ اس طرح طلبہ دوسروں کے سامنے شرمندہ ہونے سے بچ جائیں گے اور ان میں بددلی بھی پیدا نہ ہوگی۔

فعل ماضی کے ساتھ فاعل کا استعمال

۳۰ : ۱ اس مرحلہ پر ضروری ہے کہ اب ہم چند ایسے جملوں کی مشق کرلیں جس میں فعل ماضی استعمال ہوا ہو۔ لیکن اس سے پہلے درج ذیل چند باتیں سمجھنا ضروری ہیں تاکہ آپ کو جملے بنانے میں آسانی ہو۔

۳۰ : ۲ اس کتاب کے حصّہ اوّل کے پیراگراف ۵ : ۷ میں ہم پڑھ آئے ہیں کہ جس جملہ کی ابتدا کسی اسم سے ہو وہ جملہ اسمیہ ہوتا ہے اور جس کی ابتدا کسی فعل سے ہو وہ جملہ فعلیہ ہوتا ہے۔ اب یہ بھی سمجھ لیں کہ جس طرح جملہ اسمیہ کے کم از کم دو حصے (مبتدا اور خبر) ہوتے ہیں اسی طرح ہر ایک جملہ فعلیہ کے بھی کم از کم دو حصے ہوتے ہیں یعنی فعل اور فاعل۔ کسی جملہ کے دو سے زیادہ حصے ہوسکتے ہیں لیکن کم از کم دو ضروری ہیں، جملہ اسمیہ میں مبتدا، خبر اور جملہ فعلیہ میں فعل، فاعل۔

۳۰ : ۳ اب آپ غور کریں کہ گردان کے جو چودہ صیغے آپ نے یاد کئے ہیں ان میں سے ہر ایک صیغہ مستقل جملہ فعلیہ ہے۔ اس لئے کہ ان میں سے ہر ایک میں فعل کے علاوہ فاعل بصورتِ ضمیر موجود ہے۔ گردان کے دوسرے نقشے میں مادے (ف ع ل) کے بعد جہاں کہیں "ا" "تَ" "نَا" وغیرہ آئے ہیں تو وہ دراصل متعلقہ فاعل ضمیر کی علامت ہیں۔ اور ان صیغوں کا ترجمہ کرتے وقت اس ضمیر کا ترجمہ ساتھ کیا جاتا ہے۔ اور اگر فاعل ضمیر والے اردو جملہ کا عربی میں ترجمہ کرنا ہو تو فعل کا متعلقہ صیغہ بنالینا ہی کافی ہوتا ہے۔ مثلاً "ہم خوش ہوئے"۔ "فَرِحْنَا" "تو بیٹھا" "جَلَسْتَ" وغیرہ۔

۳۰ : ۴ لیکن اکثر صورت یہ ہوتی ہے کہ فاعل کوئی اسم ظاہر ہوتا ہے۔ یعنی ضمیر کے بجائے کسی شخص یا چیز کا نام ہوتا ہے۔ نوٹ کرلیں کہ ایسی صورت میں عموماً

فاعل، فعل کے بعد آتا ہے اور وہ ہمیشہ حالت رفع میں استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً فَرِحَ الْوَلَدُ (لڑکا خوش ہوا)، سَمِعَ اللّٰهُ (اللہ نے سن لیا) وغیرہ۔

۵ : ۳۰ فعل ماضی پر "مَا" لگادینے سے اس میں نفی کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً مَافَرِحَ "وہ (ایک مرد) خوش نہیں ہوا" مَاکَتَبْتَ "تو نے نہیں لکھا" مَاکَتَبَتِ الْمُعَلِّمَةُ (اُستانی نے نہیں لکھا) جو دراصل کَتَبَتْ اَلْمُعَلِّمَةُ تھا، جس میں اَلْمُعَلِّمَةُ کے همزۃ الوصل کی وجہ سے کَتَبَتْ کی ساکن "ت" کو آگے ملانے کے لئے حسب قاعدہ کسرہ (زیر) دی گئی ہے۔ یہ قاعدہ آپ حصہ اول کے پیرگراف ۷ : ۷ میں پڑھ چکے ہیں۔

ذخیرۂ الفاظ

قَرَاَ = اس (ایک مرد) نے پڑھا	کَتَبَ = اس (ایک مرد) نے لکھا
فَتَحَ = اس (ایک مرد) نے کھولا	اَکَلَ = اس (ایک مرد) نے کھایا
لِمَ = کیوں	اَلْاٰنَ = اب، ابھی۔ (نصب پر مبنی ہے)
اِلَی الْاٰنَ = اب تک	

مشق نمبر ۲۹

اردو میں ترجمہ کریں :

(۱) دَخَلَ مُعَلِّمٌ (۲) فَرِحْتُنَّ (۳) ضَحِکْنَا (۴) کَتَبَ الْمُعَلِّمُ (۵) لِمَ مَا اَکَلُوْا اِلَی الْاٰنَ (۶) فَتَحَ الْبَوَّابُ (۷) قَرَاَتْ فَاطِمَةُ (۸) فَرِحْتَ الْاٰنَ (۹) لِمَ بَعُدْتُمْ (۱۰) کَتَبْنَ (۱۱) غَلَبْتُمَا (۱۲) اَکَلَتْ طِفْلَةٌ (۱۳) قَرُبَ بَوَّابٌ (۱۴) ضَحِکَتِ الْاُمُّ (۱۵) مَاضَحِکَتِ الْمُعَلِّمَةُ (۱۶) لِمَ مَاکَتَبْتُمْ اِلَی الْاٰنَ۔

عربی میں ترجمہ کریں:

(۱) ہم سب لوگ ہنسے (۲) تو خوش ہوئی (۳) ایک استانی نے پڑھا (۴) تم لوگوں نے کیوں کھایا (۵) ایک دربان دور ہوا (٦) میں نے کھولا (۷) تم سب داخل ہوئیں (۸) جماعت غالب ہوئی۔

جملہ فعلیہ کے مزید قواعد

۱ : ۳۱ گزشتہ سبق میں آپ نے سادہ جملہ فعلیہ کی کچھ مشق کرلی ہے۔ اب جملہ فعلیہ کا ایک اہم قاعدہ یاد کرلیں اور وہ یہ کہ جب فاعل کوئی اسم ظاہر ہو تو جملہ فعلیہ میں فعل ہمیشہ صیغہ واحد میں آئے گا۔ فاعل چاہے واحد ہو' تثنیہ ہو' یا جمع ہو۔ یہ بات آپ آگے دی ہوئی مثالوں کی مدد سے خوب ذہن نشین کرلیں۔

۲ : ۳۱ مثلاً ہم کہیں گے دَخَلَ الْمُعَلِّمُ (استاد داخل ہوا)' دَخَلَ الْمُعَلِّمَانِ (دو استاد داخل ہوئے) اور دَخَلَ الْمُعَلِّمُوْنَ (اساتذہ داخل ہوئے)۔ ان جملوں میں فاعل اسم ظاہر ہے اور وہ ہے لفظ "اَلْمُعَلِّمُ"۔ پہلے جملہ میں یہ واحد ہے' دوسرے میں تثنیہ اور تیسرے میں جمع ہے۔ اب آپ غور کریں کہ تینوں جملوں میں فعل صیغہ واحد میں آیا ہے۔

۳ : ۳۱ مذکورہ بالا قاعدہ میں فعل واحد تو آئے گا لیکن جنس میں اس کا صیغہ فاعل کی جنس کے مطابق ہوگا۔ یعنی فاعل اگر مذکر ہے تو فعل واحد مذکر آئے گا۔ جیسا کہ اوپر کی مثالوں میں ہے۔ لیکن فاعل اگر مؤنث ہے تو فعل واحد مؤنث آئے گا۔ مثلاً کَتَبَتْ مُعَلِّمَةٌ (ایک استانی نے لکھا)' کَتَبَتْ مُعَلِّمَتَانِ (کوئی سی دو استانیوں نے لکھا) اور "کَتَبَتْ مُعَلِّمَاتٌ" (کچھ استانیوں نے لکھا)۔ مندرجہ بالا مثالوں میں فاعل کے معرفہ یا نکرہ ہونے کا فرق نوٹ کرلیں۔

۴ : ۳۱ اب مذکورہ قاعدہ کے دو استثناء بھی نوٹ کرلیں۔ اولاً یہ کہ اسم ظاہر (فاعل) اگر غیر عاقل کی جمع مکسر ہو تو فعل عموماً واحد مؤنث آیا کرتا ہے۔ مثلاً ذَهَبَتِ الْجِمَالُ (اونٹ گئے)' ذَهَبَتِ النُّوْقُ (اونٹنیاں گئیں) وغیرہ۔ ثانیاً یہ کہ تین صورتیں ایسی ہیں جب فعل واحد مذکر یا واحد مؤنث' دونوں میں سے کسی طرح بھی لانا جائز ہوتا ہے۔ وہ صورتیں حسب ذیل ہیں۔

(i) اگر اسم ظاہر (فاعل) کسی عاقل کی جمع مکسر ہو۔ مثلاً طَلَبَ الرِّجَالُ یا طَلَبَتِ

الرِّجَالُ (مردوں نے طلب کیا) اور طَلَبَ نِسْوَۃٌ یا طَلَبَتْ نِسْوَۃٌ (کچھ عورتوں نے طلب کیا) وغیرہ' سب جملے درست ہیں۔

(ii) اگر اسم ظاہر فاعل کوئی اسم جمع ہو۔ مثلاً غَلَبَ الْقَوْمُ یا غَلَبَتِ الْقَوْمُ (قوم غالب ہوئی) دونوں جملے درست ہیں۔

(iii) اگر اسم ظاہر فاعل مؤنث غیر حقیقی ہو۔ مثلاً طَلَعَ الشَّمْسُ یا طَلَعَتِ الشَّمْسُ (سورج طلوع ہوا)۔ یہ دونوں جملے درست ہیں۔

۵ : ۳۱ ایک اہم بات یہ بھی نوٹ کرلیں کہ فاعل اگر فعل سے پہلے آئے تو وہ جملہ اسمیہ ہو گا اور ایسی صورت میں فعل عدد اور جنس دونوں پہلوؤں سے فاعل کے مطابق ہو گا۔ مثلاً اَلْمُعَلِّمُ ضَرَبَ (استاد نے مارا) اَلْمُعَلِّمَانِ ضَرَبَا (دو استادوں نے مارا) اَلْمُعَلِّمَاتُ ضَرَبْنَ (استانیوں نے مارا) وغیرہ۔ ان مثالوں میں اسم "اَلْمُعَلِّمُ" مبتدا ہے اور "ضَرَبَ" اس کی خبر ہے۔ دراصل ضَرَبَ فعل اور پوشیدہ ضمیر فاعل کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ ہے اور یہ پورا جملہ فعلیہ خبر بن رہا ہے۔ اسی لئے صیغۂ فعل عدد اور جنس دونوں لحاظ سے مبتدا کے مطابق ہے۔

۶ : ۳۱ امید ہے اوپر دی گئی مثالوں میں آپ نے یہ بات نوٹ کرلی ہو گی کہ فاعل چاہے فعل سے پہلے آئے یا بعد میں' ترجمہ میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ مثلاً ضَحِكَ الرَّجُلاَنِ اور "اَلرَّجُلاَنِ ضَحِكَا" دونوں کا ترجمہ ایک ہی ہے یعنی "دو آدمی ہنسے"۔ البتہ دونوں میں یہ باریک فرق ضرور ہے کہ ضَحِكَ الرَّجُلاَنِ جملہ فعلیہ ہے اور اس سوال کا جواب ہے کہ کون ہنسا؟ جبکہ اَلرَّجُلاَنِ ضَحِكَا جملہ اسمیہ ہے اور اس سوال کا جواب ہے کہ دو مردوں نے کیا کیا؟

۷ : ۳۱ یہ قاعدہ بھی نوٹ کرلیں کہ اگر فاعل ایک سے زیادہ (تثنیہ یا جمع) ہوں اور ان کے ایک کام کے بعد دوسرے کام کا ذکر بھی ہو تو پہلے کام کے لئے فعل کا صیغہ واحد رہے گا کیونکہ وہ جملے کے شروع میں آرہا ہے مگر دوسرے کام کے لئے فاعلوں کے مطابق صیغہ لگے گا مثلاً جَلَسَ الرِّجَالُ وَاَكَلُوْا (مرد بیٹھے اور انہوں نے کھایا)

اور كَتَبَتِ الْبَنَاتُ ثُم قَرَأْنَ (لڑکیوں نے لکھا پھر پڑھا) وغیرہ۔

ذخیرۂ الفاظ

جَلَسَ = وہ (ایک مرد) بیٹھا	ذَهَبَ = وہ (ایک مرد) گیا
قَدِمَ = وہ (ایک مرد) آیا	نَجَحَ = وہ (ایک مرد) کامیاب ہوا
وَفْدٌ (ج) وُفُوْدٌ = وفد	مَرِضَ = وہ (ایک مرد) بیمار ہوا
ثُمَّ = پھر	عَدُوٌّ (ج) اَعْدَاءٌ = دشمن

مشق نمبر ۳۰

اردو میں ترجمہ کریں اور ترجمہ میں معرفہ اور نکرہ کا فرق ضرور واضح کریں۔

(۱) قَرُبَ اَوْلِيَاءُ (۲) اَلْاَوْلِيَاءُ قَرُبُوْا (۳) دَخَلَ وَلَدَانِ صَالِحَانِ (۴) اَلْوَلَدَانِ الصَّالِحَانِ دَخَلَا (۵) اَلْمُعَلِمَةُ الْمُجْتَهِدَةُ جَلَسَتْ عَلَى الْكُرْسِيِّ (۶) جَلَسَتْ مُعَلِّمَةٌ مُجْتَهِدَةٌ عَلَى الْكُرْسِيِّ (۷) كَتَبَ الْمُعَلِّمُوْنَ عَلَى الْوَرَقِ ثُمَّ قَرَءُوْا (۸) دَخَلَ فَاطِمَةُ وَزَيْنَبُ وَحَامِدٌ فِي الْبَيْتِ وَجَلَسُوْا عَلَى الْفَرْشِ (۹) نَجَحَتِ الْبَنَاتُ فِي الْاِمْتِحَانِ وَفَرِحْنَ جِدًّا (۱۰) قَدِمَتِ الْوُفُوْدُ فِي الْمَدْرَسَةِ۔

قوسین میں دی گئی ہدایت کے مطابق عربی میں ترجمہ کریں۔

(۱) دشمن (جمع) دور ہوئے (جملہ اسمیہ و فعلیہ) (۲) محنتی درزی بیمار ہوئے (جملہ اسمیہ و فعلیہ) (۳) دو نیک لڑکیاں آئیں پھر وہ بازار کی طرف گئیں (جملہ اسمیہ و فعلیہ) (۴) دل خوش ہوئے (جملہ فعلیہ)

فعل لازم اور فعل متعدّی

ا : ۳۲ بعض فعل ایسے ہوتے ہیں جنہیں بات مکمل کرنے کے لئے کسی مفعول کی ضرورت نہیں ہوتی۔ مثلاً جَلَسَ (وہ بیٹھا)۔ ایسے افعال کو فعل لاَزِم کہتے ہیں۔ جبکہ بعض فعل بات مکمل کرنے کے لئے ایک مفعول بھی چاہتے ہیں جیسے ضَرَبَ (اس نے مارا) ایسے افعال کو فعل مُتَعَدِّی کہتے ہیں۔

۲ : ۳۲ اسی بات کو عام فہم بنانے کی غرض سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ جس فعل میں کام کا اثر خود فاعل پر ہو رہا ہو وہ فعل لازم ہے' جیسے جَلَسَ (وہ بیٹھا) میں بیٹھنے کا اثر خود بیٹھنے والے پر ہو رہا ہے۔ اس لئے یہاں بات مفعول کے بغیر مکمل ہو جاتی ہے۔ لیکن جس فعل میں کام کا اثر فاعل کی بجائے کسی دوسرے پر ہو رہا ہو تو وہ فعل متعدی ہے' جیسے ضَرَبَ (اس نے مارا) میں مارنے والا کوئی اور ہے اور جس کو مارا جا رہا ہے وہ کوئی اور ہے۔ اس لئے یہاں پر بات مفعول کے ذکر کے بغیر نامکمل رہے گی۔

۳ : ۳۲ اردو زبان میں کسی فعل کے بارے میں یہ جاننا کہ وہ لازم ہے یا متعدی' بہت آسان ہے بلکہ درج بالا مثالوں کے مشاہدے سے آپ نے نوٹ بھی کر لیا ہو گا کہ اردو میں فعل لازم کے لئے غائب کے صیغوں میں "وہ" آتا ہے۔ جیسے "وہ بیٹھا"۔ جبکہ فعل متعدی کے لئے "اس نے" آتا ہے۔ جیسے "اس نے مارا"۔ دونوں قسم کے افعال کو پہچاننے کا ایک دوسرا طریقہ یہ بھی ہے کہ آپ فعل پر "کس کو؟" کا سوال کریں۔ اگر جواب ممکن ہے تو فعل متعدی ہے ورنہ لازم۔ مثلاً جَلَسَ (وہ بیٹھا) پر سوال کریں "کس کو؟" اس کا جواب ممکن نہیں ہے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ جَلَسَ فعل لازم ہے۔ جبکہ ضَرَبَ (اس نے مارا) پر سوال کریں "کس کو؟" یہاں جواب ممکن ہے کہ فلاں کو مارا۔ اس طرح معلوم ہو گیا کہ ضَرَبَ فعل متعدی ہے (انگریزی گرامر میں فعل لازم کو Intransitive Verb اور فعل متعدی کو Transitive Verb کہتے ہیں)۔

۴ : ۳۲ پیراگراف نمبر ۲ : ۳۰ میں ہم آپ کو بتا چکے ہیں کہ کسی جملے کے کم از کم دو اجزاء ہوتے ہیں۔ جملہ اسمیہ میں مبتدا اور خبر کے علاوہ کچھ اور اجزاء بھی ہوتے ہیں، جنہیں "مُتَعَلِّقِ خبر" کہتے ہیں۔ اسی طرح کوئی جملہ فعلیہ اگر فعل لازم سے شروع ہو رہا ہے تو اس میں بات مفعول کے بغیر مکمل ہو جائے گی۔ ایسے جملے میں اگر کچھ مزید اجزاء ہوں گے تو وہ "مُتَعَلِّقِ فعل" کہلائیں گے۔ مثلاً جَلَسَ زَیْدٌ عَلَی الْکُرْسِیِّ (زید کرسی پر بیٹھا)۔ اس جملے میں عَلَی الْکُرْسِیِّ (مرکب جاری) متعلق فعل ہے۔ لیکن کوئی جملہ فعلیہ اگر فعل متعدی سے شروع ہو گا تو اس میں فاعل کے ساتھ کسی مفعول کی بھی ضرورت ہو گی۔ ایسے جملے میں فاعل اور مفعول کے علاوہ جو اجزاء ہوں گے وہ متعلق فعل کہلائیں گے۔

۵ : ۳۲ اب آپ دو باتیں ذہن نشین کر لیں۔ اولاً یہ کہ مفعول ہمیشہ حالت نصب میں ہو گا۔ ثانیاً یہ کہ جملہ فعلیہ میں عام طور پر پہلے فعل آتا ہے پھر فاعل اور اس کے بعد مفعول اور جملے میں اگر کوئی متعلق فعل ہو تو وہ مفعول کے بعد آتا ہے، مثلاً ضَرَبَ زَیْدٌ وَلَدًا بِالسَّوْطِ (زید نے ایک لڑکے کو کوڑے سے مارا)۔ اس جملے میں ضَرَبَ فعل ہے۔ زَیْدٌ حالت رفع میں ہے اس لئے فاعل ہے۔ وَلَدًا حالت نصب میں ہے اس لئے مفعول ہے۔ اور بِالسَّوْطِ مرکب جاری ہے اور متعلق فعل ہے۔

۶ : ۳۲ آپ کے ذہن میں یہ بات واضح رہنی چاہئے کہ جملہ فعلیہ کی جو ترتیب آپ کو اوپر بتائی گئی ہے۔ وہ کوئی قاعدہ کلیہ نہیں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ طرز تحریر یا طرز خطاب کی مناسبت سے یا کسی اور وجہ سے یہ ترتیب حسب ضرورت بدل دی جاتی ہے۔ لیکن سادہ جملہ میں ترتیب عموماً وہی ہوتی ہے جو آپ کو بتائی گئی ہے چنانچہ اس وقت ہم اپنی مشق کو سادہ جملوں تک محدود رکھیں گے تاکہ جملوں کے مختلف اجزاء کی پہچان ہو جائے۔ اس کے بعد جملوں میں یہ اجزاء کسی بھی ترتیب سے آئیں آپ کو انہیں شناخت کرنے میں اور جملے کا صحیح مفہوم سمجھنے میں مشکل نہیں ہو گی۔

۷ : ۳۲ آخری بات یہ ہے کہ گزشتہ اسباق میں افعال کے معانی ہم نے صیغے کے مطابق لکھے تھے۔ لیکن اب ہم افعال کے سامنے ان کے "مصدری" معانی لکھا کریں گے، مثلاً دَخَلَ کے معنی "وہ ایک مرد داخل ہوا" کی بجائے "داخل ہونا" لکھیں گے۔ اس طرح مصدر کے معنی یاد کرنے سے آپ کو صیغہ کے مطابق ترجمہ کرنے میں کوئی مشکل نہیں ہوگی۔ ان شاءاللہ۔

ذخیرۂ الفاظ

گزشتہ اسباق میں آپ نے جتنے افعال یاد کیے ہیں ان ہی کو ذیل میں دوبارہ لکھ کر ان کے سامنے ان کے مصدری معنی دیئے گئے ہیں۔ نیز ان میں جو افعال لازم ہیں ان کے سامنے قوسین میں لام (ل) اور جو متعدی ہیں ان کے سامنے میم (م) بھی لکھ دیا گیا ہے تاکہ آپ نوٹ کرلیں کہ کون سا فعل لازم ہے اور کون سا متعدی۔ نیز ان کے مابین فرق کو بھی آپ اچھی طرح ذہن نشین کرلیں۔

دَخَلَ (ل) = داخل ہونا	فَرِحَ (ل) = خوش ہونا
غَلَبَ (ل) = غالب ہونا	ضَحِكَ (ل) = ہنسنا
قَرُبَ (ل) = قریب ہونا	بَعُدَ (ل) = دور ہونا
قَرَءَ (م) = پڑھنا	فَتَحَ (م) = کھولنا
كَتَبَ (م) = لکھنا	اَكَلَ (م) = کھانا
جَلَسَ (ل) = بیٹھنا	نَجَحَ (ل) = کامیاب ہونا
قَدِمَ (ل) = آنا	ذَهَبَ (ل) = جانا
مَرِضَ (ل) = بیمار ہونا	طِفْلٌ (ج اَطْفَالٌ) = بچہ

مشق نمبر ۳۱

اردو میں ترجمہ کریں۔

(۱) كَتَبَ مُعَلِّمٌ كِتَابًا بِقَلَمِ الرَّصَاصِ۔

(۲) قَرَئَتِ الرِّجَالُ الْقُرْاٰنَ فِي الْمَسَاجِدِ۔

(۳) اَلرِّجَالُ قَرَءُوْا الْقُرْاٰنَ فِي الْمَسَاجِدِ۔

(۴) ذَهَبَ النِّسَاءُ إِلَى السُّوْقِ۔

(۵) اَلنِّسَاءُ ذَهَبْنَ إِلَى السُّوْقِ۔

(۶) قَدِمَ الْاَوْلَادُ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ ذَهَبُوْا بَعْدَ الصَّلٰوةِ۔

(۷) دَخَلَتْ فَاطِمَةُ وَزَيْنَبُ فِي الْبَيْتِ وَاَكَلَتَا الطَّعَامَ۔

(۸) فَاطِمَةُ وَحَامِدٌ دَخَلَا فِي الْبَيْتِ وَاَكَلَا الطَّعَامَ۔

(۹) اَفَتَحْتِ الْبَابَ؟ لَا! مَا فَتَحْتُ الْبَابَ۔

(۱۰) اَفَتَحْتِ الْبَابَ؟ نَعَمْ! فَتَحْتِ الْبَابَ۔

(۱۱) اَقَرَئْتُنَّ الْقُرْاٰنَ الْيَوْمَ؟

(۱۲) نَعَمْ! قَرَئْنَا الْقُرْاٰنَ الْيَوْمَ۔

عربی میں ترجمہ کریں

(۱) دربان آیا اور اس نے دروازہ کھولا۔ (جملہ اسمیہ و فعلیہ)

(۲) اساتذہ مسجد میں آئے اور انہوں نے قرآن پڑھا پھر وہ لوگ نماز کے بعد گئے۔
(جملہ فعلیہ و اسمیہ)

(۳) بچوں نے انجیر کھائی۔ (جملہ اسمیہ و فعلیہ)

(۴) کیا تو نے انار کھایا؟ جی نہیں! میں نے نہیں کھایا۔ (جملہ فعلیہ)

جملہ فعلیہ میں مرکّبات کا استعمال

۱ : ۳۴ گزشتہ سبق میں آپ نے سادہ جملہ فعلیہ میں اس کے اجزاء کی ترتیب سمجھی تھی۔ اس ضمن میں یہ بھی نوٹ کرلیں کہ جملہ فعلیہ میں فاعل، مفعول کبھی مفرد الفاظ ہوتے ہیں۔ مثلاً "استاد نے ایک لڑکے کو بلایا" کا عربی ترجمہ طَلَبَ الْأُسْتَاذُ وَلَدًا ہے اور اس میں اَلْأُسْتَاذُ اور وَلَدًا دونوں مفرد الفاظ ہیں۔ اَلْأُسْتَاذُ فاعل ہونے کی وجہ سے رفع میں ہے اور وَلَدًا مفعول ہونے کی وجہ سے نصب میں ہے۔ لیکن ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا بلکہ کبھی مرکبات بھی فاعل یا مفعول ہوتے ہیں۔

۲ : ۳۴ اگر کسی جملہ فعلیہ میں مرکبات فاعل یا مفعول کے طور پر آرہے ہوں تو ان کی اعرابی حالت بھی اسی لحاظ سے تبدیل ہوگی مثلاً طَلَبَ الْأُسْتَاذُ الصَّالِحُ وَلَدًا صَالِحًا (نیک استاد نے ایک نیک لڑکے کو بلایا) میں اَلْأُسْتَاذُ الصَّالِحُ مرکب توصیفی ہے اور فاعل ہونے کی وجہ سے حالت رفع میں ہے جب کہ وَلَدًا صَالِحًا بھی مرکب توصیفی ہے لیکن مفعول ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۳ : ۳۴ مرکب توصیفی کا اعراب معلوم کرنے میں عموماً مشکل پیش نہیں آتی۔ البتہ مرکب اضافی کا اعراب معلوم کرنے کے لئے یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ مرکب اضافی کا اعراب صرف مضاف پر ظاہر ہوتا ہے۔ مثلاً "اسکول کے لڑکے نے محلے کے لڑکے کو مارا"۔ اس کا ترجمہ ہوگا ضَرَبَ وَلَدُ الْمَدْرَسَةِ وَلَدَ الْحَارَةِ۔ اس مثال میں وَلَدُ الْمَدْرَسَةِ میں وَلَدُ کی رفع بتارہی ہے کہ پورا مرکب اضافی حالت رفع میں ہے اس لئے فاعل ہے اور وَلَدَ الْحَارَةِ میں وَلَدَ کی نصب بتارہی ہے کہ پورا مرکب اضافی حالت نصب میں ہے اس لئے مفعول ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ مرکب اضافی کے واحد، تثنیہ یا جمع میں ہونے کا فیصلہ بھی مضاف کے عدد سے کیا جاتا ہے۔

۴ : ۳۳ ہم پڑھ چکے "ہیں کہ فعل کے ہر صیغے" میں فاعل کی ضمیر پوشیدہ ہوتی ہے۔ مثلاً ضَرَبَ کے معنی ہیں "اس (ایک مرد) نے مارا" یعنی اس میں ھُوَ کی ضمیر پوشیدہ ہے۔ اسی طرح ضَرَبُوْا میں ھُمْ اور ضَرَبْتَ میں اَنْتَ کی ضمیریں پوشیدہ ہیں۔ چنانچہ آپ نوٹ کرلیں کہ اس کتاب کے حصہ اول کے پیراگراف نمبر۴ : ۱۴ میں جو ضمائر مرفوعہ دی ہوئی ہیں وہ کبھی بطور فاعل بھی استعمال ہوتی ہیں۔

۵ : ۳۳ کسی جملہ فعلیہ میں اگر مفعول کی جگہ اس کی ضمیر استعمال کرنی ہو تو اس کتاب کے حصہ اول کے پیراگراف نمبر۲ : ۱۹ میں دی گئی ضمائر استعمال ہوتی ہیں۔ یہ ضمیریں جب بطور مفعول استعمال ہوتی ہیں تو موقع محل کے لحاظ سے یعنی محلاً منصوب مانی جاتی ہیں اسی لئے ان کو "ضَمَائِرِ مُتَّصِلَہ مَنْصُوْبَہ" بھی کہتے ہیں۔ مثلاً ضَرَبَہٗ "اس (ایک مرد) نے اس (ایک مرد) کو مارا" ضَرَبَھَا "اس (ایک مرد) نے اس (ایک عورت) کو مارا" اور ضَرَبَكِ "اس (ایک مرد) نے تجھ (ایک مؤنث) کو مارا" وغیرہ۔

۶ : ۳۳ ضمیر کے بطور مفعول استعمال کے سلسلے میں دو باتیں مزید نوٹ کرلیں۔ (۱) اگر یہ کہنا ہو کہ "تم لوگوں نے اس ایک مرد کی مدد کی" تو اس کا ترجمہ نَصَرْتُمْہٗ نہیں بلکہ نَصَرْتُمُوْہٗ ہوگا یعنی مفعول ضمیر کے استعمال کے لئے جمع مخاطب مذکر کی فاعل ضمیر "تُمْ" سے "تُمُوْ" ہو جاتی ہے۔ البتہ اگر مفعول اسم ظاہر ہو تو صیغۂ فعل اصلی حالت میں رہے گا۔ مثلاً "نَصَرْتُمْ زَيْدًا" وغیرہ۔ (۲) واحد متکلم کی مفعول ضمیر "یْ" کے بجائے "نِیْ" لگائی جاتی ہے۔ مثلاً نَصَرَنِیْ "اس (ایک مرد) نے میری مدد کی" وغیرہ۔

ذخیرۂ الفاظ

قَعَدَ (ل) = بیٹھنا	رَفَعَ (م) = اٹھانا' بلند کرنا
ذَكَرَ (ل/م) = یاد کرنا/یاد کرانا	سَمِعَ (م) = سننا
حَمِدَ (م) = تعریف کرنا	حَسِبَ (م) = گمان کرنا' سمجھنا
خَلَقَ (م) = پیدا کرنا	شَرِبَ (م) = پینا
خَرَجَ (ل) = نکلنا	مَكْتُوْبٌ = خط
طَعَامٌ = کھانا	فَ = پس' تو
دِيْوَانٌ = کچہری' عدالت	ذِكْرٌ = یاد
اَنَّمَا' اِنَّمَا = کچھ نہیں سوائے اس کے کہ	عَبَثٌ = بے کار' بے مقصد

مشق نمبر ۳۲

اردو میں ترجمہ کریں۔

(۱) وَلَدُ الْمُعَلِّمَةِ قَرَءَ الْقُرْاٰنَ

(۲) قَرَءَ الْاَوْلَادُ الصَّالِحُوْنَ الْقُرْاٰنَ

(۳) قَدِمَ بَوَّابُ الْمَدْرَسَةِ وَفَتَحَ اَبْوَابَ الْمَدْرَسَةِ

(۴) هَلْ اَكَلْتِ طَعَامَكِ؟ نَعَمْ! اَكَلْتُ طَعَامِيْ

(۵) هَلْ كَتَبْتُمْ دَرْسَكُمْ وَقَرَءْتُمُوْهُ؟ نَعَمْ! كَتَبْنَا دَرْسَنَا لٰكِنْ مَا قَرَءْنَاهُ اِلَى الْاٰنَ

(۶) لِمَ ضَرَبْتُمُوْنِيْ؟ ضَرَبْنَاكَ بِالْحَقِّ

(۷) ذَهَبْتُمْ اِلٰى حَدِيْقَةِ الْحَيْوَانَاتِ وَضَحِكْتُمْ عَلٰى نَاقَةٍ سَمِيْنَةٍ۔

(۸) اَلْاِمَامُ الْعَادِلُ جَلَسَ فِي الدِّيْوَانِ اَمَامَ الرِّجَالِ۔

(۹) لِمَ قَعَدْتَ اَمَامَ بَابِ الْحَدِيْقَةِ؟ ذَهَبَ بَوَّابُهَا اِلَى السُّوْقِ فَقَعَدْتُّ اَمَامَهٗ

(۱۰) سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ

(۱۱) وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (مِنَ الْقُرْآنِ)

(۱۲) اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا (مِنَ الْقُرْآنِ)

عربی میں ترجمہ کریں

(۱) نیک بچی نے اپنا سبق پڑھا۔ (جملہ اسمیہ)

(۲) محلّہ کی عورتیں مدرسہ میں داخل ہوئیں اور انہوں نے قرآن پڑھا۔ (جملہ فعلیہ)

(۳) مدرسہ کے اِس لڑکے نے اُس مدرسہ کے لڑکے کو مارا۔ (جملہ فعلیہ)

(۴) حامد اور محمود مدرسہ میں آئے اور اپنا سبق پڑھا۔ (جملہ اسمیہ وفعلیہ)

(۵) دو شاگرد اپنے مدرسہ سے نکلے۔ (جملہ فعلیہ)

(٦) کچھ مرد آئے پھر وہ بیٹھے اور انہوں نے دودھ پیا۔ (جملہ فعلیہ)

فعل ماضی مجہول

گردان اور نائب فاعل کا تصور

۱ : ۳۴ اب تک ہم نے جتنے افعال پڑھے ہیں وہ "فعل معروف" یا "فعل معلوم" کہلاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسے افعال کا فاعل جانا پہچانا یعنی معلوم ہوتا ہے۔ مثلاً ہم کہتے ہیں "حامد نے خط لکھا" (كَتَبَ حَامِدٌ مَكْتُوْبًا) یہاں ہمیں معلوم ہے کہ خط لکھنے والا یعنی فاعل حامد ہے۔ اسی طرح جب ہم کہتے ہیں "اس نے خط لکھا" (كَتَبَ مَكْتُوْبًا) تو یہاں بھی (هُوَ) کی پوشیدہ ضمیر بتا رہی ہے کہ فاعل یعنی خط لکھنے والا کون ہے۔ لیکن اگر ہمیں یہ معلوم نہ ہو کہ خط لکھنے والا کون ہے۔ صرف اتنا معلوم ہو کہ "خط لکھا گیا" تو اس جملہ میں فاعل نامعلوم یعنی مجہول ہے۔ اس لئے ایسے فعل کو "فعل مجہول" کہتے ہیں۔ انگریزی زبان میں "فعل معروف" کو Active Voice اور "فعل مجہول" کو Passive Voice کہا جاتا ہے۔

۲ : ۳۴ کسی فعل کا ماضی مجہول بنانا بہت ہی آسان ہے۔ اس لئے کہ عربی میں ماضی مجہول کا ایک ہی وزن ہے اور وہ ہے "فُعِلَ" یعنی ماضی معروف کو کوئی بھی وزن ہو' مجہول ہمیشہ فُعِلَ کے وزن پر ہی آئے گا۔ مثلاً نَصَرَ (اُس نے مدد کی) سے نُصِرَ (اس کی مدد کی گئی) وغیرہ۔

۳ : ۳۴ فعل مجہول میں چونکہ فاعل مذکور نہیں ہوتا بلکہ اس کی بجائے مفعول کا ذکر ہوتا ہے' اس لئے عربی گرامر میں مجہول کے ساتھ مذکور مفعول کو مختصراً "نَائِبُ الْفَاعِلِ" کہہ دیتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ فقرہ میں وہ فاعل کی طرح فعل کے بعد آتا ہے یعنی اس کی جگہ لیتا ہے۔ ویسے عربی گرامر میں نائب الفاعل کو "مَفْعُوْلٌ مَالَمْ

یُسَمَّ فَاعِلُہٗ" کہتے ہیں۔ یعنی وہ مفعول جس کے فاعل کا نام نہ لیا گیا ہو۔

۴ : ۳۴ یہ بات بھی یاد رکھیں کہ نائب الفاعل ' فاعل کی طرح حالت رفع میں ہوتا ہے۔ مثلاً کُتِبَ مَکْتُوْبٌ (ایک خط لکھا گیا) وغیرہ۔ آپ پڑھ چکے ہیں کہ اگر جملہ میں یہ مذکور ہو کہ فاعل کون ہے تو اس صورت میں مفعول کو نائب الفاعل نہیں کہتے بلکہ اس صورت میں مفعول حالت نصب میں ہی آتا ہے۔ مثلاً کَتَبَ زَیْدٌ مَکْتُوْبًا میں فاعل "زَیْدٌ" مذکور ہے یا کَتَبْتُ مَکْتُوْبًا میں پوشیدہ ضمیر اَنَا بتا رہی ہے کہ فاعل کون ہے۔ اسی طرح کَتَبْتَ مَکْتُوْبًا میں اَنْتَ کی ضمیر جبکہ کَتَبَ مَکْتُوْبًا میں ھُوَ کی ضمیر فاعل کی نشاندہی کر رہی ہے۔ اسی لئے ان سب جملوں میں مَکْتُوْبًا مفعول ہے اور حالت نصب میں ہے۔

۵ : ۳۴ چنانچہ مذکورہ مثالوں کو ذہن میں رکھ کر یہ بات اچھی طرح سمجھ لیں کہ مَکْتُوْبٌ صرف اور صرف اس حالت میں نائب الفاعل کہلائے گا جب اس سے پہلے کوئی فعل مجہول ہو۔ مثلاً کُتِبَ (لکھا گیا)' قُرِءَ (پڑھا گیا)' سُمِعَ (سنا گیا) اور فُهِمَ (سمجھا گیا) وغیرہ کے بعد اگر (مَکْتُوْبٌ) آئے گا تو نائب الفاعل کہلائے گا اور ہمیشہ حالت رفع میں ہو گا۔

۶ : ۳۴ یہ بات بھی ذہن نشین کر لیں کہ کسی جملہ میں اگر نائب الفاعل مذکور نہ ہو تو مجہول صیغہ میں موجود ضمیریں ہی نائب الفاعل کی نشاندہی کریں گی۔ مثلاً شُرِبَ مَاءٌ (پانی پیا گیا) میں تو مَاءٌ نائب الفاعل ہے لیکن اگر ہم صرف شُرِبَ کہیں جس کا مطلب ہے وہ پیا گیا تو یہاں "وہ" کی ضمیر اس چیز کی نشاندہی کر رہی ہے جو پی گئی ہے۔ اس لئے شُرِبَ میں ھُوَ کی ضمیر نائب الفاعل ہے۔ اسی طرح ضُرِبْتَ (تو مارا گیا) میں اَنْتَ کی ضمیر نائب الفاعل ہے۔

۷ : ۳۴ آپ ماضی معروف کی گردان سیکھ چکے ہیں اب نوٹ کر لیں کہ ماضی مجہول کی گردان بھی اسی طرح کی جاتی ہے بلکہ اس میں یہ آسانی بھی ہے کہ صرف

ایک ہی وزن فُعِلَ کی گردان ہوگی۔ یعنی فُعِلَ' فُعِلاَ' فُعِلُوْا' فُعِلَتْ' فُعِلَتَا' فُعِلْنَ سے لے کر فُعِلْتُ' فُعِلْنَا تک۔ دوبارہ نوٹ کرلیں کہ ماضی معروف کی گردان کے ہر صیغہ میں موجود ضمیر فاعل کا کام دیتی ہے جبکہ ماضی مجہول کے ہر صیغہ میں موجود ضمیر نائب الفاعل کا کام دے رہی ہوتی ہے۔

مشق نمبر ۳۳ (الف)

مندرجہ ذیل افعال سے مجہول کی گردان کریں اور ہر صیغہ کا ترجمہ لکھیں :

(۱) طَلَبَ (۲) حَمِدَ (۳) نَصَرَ

مشق نمبر ۳۳ (ب)

مندرجہ ذیل افعال کے متعلق پہلے بتائیں کہ وہ لازم ہیں یا متعدی' معروف ہیں یا مجہول اور ان کا صیغہ کیا ہے' پھر ان کا ترجمہ کریں۔

(۱) شَرِبْنَا (۲) خُلِقَا (۳) حُمِدْتَ (۴) طُلِبْنَ (۵) قَعَدْتُ (۶) خَلَقْتَ
(۷) رُفِعُوْا (۸) ضَرَبْتُمْ (۹) سَمِعْتِ (۱۰) غَفَرْتُنَّ (۱۱) سُمِعْتِ

دُو مفعول والے متعدّی افعال کی مشق

۱ : ۳۵ پیراگراف ۱ : ۳۲ میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ فعل لازم میں مفعول کے بغیر صرف فاعل سے بات پوری ہو جاتی ہے۔ جبکہ فعل متعدی میں مفعول کے بغیر بات پوری نہیں ہوتی۔ اب نوٹ کر لیں کہ بعض متعدی افعال ایسے بھی ہوتے ہیں جن کو بات پوری کرنے کے لئے دو مفعول کی ضرورت ہوتی ہے۔ مثلاً اگر ہم کہیں کہ حامد نے گمان کیا (حَسِبَ حَامِدٌ) تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ کس کے متعلق گمان کیا؟ اب اگر ہم کہیں کہ حامد نے محمود کو گمان کیا (حَسِبَ حَامِدٌ مَحْمُوْدًا) تب بھی بات ادھوری ہے۔ سوال باقی رہتا ہے کہ محمود کو کیا گمان کیا؟ جب ہم کہتے ہیں کہ حامد نے محمود کو عالم گمان کیا (حَسِبَ حَامِدٌ مَحْمُوْدًا عَالِمًا) تب بات پوری ہوتی ہے۔ ایسے افعال کو " اَلْمُتَعَدِّیْ اِلٰی مَفْعُوْلَیْنِ " کہتے ہیں اور دوسرا مفعول بھی حالت نصب میں ہوتا ہے۔

۲ : ۳۵ اب یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ دو مفعول والے متعدی افعال کے لئے جب مجہول کا صیغہ آتا ہے تو پہلا مفعول قاعدے کے مطابق نائب الفاعل بن کر حالت رفع میں آتا ہے لیکن دوسرا مفعول بدستور حالت نصب میں ہی رہتا ہے۔ مثلاً حُسِبَ مَحْمُوْدٌ عَالِمًا (محمود کو عالم گمان کیا گیا) وغیرہ۔

۳ : ۳۵ فعل لازم کی تعریف ایک مرتبہ پھر ذہن میں تازہ کریں۔ یعنی فعل لازم وہ فعل ہے جس کے ساتھ مفعول آ ہی نہیں سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ فعل لازم کا مجہول بھی نہیں آتا۔

۴ : ۳۵ خیال رہے کہ یہ تو ہو سکتا ہے کہ کسی فعل متعدی کا مفعول مذکور نہ ہو۔ مگر فعل لازم کے ساتھ تو مفعول آ ہی نہیں سکتا۔ مثلاً بَعَثَ مُعَلِّمٌ (ایک استاد نے بھیجا) ایک جملہ ہے مگر ہم اس میں مفعول کا اضافہ کر کے بَعَثَ مُعَلِّمٌ وَلَدًا (ایک استاد

نے ایک لڑکے کو بھیجا) کہہ سکتے ہیں مگر جَلَسَ الْمُعَلِّمُ (استاد بیٹھا) کے بعد کوئی مفعول نہیں لگایا جا سکتا۔ اس لئے کہ جَلَسَ فعل لازم ہے۔ چنانچہ جَلَسَ کا مجہول جُلِسَ استعمال نہیں ہو سکتا۔ جبکہ بَعَثَ چونکہ فعل متعدی ہے اس لئے اس کا مجہول بُعِثَ استعمال کیا جا سکتا ہے باوجود اس کے کہ جملے میں اس کا مفعول نہ آیا ہو۔

۵ : ۳۵ اب آپ نوٹ کریں کہ مشق نمبر ۳۳ (الف) میں آپ سے فَعَلَ اور فَعِلَ کے وزن پر آنے والے افعال کی مجہولی گردان کرائی گئی لیکن فَعُلَ کے وزن پر آنے والے کسی فعل کی مجہولی گردان نہیں کرائی گئی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ فَعُلَ کے وزن پر آنے والے تمام افعال ہمیشہ لازم ہوتے ہیں جبکہ فَعَلَ اور فَعِلَ کے وزن پر لازم اور متعدی دونوں طرح کے افعال آتے ہیں۔ مثلاً جَلَسَ (وہ بیٹھا) لازم ہے اور رَفَعَ (اس نے بلند کیا) متعدی ہے۔ اسی طرح فَرِحَ (وہ خوش ہوا) لازم ہے اور شَرِبَ (اس نے پیا) متعدی ہے۔ لیکن فَعُلَ کے وزن پر آنے والے تمام افعال لازم ہوتے ہیں مثلاً بَعُدَ (وہ دور رہا) ' ثَقُلَ (وہ بھاری ہوا) وغیرہ۔ اس لئے اس وزن پر آنے والے کسی فعل کا مجہول استعمال نہیں ہوتا۔

ذخیرۂ الفاظ

سَئَلَ = پوچھنا' مانگنا	وَجِلَ = خوف محسوس کرنا
بَعَثَ = اٹھانا' بھیجنا	اَلْيَوْمَ = آج
غَدًا = (آنے والا) کل	اَمْسِ = (گزرا ہوا) کل
شَهَادَةٌ = گواہی	وَاجِبَاتُ الْمَدْرَسَةِ = ہوم ورک
صِيَامٌ = روزہ رکھنا	ذِلَّةٌ = ذلت' خواری
مَسْكَنَةٌ = فقیری' کمزوری	ثَقُلَ = بھاری ہونا

مشق نمبر ۳۴

اردو میں ترجمہ کریں

(۱) هَلْ طَلَبْتَنِيْ فِي الدِّيْوَانِ؟ لَا! مَا طَلَبْتُكَ فِي الدِّيْوَانِ

(۲) لِمَ طُلِبْتَ فِي الدِّيْوَانِ؟ طُلِبْتُ لِلشَّهَادَةِ

(۳) حَسِبُوْا حَامِدًا عَالِمًا

(۴) حُسِبَ حَامِدٌ عَالِمًا

(۵) كَتَبَ وَلَدُكَ وَوَلَدُهُ وَاجِبَاتِ الْمَدْرَسَةِ ثُمَّ بُعِثَا اِلَى السُّوْقِ

(۶) أَ أَنْتَ شَرِبْتَ لَبَنًا؟

(۷) شُرِبَ لَبَنٌ

——(مِنَ الْقُرْاٰنِ)——

(۸) كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ

(۹) ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ

(۱۰) اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ

عربی میں ترجمہ کریں

(۱) ایک شخص نے ایک بڑے شیر کو قتل کیا۔

(۲) ایک بڑا شیر قتل کیا گیا۔

(۳) میں نے حامد کے لڑکے کو طلب کیا۔

(۴) حامد کا لڑکا طلب کیا گیا۔

(۵) حامد نے محمود کو نیک گمان کیا۔

(۶) محمود کو نیک گمان کیا گیا۔

فعل مضارع

مضارع معروف کی گردان اور اوزان

ا : ۳۶ سبق نمبر۲۹ کے پیراگراف ۵ : ۲۹ میں ہم نے آپ کو بتایا تھا کہ عربی میں بھی بلحاظ زمانہ فعل کی تقسیم سہ گانہ ہے یعنی ماضی' حال اور مستقبل۔ اس کے بعد ہم نے فعل ماضی کے متعلق کچھ باتیں سمجھی تھیں۔ اب ہم نے حال اور مستقبل کے متعلق کچھ باتیں سمجھنی ہیں۔ اس ضمن میں سب سے پہلی بات یہ نوٹ کرلیں کہ عربی میں حال اور مستقبل دونوں کے لئے ایک ہی فعل استعمال ہوتا ہے جسے "فعل مُضَارِع" کہتے ہیں۔ مثلاً فعل ماضی "فَتَحَ" (اس نے کھولا) کا مضارع "یَفْتَحُ" بنتا ہے اور اس کے معنی ہیں "وہ کھولتا ہے یا وہ کھولے گا"۔ گویا فعل مضارع میں بیک وقت حال اور مستقبل دونوں کا مفہوم شامل ہوتا ہے۔

۲ : ۳۶ فعل ماضی سے فعل مضارع بنانے کے لئے کچھ علامتیں استعمال ہوتی ہیں جو چار ہیں یعنی ی۔ ت۔ ا۔ ن۔ (ان کو ملا کر "یَتَانِ" بھی کہتے ہیں)۔ کس صیغے پر کون سی علامت لگائی جاتی ہے؟ اس کا علم آپ کو ذیل میں دی گئی فعل مضارع کی گردان سے ہوگا۔ اس لئے پہلے آپ گردان کا مطالعہ کرلیں پھر اس کے حوالہ سے کچھ باتیں آپ کو سمجھنی ہوں گی۔

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر:	یَفْعَلُ	یَفْعَلَانِ	یَفْعَلُوْنَ
غائب	وہ ایک (مرد) کرتا ہے یا کرے گا	وہ دو (مرد) کرتے ہیں یا کریں گے	وہ سب (مرد) کرتے ہیں یا کریں گے
مونث:	تَفْعَلُ	تَفْعَلَانِ	یَفْعَلْنَ
	وہ ایک (عورت) کرتی ہے یا کرے گی	وہ دو (عورتیں) کرتی ہیں یا کریں گی	وہ سب (عورتیں) کرتی ہیں یا کریں گی

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر:	تفعلُ	تَفْعَلاَنِ	تَفْعَلُوْنَ
مخاطب	تو ایک (مرد) کرتا ہے یا کرے گا	تم دو (مرد) کرتے ہو یا کرو گے	تم سب (مرد) کرتے ہو یا کرو گے
مونث:	تَفْعَلِیْنَ	تَفْعَلاَنِ	تَفْعَلْنَ
	تو ایک (عورت) کرتی ہے یا کرے گی	تم دو (عورتیں) کرتی ہو یا کرو گی	تم سب (عورتیں) کرتی ہو یا کرو گی
متکلم مذکر مونث:	اَفْعَلُ	نَفْعَلُ	نَفْعَلُ
	میں کرتا ہوں یا کروں گا اور	ہم کرتے ہیں یا کریں گے اور	ہم کرتے ہیں یا کریں گے اور
	میں کرتی ہوں یا کروں گی	ہم کرتی ہیں یا کریں گی	ہم کرتی ہیں یا کریں گے

۳ : ۳۶ اب ذیل میں دیئے ہوئے نقشے پر غور کر کے مختلف صیغوں میں ہونے والی تبدیلیوں کو ذہن نشین کرلیں۔ حسب معمول اس میں ف ع ل کلمات کو تین چھوٹی لکیروں سے ظاہر کیا گیا ہے۔

	واحد	تثنیہ	جمع
غائب مذکر :	یَ ـْـَـُ	یَ ـْـَـَ انِ	یَ ـْـَـُ وْنَ
مؤنث :	تَ ـْـَـُ	تَ ـْـَـَ انِ	یَ ـْـَـْ نَ
مخاطب مذکر :	تَ ـْـَـُ	تَ ـْـَـَ انِ	تَ ـْـَـُ وْنَ
مونث :	تَ ـْـَـِ یْنَ	تَ ـْـَـَ انِ	تَ ـْـَـْ نَ
متکلم مذکرو مؤنث	اَ ـْـَـُ	نَ ـْـَـُ	نَ ـْـَـُ

۴ : ۳۶ مذکورہ نقشہ پر غور کرنے سے ایک بات یہ سمجھنی چاہیئے کہ ماضی سے فعل مضارع کا پہلا صیغہ بنانے کے لئے ماضی پر علامت مضارع "ی" لگا کر فا کلمہ کو جزم دیتے ہیں اور لام کلمہ پر ضمہ (پیش) لگاتے ہیں۔ صیغوں کی تبدیلی کی وجہ سے لام کلمہ

کی حرکات میں تبدیلی ہوتی ہے لیکن علامت مضارع کی فتحہ (زَبَر) اور فا کلمہ کی جزم برقرار رہتی ہیں۔ جبکہ عین کلمہ پر تینوں حرکتیں یعنی ضمہ (پیش)، فتحہ (زَبَر) اور کسرہ (زیر) آتی ہیں۔ گویا جس طرح ماضی کے تین اوزان فَعَلَ، فَعِلَ اور فَعُلَ تھے، اسی طرح مضارع کے بھی تین اوزان یَفْعَلُ، یَفْعِلُ اور یَفْعُلُ ہیں۔ جن کے متعلق تفصیلی بات ان شاء اللہ اگلے سبق میں ہوگی۔ (اس سبق کی مشق کرتے وقت آپ مشق میں دیئے گئے فعل مضارع کی عین کلمہ کی حرکت کا خاص خیال رکھیں اور اس کے مطابق گردان کریں۔)

۳۶ : ۵ مذکورہ بالا نقشہ کی مدد سے دوسری بات یہ نوٹ کریں کہ علامت مضارع "ی" مذکر غائب کے تینوں صیغوں کے علاوہ صرف جمع مؤنث غائب کے صیغہ میں لگائی جاتی ہے جبکہ علامت "ا" صرف واحد متکلم اور علامت "ن" صرف جمع متکلم میں لگتی ہے اور باقی آٹھ صیغوں میں علامت "ت" لگتی ہے۔

۳۶ : ۶ امید ہے کہ آپ نے یہ بھی نوٹ کرلیا ہوگا کہ گردان میں "تَفْعَلُ" دو صیغوں میں اور تَفْعَلَانِ تین صیغوں میں مشترک ہے۔ اس کی وجہ سے پریشان نہ ہوں کیونکہ یہ جب جملوں میں استعمال ہوتے ہیں تو عبارت کے سیاق و سباق کی مدد سے صحیح صیغہ کے تعین میں مشکل پیش نہیں آتی۔

۳۶ : ۷ فعل مضارع کے متعلق مزید باتیں سمجھنے سے پہلے ضروری ہے کہ آپ مضارع کی گردان یاد کرلیں (یا اپنے قلم کو یاد کروا دیں) اور اس کی مشق کرلیں۔ ذیل میں چھ افعال مضارع ایسے دیئے جارہے ہیں جن کے ماضی کے معنی آپ پڑھ چکے ہیں۔ ان سب کی مضارع کی گردان (مع ترجمہ) کرتے وقت عین کلمہ کی حرکت کا خاص خیال رکھیں۔

مشق نمبر ۳۵

(۱) یَبْعَثُ (۲) یَفْرَحُ (۳) یَحْسِبُ (۴) یَغْلِبُ (۵) یَدْخُلُ (۶) یَقْرُبُ

مضارع میں صرف مستقبل یا نفی
کے معنی پیدا کرنا اور مضارع مجہول بنانا

۳۷ : ۱ مضارع کی گردان یاد کر لینے اور اس کے صیغوں کو پہچان لینے کے بعد مناسب ہے کہ آپ ان کو جملوں میں استعمال کرنے کی مشق کر لیں۔ لیکن مشق شروع کرنے سے پہلے مضارع کے متعلق چند مزید باتیں ذہن نشین کر لیں۔

۳۷ : ۲ اگر فعل مضارع میں مستقبل کے معنی مخصوص کرنے ہوں تو مضارع سے پہلے سَ لگا دیتے ہیں۔ مثلاً یَفْتَحُ کے معنی ہیں "وہ کھولتا ہے یا کھولے گا"۔ لیکن سَیَفْتَحُ کے صرف ایک معنی ہیں "وہ کھولے گا"۔

۳۷ : ۳ مضارع کو مستقبل سے مخصوص کرنے کا دوسرا طریقہ یہ بھی ہے کہ اس سے قبل سَوْفَ کا اضافہ کر دیتے ہیں جس کے معنی ہیں (عنقریب) مثلاً سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ (عنقریب یعنی جلد ہی تم جان لو گے) وغیرہ۔

۳۷ : ۴ ماضی میں اگر نفی کے معنی پیدا کرنے ہوں تو اس سے پہلے مَا لگاتے تھے۔ جیسے مَاذَهَبْتُ (میں نہیں گیا)۔ اب نوٹ کریں مضارع میں نفی کے معنی پیدا کرنے کے لئے لَا لگایا جاتا ہے۔ مثلاً لَا تَذْهَبُ (تو نہیں جاتا ہے یا نہیں جائے گا)۔ استثنائی صورتوں میں مَا بھی لگا دیا جاتا ہے جیسے مَا یَعْلَمُ (وہ نہیں جانتا ہے یا نہیں جانے گا)۔

۳۷ : ۵ مضارع کا مجہول بنانے میں بھی وہی آسانی ہے جو ماضی مجہول میں ہے یعنی مضارع معروف یَفْعَلُ ' یَفْعِلُ اور یَفْعُلُ ' میں سے کسی وزن پر بھی آئے ان سب کے مجہول کا ایک ہی وزن یُفْعَلُ ہو گا۔ مثلاً یَفْتَحُ (وہ کھولتا ہے یا کھولے گا) سے یُفْتَحُ (وہ کھولا جاتا ہے یا کھولا جائے گا) 'یَضْرِبُ (وہ مارتا ہے یا مارے گا) سے یُضْرَبُ (وہ مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا) اور یَنْصُرُ (وہ مدد کرتا ہے یا مدد کرے گا) سے یُنْصَرُ (وہ مدد کیا جاتا ہے یا مدد کیا جائے گا) وغیرہ۔

مشق نمبر ۳٦

(۱) هَلْ تَفْهَمُ الْقُرْآنَ؟ لاَ أَفْهَمُ الْقُرْآنَ

(۲) هَلْ يَفْهَمُوْنَ اللِّسَانَ الْعَرَبِيَّ؟ نَعَمْ! يَفْهَمُوْنَهُ

(۳) هَلْ كَتَبْتُمْ وَاجِبَاتِ الْمَدْرَسَةِ؟ لاَ! بَلْ سَوْفَ نَكْتُبُهَا

(۴) هَلْ تَشْرَبْنَ الْقَهْوَةَ؟ نَحْنُ لاَ نَشْرَبُ الْقَهْوَةَ۔

(۵) هَلْ بُعِثْتُمَا اِلَى الدِّيْوَانِ الْيَوْمَ؟ لاَ! بَلْ نُبْعَثُ غَدًا

مِنَ الْقُرْآنِ

(٦) اَلنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ

(۷) فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ

(۸) اِنَّ اللّٰهَ لاَ يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا

(۹) قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ۔ لاَ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ

عربی میں ترجمہ کریں

(۱) آج باغ کا دروازہ کھولا جائے گا۔

(۲) آج باغ کا دروازہ نہیں کھولا جائے گا۔

(۳) دربان کہاں گیا؟ میں نہیں جانتا وہ کہاں گیا۔

(۴) تم سب کس کی عبادت کرتے ہو؟ ہم سب اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔

(۵) کیا تو جانتا ہے کس نے تجھ کو پیدا کیا؟ میں جانتا ہوں اللہ نے مجھ کو پیدا کیا۔

(٦) تم لوگ جانتے ہو جو میں کرتا ہوں اور میں جانتا ہوں جو تم لوگ کرتے ہو۔

ابواب ثلاثی مجرّد

۳۸ : ۱ گزشتہ اسباق میں آپ نے یہ سمجھا تھا کہ عین کلمہ پر حرکات کی تبدیلی کی وجہ سے ماضی کے تین وزن ہیں یعنی فَعَلَ ' فَعِلَ اور فَعُلَ۔ اور اسی طرح مضارع کے بھی تین وزن ہیں یعنی یَفْعَلُ ' یَفْعِلُ اور یَفْعُلُ۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر کسی فعل کا ماضی ہمیں معلوم ہو تو اس کا مضارع ہم کس وزن پر بنائیں؟ اس سبق میں ہم نے یہی بات سمجھنی اور سیکھنی ہے۔

۳۸ : ۲ اگر ایسا ہوتا کہ ماضی میں عین کلمہ پر جو حرکت ہے مضارع میں بھی وہی رہتی یعنی فَعَلَ سے یَفْعَلُ ' فَعِلَ سے یَفْعِلُ اور فَعُلَ سے یَفْعُلُ بنتا تو ہمارا اور آپ کا کام بہت آسان ہو جاتا۔ لیکن صورت حال ایسی نہیں ہے۔ بلکہ حقیقی صورتحال کچھ اس طرح ہے کہ مثال کے طور جو افعال ماضی میں فَعَلَ کے وزن پر آتے ہیں ان میں سے کچھ کا مضارع تو یَفْعَلُ کے وزن پر ہی بھی آتا ہے لیکن کچھ کا یَفْعِلُ اور کچھ کا یَفْعُلُ کے وزن پر بھی آتا ہے۔ اس صورت حال کو دیکھ کر طلباء کی اکثریت پریشان ہو جاتی ہے۔ حالانکہ یہ اتنی پریشانی کی بات نہیں ہے۔ اس سبق میں ہمارا مقصد ہی یہ ہے کہ آپ کی پریشانی دور کی جائے اور آپ کو بتایا جائے کہ آپ مضارع کا وزن کیسے معلوم کریں گے اور اسے کیسے یاد رکھیں گے۔ لیکن یہ طریقے سمجھنے سے پہلے ضروری ہے کہ آپ اطمینان سے اور پوری توجہ کے ساتھ حقیقی صورت حال کا مکمل خاکہ ذہن نشین کرلیں۔ پھر ان شاء اللہ آپ کو مشکل پیش نہیں آئے گی۔

۳۸ : ۳ اوپر دی ہوئی مثال میں آپ نے دیکھا کہ فَعَلَ کے وزن پر آنے والے ماضی کے تمام افعال تین گروپ میں تقسیم ہو جاتے ہیں اور یہ تقسیم ان کے مضارع کے وزن کی بنیاد پر ہوتی ہے۔ یعنی (۱) فَعَلَ ' یَفْعَلُ (۲) فَعَلَ ' یَفْعِلُ اور (۳) فَعَلَ ' یَفْعُلُ۔ اسی طرح اگر ہم فَعِلَ اور فَعُلَ کے وزن پر آنے والے ماضی کے تمام

افعال تین تین کے گروپ میں تقسیم کرلیں تو کل نو گروپ وجود میں آتے ہیں۔ یعنی (۴) فَعِلَ یَفْعَلُ (۵) فَعِلَ یَفْعِلُ (٦) فَعِلَ یَفْعُلُ اور (۷) فَعُلَ یَفْعَلُ (۸) فَعُلَ یَفْعِلُ (۹) فَعُلَ یَفْعُلُ۔ لیکن نوٹ کرلیں کہ عربی میں نو نہیں بلکہ صرف چھ گروپ استعمال ہوتے ہیں۔

۴ : ۳۸ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مذکورہ بالا نو گروپ میں سے کون سے چھ گروپ استعمال ہوتے ہیں اور کون سے تین گروپ استعمال نہیں ہوتے۔ اس ضمن میں مندرجہ ذیل باتوں کو سمجھ کر ذہن نشین کرلیں تو ان شاء اللہ باقی باتیں سمجھنا اور یاد رکھنا آسان ہو جائیں گی۔

(الف) فَعَلَ کے وزن پر آنے والے ماضی کے مضارع میں تینوں گروپ استعمال ہوتے ہیں۔ یعنی (۱) فَعَلَ یَفْعَلُ (۲) فَعَلَ یَفْعِلُ اور (۳) فَعَلَ یَفْعُلُ۔

(ب) فَعِلَ کے وزن پر آنے والے ماضی کے مضارع میں دو گروپ استعمال ہوتے ہیں۔ یعنی (۴) فَعِلَ یَفْعَلُ اور (۵) فَعِلَ یَفْعِلُ۔ جبکہ فَعِلَ یَفْعُلُ استعمال نہیں ہوتا۔

(ج) فَعُلَ کے وزن پر آنے والے ماضی کے مضارع میں صرف ایک گروپ استعمال ہوتا ہے۔ یعنی (٦) فَعُلَ یَفْعُلُ جبکہ فَعُلَ یَفْعَلُ اور فَعُلَ یَفْعِلُ استعمال نہیں ہوتے۔

۵ : ۳۸ اب مسئلہ آتا ہے چھ میں سے ہر گروپ کی پہچان مقرر کرنے کا۔ اس کا ایک طریقہ یہ تھا کہ اگر ہمیں بتایا جاتا کہ مادہ ف ت ح گروپ نمبر۱ سے متعلق ہے تو ہم سمجھ جاتے کہ اس کا ماضی فَتَحَ اور مضارع یَفْتَحُ آئے گا۔ اسی طرح اگر بتایا جاتا کہ مادہ ض ر ب کا تعلق گروپ نمبر۲ سے ہے تو ہم ماضی ضَرَبَ اور مضارع یَضْرِبُ بنالیتے۔ علیٰ ھذا القیاس۔

٦ : ۳۸ لیکن عربی قواعد مرتب کرنے والوں نے طریقہ یہ اختیار کیا کہ ہر گروپ کا نام "باب" رکھا اور ہر باب میں استعمال ہونے والے افعال میں سے کسی ایک فعل

کو منتخب کر کے اسے اس باب (گروپ) کا نمائندہ مقرر کر دیا اور اسی پر اس باب کا نام رکھ دیا۔ مثلاً گروپ نمبر ۱ کا نام باب فَتَحَ اور گروپ نمبر ۲ کا باب ضَرَبَ رکھ دیا وغیرہ۔ اب ذیل میں ہر "مستعمل گروپ" کے مقرر کردہ نام دیئے جا رہے ہیں اور ہر ایک باب کے ساتھ اس کے لئے استعمال کی جانے والی مختصر علامت بھی دی جا رہی ہے جو کہ متعلقہ باب کے نام کا پہلا حرف ہی ہے۔ ان کو مجموعی طور پر "اَبْوَاب ثُلَاثِي مُجَرَّد" (صرف مادے کے تین حروف سے بننے والے ابواب) کا نام دیا گیا ہے۔

گروپ نمبر	وزن	عین کلمہ کی حرکت		باب کا نام	علامت
		ماضی	مضارع		
(۱)	فَعَلَ-يَفْعَلُ	َ	َ	فَتَحَ - يَفْتَحُ	(ف)
(۲)	فَعَلَ - يَفْعِلُ	َ	ِ	ضَرَبَ - يَضْرِبُ	(ض)
(۳)	فَعَلَ - يَفْعُلُ	َ	ُ	نَصَرَ - يَنْصُرُ	(ن)
(۴)	فَعِلَ - يَفْعَلُ	ِ	َ	سَمِعَ - يَسْمَعُ	(س)
(۵)	فَعِلَ - يَفْعِلُ	ِ	ِ	حَسِبَ - يَحْسِبُ	(ح)
(۶)	فَعُلَ - يَفْعُلُ	ُ	ُ	كَرُمَ - يَكْرُمُ	(ک)

۷ : ۳۸ ثلاثی مجرد کے ابواب کا نام عموماً ماضی اور مضارع کا پہلا پہلا صیغہ بول کر لیا جاتا ہے جیسا کہ اوپر نقشے میں لکھا گیا ہے۔ تاہم اختصار کے لئے کبھی صرف ماضی کا صیغہ بول دینا ہی کافی سمجھا جاتا ہے مثلاً باب نصر، باب سمع وغیرہ۔ گویا یہ فرض کر لیا جاتا ہے کہ سننے والا ماضی کے صیغے سے اس کا مضارع سمجھ جاتا ہے۔ اس لئے آپ ان ابواب کو مندرجہ بالا نقشے کی مدد سے خوب اچھی طرح یاد کر لیں۔ کیونکہ ان کی آگے کافی ضرورت پڑے گی۔

۳۸ : ۸ امید ہے عربی میں استعمال ہونے والے افعال کے چھ گروپ یا چھ ابواب کا خاکہ آپ کے ذہن میں واضح ہو گیا ہو گا۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہمیں یہ کس طرح معلوم ہو کہ کوئی فعل کس باب سے آتا ہے یعنی ماضی اور مضارع میں اس کے عین کلمہ کی حرکت کیا ہو گی؟ تو اب نوٹ کر لیجئے کہ اس علم کا ذریعہ اہل زبان ہیں۔ یعنی وہ کسی فعل کا ماضی اور مضارع جس طرح استعمال کرتے ہیں، ہمیں اسی طرح سیکھنا اور یاد کرنا ہوتا ہے۔ اس کی مثال انگریزی کے فعل کی تین شکلیں ہیں جو اہل زبان کے استعمال کے مطابق یاد کرنی پڑتی ہیں۔ اور اہل زبان کے اس استعمال کا پتہ لغت یعنی ڈکشنری سے چلتا ہے۔ ڈکشنری سے جہاں ہم کسی فعل کے معنی یاد کرتے ہیں وہیں اس کا باب بھی یاد کر لیتے ہیں اور اگر کسی فعل کے معنی اور باب ہم نے کسی کتاب وغیرہ سے یاد کئے تھے لیکن بھول گئے یا شبہ میں پڑ گئے، تو اس وقت بھی ڈکشنری سے مدد لے لیتے ہیں۔

۳۸ : ۹ عربی لغت کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں الفاظ حروف تہجی کی ترتیب سے نہیں لکھے ہوتے بلکہ ان کے مادے حروف تہجی کی ترتیب سے دیئے ہوتے ہیں۔ مثلاً تَفْرَحْنَ کا لفظ آپ کو "ت" کی پٹی میں نہیں ملے گا۔ اس کا مادہ ف ر ح ہے۔ اس لئے یہ آپ کو ف کی پٹی میں مادہ ف ر ح کے تحت ملے گا اور اس کے ساتھ ہی یہ نشاندہی بھی موجود ہو گی کہ یہ مادہ کس باب سے آتا ہے۔

۳۸ : ۱۰ عربی لغت میں مادہ کے ساتھ باب کا نام ظاہر کرنے کے دو طریقے ہیں۔ (۱) پرانی ڈکشنریوں میں عموماً مادہ کے ساتھ قوسین (بریکٹ) میں متعلقہ باب کی علامت لکھ دی جاتی ہے۔ مثلاً فَرِحَ (س) خوش ہونا یعنی باب سَمِعَ يَسْمَعُ سے فَرِحَ يَفْرَحُ آتا ہے۔ اب آپ گردان کے صیغے کو سمجھ کر تَفْرَحْنَ کا ترجمہ "تم سب عورتیں خوش ۔۔ں گی" کر لیں گے۔ (۲) جدید ڈکشنریوں میں ماضی کا صیغہ تو عین کلمہ کی حرکت سے لکھتے ہیں پھر ایک لکیر دے کر اس پر مضارع کی عین کلمہ کی حرکت لکھ دیتے ہیں۔ مثلاً فَرِحَ (ـَ) کا مطلب بھی فَرِحَ يَفْرَحُ ہے۔ ہم اس کتاب میں آپ کو

کسی فعل کا باب بتانے کے لئے پہلا طریقہ استعمال کریں گے مثلاً فَرِحَ کے آگے (س) لکھا ہو گا اور معنی لکھے ہوں گے "خوش ہونا" اور (س) دیکھ کر آپ سمجھ جائیں گے کہ اس کا ماضی فَرِحَ اور مضارع یَفْرَحُ ہے۔ اسی طرح باب فَتَحَ کے لئے (ف) ضَرَبَ کے لئے (ض) وغیرہ لکھا ہوا ملے گا۔ اس سبق کے ذخیرۂ الفاظ میں ہم گزشتہ اسباق کے افعال دوبارہ لکھ کر ان کے ابواب کی نشاندہی کر رہے ہیں تاکہ ان کے معانی آپ اس طریقہ سے یاد کریں جو آپ کو بتایا جا رہا ہے۔

__۳۸ : ۱۱__ اب ہم اس سوال پر آگئے ہیں کہ کسی فعل کے باب کو یاد کرنے کا بہتر طریقہ کیا ہے؟ تو اس سوال کا جواب یہ ہے کہ اب آپ افعال کے معنی پرانے طریقے سے یاد نہ کریں۔ یعنی یوں نہ کہیں کہ "فَرِحَ" کے معنی خوش ہونا اور کَتَبَ کے معنی لکھنا وغیرہ' بلکہ ماضی مضارع دونوں بول کر مصدری معنی بولیں۔ یعنی یوں کہیں کہ "فَرِحَ یَفْرَحُ کے معنی خوش ہونا۔ کَتَبَ یَکْتُبُ کے معنی لکھنا" وغیرہ۔ ذخیرۂ الفاظ میں لکھا ہو گا "دَخَلَ (ن) = داخل ہونا" لیکن آپ اس کو اس طرح یاد کریں کہ دَخَلَ۔ یَدْخُلُ کے معنی داخل ہونا۔ کہیں بھول چوک لگ جائے تو ڈکشنری دیکھیں گویا اب آپ ڈکشنری دیکھنے کے قابل ہو گئے ہیں۔ مَاشَاءَ اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ ابھی سے لغت کے استعمال کو عادت بنالیں۔

__۳۸ : ۱۲__ اگرچہ یہ سبق کافی طویل ہو گیا ہے لیکن آپ کی دلچسپی اور سہولت کی خاطر چند ابواب کی خصوصیات کا ذکر مناسب معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ آپ نوٹ کر لیں کہ باب سَمِعَ سے آنے والے ابواب میں زیادہ تر (ہمیشہ نہیں) کسی ایسی صفت یا بات کا ذکر ہوتا ہے جو وقتی اور عارضی ہوتی ہیں مثلاً فَرِحَ (خوش ہونا) 'حَزِنَ (غمگین ہونا) وغیرہ۔ نیز یہ کہ اس باب میں آنے والے افعال زیادہ تر (تمام نہیں) لازم ہوتے ہیں جبکہ باب کَرُمَ سے آنے والے افعال میں کسی ایسی صفت یا بات کا ذکر ہوتا ہے جو عارضی نہیں بلکہ دائمی ہوتی ہیں مثلاً حَسُنَ (خوبصورت ہونا) 'شَجُعَ (بہادر ہونا)۔ نیز یہ کہ اس باب سے آنے والے تمام افعال لازم ہوتے ہیں۔ باب فَتَحَ کی

خصوصیت کا تعلق مادہ کے حروف سے ہے اور وہ یہ ہے کہ اس میں عین کلمہ یا لام کلمہ کی جگہ حروف حلقی (ء، ھ۔ ع، ح۔ غ، خ) میں سے کوئی ایک حرف ضرور ہوتا ہے۔ صرف چند مادے اس سے مستثنیٰ ہیں۔ باب حَسِبَ کی خصوصیت یہ ہے کہ اس سے گنتی کے صرف چند افعال آتے ہیں۔ اس لئے اس کا استعمال بہت کم ہے۔

ذخیرۂ الفاظ

دَخَلَ (ن) = داخل ہونا	فَرِحَ (س) = خوش ہونا
غَلَبَ (ض) = غالب ہونا	ضَحِكَ (س) = ہنسنا
قَرُبَ (ک) = قریب ہونا	بَعُدَ (ک) = دور ہونا
قَرَءَ (ف) = پڑھنا	فَتَحَ (ف) = کھولنا
كَتَبَ (ن) = لکھنا	اَكَلَ (ن) = کھانا
جَلَسَ (ض) = بیٹھنا	نَجَحَ (ف) = کامیاب ہونا
قَدِمَ (س) = آنا	مَرِضَ (س) = بیمار ہونا
ذَهَبَ (ف) = جانا	قَعَدَ (ن) = بیٹھنا
ذَكَرَ (ن) = یاد کرنا	رَفَعَ (ف) = بلند کرنا
حَمِدَ (س) = تعریف کرنا	سَمِعَ (س) = سننا
خَلَقَ (ن) = پیدا کرنا	حَسِبَ (ح) = گمان کرنا
بَعَثَ (ف) = بھیجنا۔ اٹھانا	شَرِبَ (س) = پینا
سَئَلَ (ف) = سوال کرنا۔ مانگنا	وَجِلَ (س) = خوف محسوس کرنا
طَلَبَ (ن) = مانگنا۔ بلانا	خَرَجَ (ن) = نکلنا
نَصَرَ (ن) = مدد کرنا	ثَقُلَ (ک) = بھاری ہونا

مشق نمبر ۳۷

مندرجہ ذیل جملوں میں نمبر(۱) افعال کا مادہ بتائیں۔ نمبر(۲) ماضی / مضارع اور معروف / مجہول کی وضاحت کریں۔ نمبر(۳) صیغہ بتائیں اور جہاں ایک سے زیادہ کا امکان ہو وہاں تمام ممکنہ صیغے لکھیں۔ اور نمبر(۴) پھر اسی لحاظ سے ترجمہ کریں۔

(۱) تَفْتَحَانِ (۲) نَصْدُقُ (۳) يَلْعَبْنَ (۴) طَلَبْتُمُوْهُمْ (۵) هَزَمْتُمُوْنِیْ
(۶) تُرْزَقِيْنَ (۷) تَطْلُعُ الشَّمْسُ (۸) رُزِقُوْا (۹) طَلَبْنَا (۱۰) طَلَبَنَا
(۱۱) طَلَبْنَ (۱۲) دَخَلْتَ (۱۳) سَيَغْلِبُوْنَ (۱۴) ذُكِرَ (۱۵) ثَقُلَتْ

ماضی کی اقسام (حصہ اول)

۱ : ۳۹ آپ سوچ رہے ہوں گے کہ ماضی کے بعد تو مضارع شروع ہو گیا تھا۔ لیکن اب درمیان میں پھر ماضی کا سبق کیوں آ گیا۔ اس کی ایک وجہ تو یہ تھی کہ چونکہ ماضی کی مختلف اقسام میں ایک خاص فعل استعمال ہوتا ہے۔ جس کا ماضی کَانَ (وہ تھا) اور مضارع یَکُوْنُ (وہ ہوتا ہے یا ہوگا) ہے۔ اس لئے ضروری تھا کہ آپ کو کَانَ سے متعارف کرانے سے قبل مضارع بھی سمجھا دیا جائے۔

۲ : ۳۹ دوسری وجہ یہ تھی کہ کَانَ' یَکُوْنُ کی گردانیں ماضی' مضارع کی عام گردانوں سے تھوڑی سی مختلف ہیں ایسا کیوں ہے۔ اس کی وجہ تو ان شاء اللہ آپ کو اس وقت سمجھ میں آئے گی جب آپ "حروف علت" اور ان کے قواعد پڑھ لیں گے۔ فی الحال آپ معمولی فرق کے ساتھ ہی ان کی گردانیں یاد کر لیں تاکہ اگلے سبق میں آپ ماضی کی اقسام کے بیان میں ان کا استعمال سمجھ سکیں۔

فعل ماضی کَانَ کی گردان

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر:	كَانَ	كَانَا	كَانُوْا
غائب	وہ ایک (مذکر) تھا	وہ دو (مذکر) تھے	وہ سب (مذکر) تھے
مؤنث:	كَانَتْ	كَانَتَا	كُنَّ
	وہ ایک (مؤنث) تھی	وہ دو (مؤنث) تھیں	وہ سب (مؤنث) تھیں

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر:	كُنْتَ	كُنْتُمَا	كُنْتُمْ
حاضر:	تو ایک (مذکر) تھا	تم دو (مذکر) تھے	تم سب (مذکر) تھے
مؤنث:	كُنْتِ	كُنْتُمَا	كُنْتُنَّ
	تو ایک (مؤنث) تھی	تم دو (مؤنث) تھیں	تم سب (مؤنث) تھیں
متکلم	كُنْتُ	كُنَّا	كُنَّا
	میں تھا/تھی	ہم دو تھے/تھیں	ہم سب تھے/تھیں

فعل مضارع یَكُوْنُ کی گردان

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر:	يَكُوْنُ	يَكُوْنَانِ	يَكُوْنُوْنَ
غائب	وہ ایک (مذکر) ہوگا	وہ دو (مذکر) ہوں گے	وہ سب (مذکر) ہوں گے
مؤنث:	تَكُوْنُ	تَكُوْنَانِ	يَكُنَّ
	وہ ایک (مؤنث) ہوگی	وہ دو (مؤنث) ہوں گی	وہ سب (مؤنث) ہوں گی
مذکر:	تَكُوْنُ	تَكُوْنَانِ	تَكُوْنُوْنَ
حاضر:	تو ایک (مذکر) ہوگا	تم دو (مذکر) ہوگے	تم سب (مذکر) ہوگے
مؤنث:	تَكُوْنِيْنَ	تَكُوْنَانِ	تَكُنَّ
	تو ایک (مؤنث) ہوگی	تم دو (مؤنث) ہوگی	تم سب (مؤنث) ہوگی
متکلم	اَكُوْنُ	نَكُوْنُ	نَكُوْنُ
	میں ہوں گا/گی	ہم دو ہوں گے/گی	ہم سب ہوں گے/گی

۳ : ۳۹ یاد رکھئے کہ کَانَ (ماضی) بمعنی "تھا" عموماً ماضی ہی کے لئے استعمال ہوتا ہے اور یَکُوْنُ (مضارع) بمعنی "ہو گا یا ہو جائے گا" عموماً صرف مستقبل کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ یعنی حال کے لئے بمعنی "ہے" یَکُوْنُ استعمال نہیں ہوتا' بلکہ اس کے لئے زیادہ تر جملہ اسمیہ استعمال کیا جاتا ہے۔ "مثلاً زید بیمار تھا" کے لئے آپ کَانَ استعمال کریں گے اور "زید بیمار ہو جائے گا" کے لئے یَکُوْنَ استعمال ہو گا۔ کَانَ۔ یَکُوْنُ کے استعمال کے کچھ قواعد ہیں جو آپ آگے چل کر پڑھیں گے۔ مگر "زید بیمار ہے" کا ترجمہ آپ "زَیْدٌ مَرِیْضٌ" ہی کریں گے۔

۴ : ۳۹ شاید آپ کو یاد ہو کہ سبق نمبر ۱۱ میں جب ہم آپ کو جملہ اسمیہ منفی بنانا سکھا رہے تھے تو ہم نے "لَیْسَ" کے استعمال کے سلسلے میں یہ پابندی لگا دی تھی کہ صرف واحد مذکر غائب کے صیغہ میں اس کا استعمال کیا جائے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ "لَیْسَ" کا استعمال صیغہ کے مطابق ہوتا ہے۔ اب موقع ہے کہ آپ اس کی گردان بھی یاد کر لیں تاکہ جملہ اسمیہ میں آپ "لَیْسَ" کا درست استعمال کر سکیں۔

لَیْسَ کی گردان

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر:	لَیْسَ	لَیْسَا	لَیْسُوْا
غائب	وہ ایک (مذکر) نہیں ہے	وہ دو (مذکر) نہیں ہیں	وہ سب (مذکر) نہیں ہیں
مؤنث:	لَیْسَتْ	لَیْسَتَا	لَسْنَ
	وہ ایک (مؤنث) نہیں ہے	وہ دو (مؤنث) نہیں ہیں	وہ سب (مؤنث) نہیں ہیں
مذکر:	لَسْتَ	لَسْتُمَا	لَسْتُمْ
حاضر:	تو ایک (مذکر) نہیں ہے	تم دو (مذکر) نہیں ہو	تم سب (مذکر) نہیں ہو
مؤنث:	لَسْتِ	لَسْتُمَا	لَسْتُنَّ
	تو ایک (مؤنث) نہیں ہے	تم دو (مؤنث) نہیں ہو	تم سب (مؤنث) نہیں ہو

متکلم:	لَسْتُ	لَسْنَا	لَسْنَا
	میں نہیں ہوں	ہم دو نہیں ہیں	ہم سب نہیں ہیں

۵ : ۳۹ کَانَ اور لَیْسَ کی گردان میں یہ بنیادی فرق ذہن نشین کرلیں کہ کَانَ سے ماضی اور مضارع دونوں کی گردان ہوتی ہے۔ یعنی یہ فعل دونوں طرح آتا ہے۔ جبکہ لَیْسَ سے صرف ماضی کی گردان ہوتی ہے۔ یعنی اس فعل کا مضارع استعمال نہیں ہوتا ہے۔ مزید یہ کہ لَیْسَ کے معنی "نہیں تھا" کے بجائے "نہیں ہے' نہیں ہیں" وغیرہ ہوتے ہیں۔ یعنی اس فعل کی گردان تو ماضی جیسی ہے مگر یہ ہمیشہ حال کے معنی دیتا ہے۔

۶ : ۳۹ سبق نمبر۱۰ میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ جملہ اسمیہ پر جب لَیْسَ داخل ہوتا ہے تو معنوی تبدیلی یہ لاتا ہے کہ جملہ میں نفی کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں اور اعرابی تبدیلی یہ لاتا ہے کہ خبر حالت نصب میں آجاتی ہے یا خبر پر "بِ" لگا کر اسے مجرور کردیا جاتا ہے۔ یعنی لَیْسَتِ الْمُعَلِّمَةُ قَائِمَةً اور لَیْسَتِ الْمُعَلِّمَةُ بِقَائِمَةٍ دونوں کا ترجمہ "استانی کھڑی نہیں ہے" ہوگا۔ اب آپ یہ بات بھی یاد کرلیں کہ جملہ اسمیہ پر کَانَ بھی داخل ہوتا ہے۔ اور جب کسی جملہ اسمیہ پر کَانَ داخل ہوتا ہے تو معنوی تبدیلی یہ لاتا ہے کہ جملہ میں عموماً "ہے" کی بجائے "تھا" کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور لَیْسَ کی طرح کَانَ بھی خبر کو حالت نصب میں لے جاتا ہے۔ مثلاً کَانَ الْمُعَلِّمُ قَائِمًا (استاد کھڑا تھا) وغیرہ۔ تاہم لَیْسَ کی مانند کَانَ کی خبر پر "بِ" نہیں لگا سکتے۔ یہ فرق اچھی طرح ذہن نشین کرلیں۔

۷ : ۳۹ کَانَ اور لَیْسَ کے بارے میں ایک بات اور نوٹ کریں کہ یہ دونوں فعل کی طرح استعمال تو ہوتے ہیں مگر ان کے فاعل کو "اسم" کہتے ہیں۔ یعنی لَیْسَتِ الْمُعَلِّمَةُ قَائِمَةً میں اَلْمُعَلِّمَةُ کو لَیْسَتْ کا فاعل نہیں بلکہ نحو کی اصطلاح کے مطابق

لَیْسَ کا اسم کہا جاتا ہے۔ اسی طرح کَانَ الْمُعَلِّمُ قَائِمًا میں بھی اَلْمُعَلِّمُ کو کَانَ کا فاعل نہیں بلکہ کَانَ کا اسم کہا جاتا ہے۔ یہ بھی نوٹ کرلیں کہ قَائِمَۃٌ اور قَائِمًا بھی مفعول نہیں بلکہ بالترتیب لَیْسَ اور کَانَ کی خبر ہیں۔ اور اگرچہ لَیْسَ اور کَانَ ایک طرح کے فعل ہیں لیکن ان کے جملے کے شروع میں آنے سے جملہ 'فعلیہ' نہیں بنتا۔ بلکہ جیسا کہ آپ کو بتایا جا چکا ہے کہ لَیْسَ اور کَانَ دونوں جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر اس میں معنوی اور اعرابی تبدیلی لاتے ہیں۔

۳۹ : ۸ کَانَ اور لَیْسَ بھی دیگر افعال کی طرح دونوں طریقوں سے استعمال ہوتے ہیں یعنی اگر کَانَ یا لَیْسَ کا اسم کوئی اسم ظاہر ہو تو ان کا صیغہ واحد ہی رہے گا۔ البتہ مذکر کے لئے واحد مذکر اور مؤنث کے لئے واحد مؤنث آئے گا۔ مثلاً کَانَ الْوَلَدَانِ صَالِحَیْنِ (دونوں لڑکے نیک تھے)' کَانَتِ الْبَنَاتُ صَالِحَاتٍ (لڑکیاں نیک تھیں)' لَیْسَ الرِّجَالُ مُجْتَھِدِیْنَ (مرد محنتی نہیں ہیں) اور لَیْسَتِ الْمُعَلِّمَاتُ مُجْتَھِدَاتٍ (استانیاں محنتی نہیں ہیں) وغیرہ۔

۳۹ : ۹ اور اگر کَانَ اور لَیْسَ کا اسم' ظاہر نہ ہو بلکہ صیغہ میں ضمیر کی صورت میں پوشیدہ ہو تو ایسی صورت میں جو ضمیر پوشیدہ ہوگی اسی کے مطابق صیغہ استعمال ہوگا۔ مثلاً کُنْتُمْ ظَالِمِیْنَ (تم لوگ ظالم تھے)۔ یہاں کُنْتُمْ میں اَنْتُمْ کی ضمیر کَانَ کا اسم ہے۔ اسی طرح لَسْنَا ظَالِمِیْنَ (ہم لوگ ظالم نہیں ہیں) میں نَحْنُ کی ضمیر لَیْسَ کا اسم ہے۔

مشق نمبر ۳۸

اردو میں ترجمہ کریں : (نمبر ۷ سے آخر تک "مِنَ الْقُرْآنِ" ہے)

(۱) کَانَتْ زَیْنَبُ قَائِمَۃً (۲) کَانَ الرِّجَالُ جَالِسِیْنَ (۳) ھَلْ کُنْتُمْ مُعَلِّمِیْنَ؟ (۴) مَتٰی تَکُوْنُ مُعَلِّمًا؟ اَکُوْنُ مُعَلِّمًا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ فِیْ ھٰذَا الْعَامِ (۵) لَسْنَا کَاذِبِیْنَ (۶) لَیْسُوْا صَادِقِیْنَ (۷) لَیْسَتِ الْیَھُوْدُ عَلٰی شَیْءٍ

(۸) وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ (۹) لَسْتَ مُؤْمِنًا (۱۰) اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ
(۱۱) كَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ (۱۲) اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ (۱۳) اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ
(۱۴) وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ (۱۵) اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ (۱۶) وَكَانَ وَعْدُ
رَبِّيْ حَقًّا (۱۷) وَمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا (۱۸) اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَبِيًّا (۱۹) وَمَا كَانَ
اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۔

ماضی کی اقسام (حصہ دوم)

۱ : ۴۰ ماضی کی جو چھ اقسام ہیں ان کا تعلق اصلاً تو اردو اور فارسی گرامر سے ہے۔ کیونکہ عربی گرامر میں ماضی کی اقسام کو اس انداز سے بیان ہی نہیں کیا جاتا۔ البتہ ان اقسام کے مفہوم کو عربی میں کیسے بیان کیا جاتا ہے' یہ سمجھانے کے لئے ہم ذیل میں ان اقسام کے قواعد بیان کر رہے ہیں۔ دراصل ماضی کی چھ اقسام اردو اور فارسی گرامر کی چیز ہے۔ عربی میں اس طرح ماضی کی اقسام نہیں ہیں۔ مگر اردو کی ماضی کی اقسام کے مفہوم کو عربی میں ظاہر کرنے کے لئے یہ قسمیں اور ان کے قواعد لکھے جا رہے ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں :

۲ : ۴۰ (۱) ماضی بعید :

فعل ماضی پر کَانَ لگا دینے سے اس میں ماضی بعید کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔ جیسے ذَھَبَ کے معنی ہیں "وہ گیا"۔ جبکہ کَانَ ذَھَبَ کے معنی ہوں گے "وہ گیا تھا"۔ یاد رہے کہ کَانَ کی گردان متعلقہ فعل ماضی کے ساتھ چلتی ہے۔ یہ بات ذیل میں دی گئی ماضی بعید کی گردان سے مزید واضح ہو جائے گی۔

کَانَ ذَھَبَ	کَانَا ذَھَبَا	کَانُوْا ذَھَبُوْا
وہ (ایک مرد) گیا تھا	وہ (دو مرد) گئے تھے	وہ (سب مرد) گئے تھے
کَانَتْ ذَھَبَتْ	کَانَتَا ذَھَبَتَا	کُنَّ ذَھَبْنَ
وہ (ایک عورت) گئی تھی	وہ (دو عورتیں) گئی تھیں	وہ (سب عورتیں) گئی تھیں
کُنْتَ ذَھَبْتَ	کُنْتُمَا ذَھَبْتُمَا	کُنْتُمْ ذَھَبْتُمْ
تو (ایک مرد) گیا تھا	تم (دو مرد) گئے تھے	تم (سب مرد) گئے تھے
کُنْتِ ذَھَبْتِ	کُنْتُمَا ذَھَبْتُمَا	کُنْتُنَّ ذَھَبْتُنَّ
تو (ایک عورت) گئی تھی	تم (دو عورتیں) گئی تھیں	تم (سب عورتیں) گئی تھیں

کُنَّاذَهَبْنَا	کُنَّاذَهَبْنَا	کُنْتُ ذَهَبْتُ
ہم(سب) گئے تھے/گئی تھیں	ہم(دو) گئے تھے/گئی تھیں	میں گیا تھا/گئی تھی

۳ : ۴۰ (۲) ماضی استمراری :

ماضی استمراری اس کو کہتے ہیں جس میں ماضی میں کام کے مسلسل ہوتے رہنے کا مفہوم ہو۔ مثلاً اردو میں ہم کہتے ہیں "وہ لکھتا تھا" مراد یہ ہے کہ "وہ لکھا کرتا تھا" یا "لکھ رہا تھا"۔ عربی میں فعل مضارع پر کَانَ لگانے سے ماضی استمراری کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً کَانَ یَکْتُبُ (وہ لکھتا تھا یا لکھ رہا تھا یا لکھا کرتا تھا)۔ یہاں بھی کَانَ اور متعلقہ فعل مضارع کی گردان ساتھ ساتھ چلتی ہے۔ ذیل میں دی گئی ماضی استمراری کی گردان سے اس بات کی مزید وضاحت ہو جائے گی۔

کَانُوْا یَکْتُبُوْنَ	کَانَا یَکْتُبَانِ	کَانَ یَکْتُبُ
وہ(سب مرد) لکھتے تھے	وہ(دو مرد) لکھتے تھے	وہ(ایک مرد) لکھتا تھا
کُنَّ یَکْتُبْنَ	کَانَتَا تَکْتُبَانِ	کَانَتْ تَکْتُبُ
وہ(سب عورتیں) لکھتی تھیں	وہ(دو عورتیں) لکھتی تھیں	وہ(ایک عورت) لکھتی تھی
کُنْتُمْ تَکْتُبُوْنَ	کُنْتُمَا تَکْتُبَانِ	کُنْتَ تَکْتُبُ
تم(سب مرد) لکھتے تھے	تم(دو مرد) لکھتے تھے	تو(ایک مرد) لکھتا تھا
کُنْتُنَّ تَکْتُبْنَ	کُنْتُمَا تَکْتُبَانِ	کُنْتِ تَکْتُبِیْنَ
تم(سب عورتیں) لکھتی تھیں	تم(دو عورتیں) لکھتی تھیں	تو(ایک عورت) لکھتی تھی
کُنَّا نَکْتُبُ	کُنَّا نَکْتُبُ	کُنْتُ اَکْتُبُ
ہم(سب) لکھتے تھے/لکھتی تھیں	ہم(دو) لکھتے تھے/لکھتی تھیں	میں لکھتا تھا/لکھتی تھی

ماضی بعید اور ماضی استمراری میں موجود اس فرق کو اچھی طرح ذہن نشین کر

لیجئے کہ ماضی بعید میں کَانَ کے ساتھ اصل فعل کا ماضی آتا ہے جبکہ ماضی استمراری میں کَانَ کے ساتھ اصل فعل کا مضارع آتا ہے۔

۴۰ : ۴ (۳) ماضی قریب :

اس میں کسی کام کے زمانہ حال میں مکمل ہو جانے کا مفہوم ہوتا ہے۔ مثلاً "وہ گیا ہے' اس نے لکھا ہے یا وہ لکھ چکا ہے" وغیرہ۔ یعنی جانے یا لکھنے کا کام تھوڑی دیر پہلے یعنی ماضی قریب میں ہوا ہے۔ فعل ماضی کے شروع میں حرف "قَدْ" لگانے سے نہ صرف یہ کہ ماضی قریب کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں بلکہ اس میں ایک زور (تاکید کا مفہوم) بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ مثلاً قَدْ ذَهَبَ (وہ گیا ہے یا وہ جا چکا ہے) وغیرہ۔

۴۰ : ۵ (۴) ماضی شکیۃ :

جب زمانہ ماضی میں کسی کام کے ہونے کے متعلق شک پایا جاتا ہو تو اسے ماضی شکیہ کہتے ہیں۔ جیسے "اس نے لکھا ہو گا یا وہ لکھ چکا ہو گا" وغیرہ۔ عربی میں ماضی شکیہ کے معنی پیدا کرنے کے لئے اصل فعل کے ماضی سے پہلے یَکُوْنُ لگاتے ہیں۔ جیسے یَکُوْنُ کَتَبَ (اس نے لکھا ہو گا یا وہ لکھ چکا ہو گا)۔ نوٹ کرلیں کہ اس میں کَانَ کے مضارع یَکُوْنُ اور اصل فعل کے صیغہ ماضی کی گردان ساتھ ساتھ چلے گی۔ مثلاً یَکُوْنُ کَتَبَ۔ یَکُوْنُوْنَ کَتَبُوْا۔ تَکُوْنُ کَتَبَتْ وغیرہ۔

۴۰ : ۶ یہاں یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ فاعل اگر اسم ظاہر ہو تو : (i) یَکُوْنُ یا تَکُوْنُ (مذکر یا مؤنث) صیغہ واحد ہی لگے گا۔ (ii) اس کے بعد فاعل یعنی اسم ظاہر آئے گا جو اب کَانَ کا اسم کہلائے گا۔ (iii) اس کے بعد اصل فعل اسم ظاہر کے صیغہ کے مطابق (واحد جمع مذکر مؤنث وغیرہ) آئے گا۔ مثلاً یَکُوْنُ الْمُعَلِّمُ کَتَبَ۔ یَکُوْنُ الْمُعَلِّمُوْنَ کَتَبُوْا۔ تَکُوْنُ الْمُعَلِّمَاتُ کَتَبْنَ وغیرہ۔

۷ : ۴۰ لفظ لَعَلَّ (شاید) کے استعمال سے بھی ماضی شکیہ کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن لَعَلَّ کے استعمال کے متعلق دو اہم باتیں ذہن نشین کرلیں۔ اولاً یہ کہ لَعَلَّ کبھی کسی فعل سے پہلے نہیں آتا بلکہ یہ ہمیشہ کسی اسم ظاہر یا کسی ضمیر پر داخل ہوگا۔ ثانیاً یہ کہ لَعَلَّ بھی اِنَّ کی طرح اپنے اسم کو نصب دیتا ہے۔ مثلاً لَعَلَّ الْمُعَلِّمَ کَتَبَ مَکْتُوْبًا (شاید استاد نے ایک خط لکھا ہوگا) یا لَعَلَّهٗ کَتَبَ مَکْتُوْبًا (شاید اس نے ایک خط لکھا ہوگا) وغیرہ۔

۸ : ۴۰ مذکورہ مثالوں سے آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اس قسم کے جملوں کو عربی میں "فعل ماضی" کی کوئی قسم کہنا درست نہیں ہے۔ یہ دراصل جملہ اسمیہ پر لَعَلَّ داخل کرنے کا مسئلہ ہے جس کے ذریعہ عربی میں فعل ماضی شکیہ کا مفہوم پیدا ہوتا ہے وہ بھی اس صورت میں جب جملہ اسمیہ کی خبر کوئی فعل ماضی کا صیغہ ہو۔ جیسے الْمُعَلِّمُ کَتَبَ (استاد نے لکھا) سے لَعَلَّ الْمُعَلِّمَ کَتَبَ (شاید استاد نے لکھا ہوگا) ایسے جملہ اسمیہ کی خبر کوئی فعل مضارع ہو تو مفہوم تو شک کا پیدا ہوگا مگر وہ زمانہ مستقبل میں۔ یعنی لَعَلَّ الْمُعَلِّمَ یَکْتُبُ (شاید استاد لکھے گا)۔

۹ : ۴۰ (۵) ماضی شرطیہ :

ماضی شرطیہ میں ہمیشہ دو فعل آتے ہیں۔ پہلے میں شرط بیان ہوتی ہے اور دوسرے میں اس کا جواب ہوتا ہے۔ مثلاً "اگر تو بوتا تو کاٹتا"۔ اس میں "بوتا" اور "کاٹتا" دو فعل ہیں۔ "بوتا" شرط ہے اور "کاٹتا" جواب شرط ہے۔ عربی میں فعل ماضی میں شرط کے معنی پیدا کرنے کے لئے پہلے فعل یعنی شرط پر "لَوْ" (اگر) لگاتے ہیں جبکہ دوسرے فعل کے شروع میں اکثر (ہمیشہ نہیں) حرف تاکید "لَ" لگاتے ہیں جس کا ترجمہ عموماً "ضرور" کیا جاتا ہے۔ مثلاً لَوْ زَرَعْتَ لَحَصَدْتَ (اگر تو بوتا تو ضرور کاٹتا)۔

۱۰ : ۴۰ ماضی شرطیہ میں کبھی لَوْ کے بعد کَانَ کا اضافہ بھی کرتے ہیں اور کَانَ کے

بعد اگر فعل ماضی آئے تو شرط کے ساتھ ماضی بعید کا مفہوم پیدا ہوتا ہے اور اگر کَانَ کے بعد فعل مضارع آئے تو شرط کے ساتھ ماضی استمراری کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ دونوں صورتوں میں معانی کا جو فرق پڑتا ہے اُسے ذیل کی مثالوں سے سمجھ لیں۔

(i) لَوْ كُنْتَ حَفِظْتَ دُرُوْسَكَ لَنَجَحْتَ ترجمہ : اگر تو نے اپنے اسباق یاد کئے ہوتے تو ضرور کامیاب ہوتا۔ (ii) لَوْ كُنْتَ تَحْفَظُ دُرُوْسَكَ لَنَجَحْتَ ترجمہ : اگر تو اپنے اسباق یاد کرتا رہتا تو ضرور کامیاب ہوتا ۔

۱۱ : ۴۰ (۶) ماضی تَمَنِّی یا تَمَنَّائی :

فعل ماضی کے شروع میں لَيْتَ لگانے سے جملہ میں خواہش اور تمنا کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ یاد رہے کہ لَعَلَّ کی طرح لَيْتَ بھی کسی فعل پر داخل نہیں ہوتا بلکہ ہمیشہ کسی اسم یا ضمیر پر داخل ہوتا ہے اور اپنے اسم کو نصب دیتا ہے۔ مثلاً لَيْتَ زَيْدًا نَجَحَ (کاش کہ زید کامیاب ہوتا)۔ يَا لَيْتَنِيْ نَجَحْتُ (اے کاش میں کامیاب ہوتا)۔ غور سے دیکھا جائے تو یہ بھی دراصل جملہ اسمیہ ہی ہوتا ہے جس کی خبر کوئی جملہ فعلیہ ہوتا ہے۔ مبتدا کے شروع میں "لَيْتَ" لگتا ہے اور اب مبتدا کو لَيْتَ کا اسم کہتے ہیں جو اِنَّ اور لَعَلَّ کے اسم کی طرح منصوب ہوتا ہے۔

۱۲ : ۴۰ لفظ "لَوْ" کبھی "کاش" کے معنی بھی دیتا ہے۔ جس سے جملہ میں ماضی تمنی کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس کی پہچان یہ ہے کہ ایسی صورت میں جملے میں جواب شرط نہیں آتا۔ جیسے لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ (کاش وہ لوگ جانتے ہوتے)۔

ذخیرۂ الفاظ

حَفِظَ (س) = یاد کرنا	سَمِعَ (س) = سننا
غَضِبَ (س) = غصہ ہونا	عَقَلَ (ض) = سمجھنا
رَجَعَ (ض) = لوٹنا	زَرَعَ (ف) = کھیتی بونا

نَجَحَ(ف) = کامیاب ہونا	حَصَدَ(ن) = کھیتی کاٹنا
صَاحِبٌ (ج اَصْحَابٌ) = ساتھی۔والا	سَعِيْرٌ = دہکتی آگ۔دوزخ
كُلَّ يَوْمٍ = ہرروز	قُبَيْلٌ = ذرا پہلے

مشق نمبر ۳۹

اردو میں ترجمہ کریں : (نمبر۵ سے آخر تک مِنَ الْقُرْآنِ ہے)

(۱) يَازَيْدُ! لِمَ غَضِبَتِ الْمُعَلِّمَةُ عَلٰى اُخْتِكَ؟ مَا كَانَتْ حَفِظَتْ دُرُوْسَهَا۔

(۲) هَلْ اَنْتَ تَحْفَظُ كُلَّ يَوْمٍ دَرْسَكَ؟ اَنَا كُنْتُ اَحْفَظُ كُلَّ يَوْمٍ لٰكِنْ بِالْاَمْسِ مَا حَفِظْتُ۔

(۳) هَلْ وَلَدُكَ فِي الْبَيْتِ؟ قَدْ خَرَجَ الْاٰنَ۔

(۴) وَاَيْنَ يُوْسُفُ؟ لَعَلَّهٗ ذَهَبَ اِلَى الْمَسْجِدِ۔

(۵) لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْ اَصْحَابِ السَّعِيْرِ۔

(۶) وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرَابًا۔

(۷) ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۔

(۸) كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔

(۹) يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ۔

(۱۰) ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ۔

(۱۱) يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ۔

(۱۲) لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ۔

(۱۳) وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ۔

(۱۴) لَوْ كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا۔

(۱۵) لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ۔

(١٦) وَلَأَجْرُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ۔ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ۔

عربی میں ترجمہ کریں :

(۱) اسکول کے لڑکے باغ میں گئے ہیں۔ شاید وہ مغرب سے ذرا پہلے لوٹ آئیں۔
(۲) کیا تم نے کل اپنا سبق یاد نہیں کیا تھا؟ (۳) میں نے کل اپنا سبق یاد کیا تھا۔
(۴) کیا مریم نے آج ہوم ورک لکھ لیا ہے؟ (۵) جی ہاں! اس نے لکھ لیا ہے۔
(٦) ہم لوگ ہوم ورک کل کریں گے۔ (۷) محلہ کے لڑکے ہر روز اپنے اسباق یاد کیا کرتے تھے۔ وہ سب امتحان میں کامیاب ہو گئے ہیں۔

ضروری ہدایت :

اب ضرورت ہے کہ اردو سے عربی ترجمہ کرنے سے پہلے آپ اردو جملے کے اجزاء کو پہچان کر انہیں عربی جملہ کی ترتیب کے مطابق مرتب کر لیا کریں پھر اسی ترتیب سے ترجمہ کریں یعنی پہلے فعل' پھر فاعل (اگر اسم ظاہر ہو)' پھر مفعول (اگر مذکور ہو) اور پھر متعلق فعل۔ مثلاً مشق کے پہلے جملہ پر غور کریں۔ اس میں دو جملے شامل ہیں۔ عربی میں ترجمہ کرنے کے لئے پہلے جملہ کی ترتیب اس طرح ہوگی۔ گئے ہیں (فعل ماضی قریب)' اسکول کے لڑکے (فاعل) باغ میں (متعلق فعل)۔ اب آپ اسی ترتیب سے ترجمہ کریں۔ اسی طرح دوسرے جملہ میں پہلے آپ "شاید وہ لوٹ آئیں" کا ترجمہ کریں' اس کے بعد "مغرب سے ذرا پہلے" کا ترجمہ کریں۔

مضارع کے تغیّرات

۱ : ۴۱ فعل کے اعراب کے حوالے سے نوٹ کرلیں کہ عربی کے افعال میں سے فعل ماضی مبنی ہوتا ہے۔ یعنی اس کے پہلے صیغہ واحد مذکر غائب (فَعَلَ) میں لام کلمہ کی فتحہ (زَبر) تبدیل نہیں ہوتی۔ گردان میں اگرچہ اس پر ضمہ (پیش) بھی آتا ہے۔ جیسے صیغہ جمع مذکر غائب (فَعَلُوْا) میں۔ اور بہت سے صیغوں میں یہ ساکن بھی ہو جاتا ہے مگرچونکہ پہلے صیغے میں فعل ماضی کے لام کلمہ کی حرکت فتحہ (زبر) ہی رہتی ہے اور کسی وجہ سے تبدیل نہیں ہوتی اس لئے کہا جاتا ہے کہ فعل ماضی فتحہ (زبر) پر مبنی ہوتا ہے۔

۲ : ۴۱ فعل ماضی کے برعکس فعل مضارع معرب ہے۔ یعنی اس کے پہلے صیغے یَفْعَلُ میں تبدیلی واقع ہو سکتی ہے۔ اس کے لام کلمہ پر عموماً تو ضمہ (پیش) ہوتا ہے۔ تاہم بعض صورتوں میں ضمہ کے بجائے اس پر فتحہ (زبر) بھی آ سکتی ہے اور بعض صورتوں میں اس پر علامت سکون (جزم) بھی لگ سکتی ہے یعنی مضارع کا پہلا صیغہ یَفْعَلُ سے تبدیل ہو کر یَفْعَلَ بھی ہو سکتا ہے اور یَفْعَلْ بھی ہو سکتا ہے۔ مضارع میں ان تبدیلیوں کا اس کی گردان پر بھی اثر پڑتا ہے۔ جو بعد میں بیان ہو گا۔

۳ : ۴۱ جس طرح اسم کی تین اعرابی حالتیں رفع' نصب اور جر ہوتی ہیں۔ اسی طرح فعل مضارع کی بھی تین اعرابی حالتیں ہوتی ہیں۔ ان کو رفع' نصب اور جزم کہتے ہیں۔ فعل مضارع جب حالت رفع میں ہو تو مضارع مرفوع کہلاتا ہے۔ اسی طرح نصب کی حالت میں مضارع منصوب اور جزم کی صورت میں مضارع مجزوم کہلاتا ہے۔

۴ : ۴۱ آپ پڑھ چکے ہیں کہ کسی عبارت میں کسی اسم کے مرفوع' منصوب یا مجرور ہونے کی کچھ وجوہ ہوتی ہیں۔ اب یہ بات نوٹ کر لیجئے کہ فعل مضارع میں نصب اور

جزم کی تو کچھ وجوہ ہوتی ہیں مگر فعل مضارع میں رفع کی کوئی وجہ نہیں ہوتی۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ جب نصب یا جزم کی کوئی وجہ نہ ہو تو مضارع مرفوع ہوتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہئے کہ جب فعل مضارع اپنی اصلی حالت میں ہو (جیسا کہ آپ گردان میں پڑھ آئے ہیں) تو وہ مرفوع کہلاتا ہے۔ البتہ کسی وجہ کی بنیاد پر یہ منصوب یا مجزوم ہو جاتا ہے۔ دراصل گرامر والوں نے اسم کی تین حالتوں کے مقابلہ پر فعل مضارع کی تین حالتیں مقرر کی ہیں ورنہ فعل مضارع کی حالت رفع کسی تبدیلی کے نتیجے میں نہیں ہوتی۔ تبدیلی کی وجہ صرف نصب اور جزم میں ہوتی ہے (جس کا بیان آگے آرہا ہے)۔

۵ : ۴۱ یہ بھی نوٹ کیجئے کہ رفع اور نصب تو اسم میں بھی ہوتا ہے اور فعل مضارع میں بھی۔ مگر جزم صرف مضارع کی ایک حالت ہوتی ہے جبکہ جر صرف اسم میں ہوتی ہے۔ اسم میں رفع، نصب اور جر کی پہلے آپ نے علامات یعنی آخری حرف کی تبدیلی کے لحاظ سے اسم کی مختلف شکلیں پڑھی تھیں۔ اس کے بعد رفع، نصب اور جر کے بعض اسباب کا مطالعہ کیا تھا۔ اسی طرح فعل مضارع میں بھی پہلے ہم آپ کو اس میں رفع، نصب اور جزم کی صورت یا شکل کے بارے میں بتائیں گے پھر ان کے اسباب کی بات کریں گے۔

۶ : ۴۱ مضارع مرفوع وہی ہے جو آپ "فعل مضارع" کے نام سے پڑھ چکے ہیں۔ اور اس کی گردان کے صیغوں سے بھی آپ واقف ہیں۔ جبکہ مضارع منصوب یا اس کی حالت نصب ایک تبدیلی ہے جو فعل مضارع کے آخری حصہ میں واقع ہوتی ہے اور اس کی تین علامات یا شکلیں ہیں جو درج ذیل نقشہ سے سمجھی جا سکتی ہیں۔

يَفْعَلَ	يَفْعَلَا	يَفْعَلُوْا
تَفْعَلَ	تَفْعَلَا	يَفْعَلْنَ
تَفْعَلَ	تَفْعَلَا	تَفْعَلُوْا

تَفْعَلِيْ	تَفْعَلاَ	تَفْعَلْنَ
اَفْعَلَ	نَفْعَلَ	نَفْعَلَ

امید ہے مذکورہ نقشہ میں آپ نے نوٹ کرلیا ہوگا کہ :

(۱) مضارع مرفوع کے جن پانچ صیغوں میں لام کلمہ پر ضمّہ (پیش) آتا ہے' حالت نصب میں ان پر فتحہ (زبر) لگتی ہے۔ یعنی یَفْعَلُ سے یَفْعَلَ اور تَفْعَلُ سے تَفْعَلَ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اَفْعَلَ اور نَفْعَلَ بھی۔

(۲) مضارع کی گردان میں جن نو (۹) صیغوں کے آخر پر نون (ن) آتا ہے' ان میں سے دو کو چھوڑ کر باقی سات صیغوں کا یہ نون' جس کو "نون اعرابی" کہتے ہیں' حالتِ نصب میں گر جاتا ہے۔ مثلاً یَفْعَلُوْنَ سے یَفْعَلُوْا اور تَفْعَلِیْنَ سے تَفْعَلِیْ وغیرہ رہ جاتا ہے۔

(۳) نون والے باقی دو صیغے ایسے ہیں جن کا نون حالت نصب میں نہیں گرتا۔ یعنی یہ دو صیغے حالت نصب میں بھی حالت رفع کی طرح رہتے ہیں۔ اور یہ دونوں جمع مونث غائب اور جمع مونث حاضر کے صیغے ہیں۔ چونکہ یہ دونوں صیغے جمع مونث (عورتوں) کے لئے آتے ہیں اس لئے ان صیغوں کے آخری نون کو "نُوْنُ النِّسْوَة" (عورتوں والا نون) کہتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ مضارع منصوب کی گردان میں آنے والے نون ـــــ ماسوائے نون النسوۃ کے ـــــ گر جاتے ہیں۔

۷ : ۴۱ مضارع مجزوم یا اس کی حالت جزم بھی مضارع مرفوع میں ایک تبدیلی ہے جو فعل مضارع کے آخری حصہ میں واقع ہوتی ہے اور اس کی بھی تین علامات یا شکلیں ہیں۔ یعنی :

(۱) مضارع مرفوع کے جن پانچ صیغوں میں لام کلمہ پر ضمہ (پیش) آتا ہے' حالت جزم میں ان پر علامتِ سکون (جزم) لگتی ہے۔ یعنی یَفْعَلُ سے یَفْعَلْ اور اَفْعَلُ

سے اَفْعَلْ وغیرہ ہو جاتا ہے۔

(۲) مضارع مرفوع کی گردان میں جن نو (۹) صیغوں کے آخر پر نون آتا ہے ان میں سے دو کو چھوڑ کر باقی سات صیغوں کا نون (جو نون اعرابی کہلاتا ہے) گر جاتا ہے یعنی یَکْتُبُوْنَ سے یَکْتُبُوْا اور تَکْتُبِیْنَ سے تَکْتُبِیْ وغیرہ ہو جاتا ہے۔

(۳) نصب کی طرح حالت جزم میں بھی "نون النسوۃ" والے دونوں صیغے اپنی اصلی حالت پر یعنی مضارع مرفوع کی طرح ہی رہتے ہیں۔ مضارع مجزوم کی گردان کی صورت یوں ہوگی :

یَـ ـْـ ـَـ ـْ	یَـ ـْـ ـَـ ـَـ ا	یَـ ـْـ ـَـ ـُـ وْا
تَـ ـْـ ـَـ ـْ	تَـ ـْـ ـَـ ـَـ ا	یَـ ـْـ ـَـ ـْـ نَ
تَـ ـْـ ـَـ ـْ	تَـ ـْـ ـَـ ـَـ ا	تَـ ـْـ ـَـ ـُـ وْا
تَـ ـْـ ـَـ ـِـ یْ	تَـ ـْـ ـَـ ـَـ ا	تَـ ـْـ ـَـ ـْـ نَ
أَ ـْـ ـَـ ـْ	نَـ ـْـ ـَـ ـْ	نَـ ـْـ ـَـ ـْ

۸ : ۴۱ مندرجہ بالا بیان سے آپ یہ تو سمجھ گئے ہوں گے کہ :

(۱) مضارع منصوب اور مضارع مجزوم میں مشترک بات یہ ہے کہ دونوں کی گردان میں سات صیغوں کا نون اعرابی گر جاتا ہے جبکہ نون النسوۃ والے دونوں صیغوں کا نون برقرار رہتا ہے۔

(۲) اور دونوں گردانوں میں فرق یہ ہے کہ مضارع مرفوع میں لام کلمہ کے ضمہ (پیش) والے پانچ صیغوں میں مضارع کی حالت نصب میں فتحہ (زبر) اور حالت جزم میں علامت سکون (جزم) لگتی ہے۔

۹ : ۴۱ یہاں یہ بات بھی نوٹ کر لیجئے کہ چونکہ مضارع مجزوم کے پانچ صیغوں میں آخر پر علامتِ سکون (ـْ) آتی ہے اس لئے علامتِ سکون (ـْ) کو جزم کہنے کی غلطی عام

ہو گئی۔ جس طرح حرکات کو غلطی سے اعراب کہہ دیا جاتا ہے۔ یاد رہے "جزم" تو فعل مضارع کی حالت کا نام ہے جس کا اثر اس کی گردان پر بھی پڑتا ہے۔ جزم (حرکات کی طرح) کوئی علامت ضبط نہیں ہے۔ مضارع مجزوم کے مذکورہ پانچ صیغوں کے لام کلمہ پر جزم نہیں بلکہ علامتِ سکون (ـْ) ہوتی ہے جو ان پانچ صیغوں میں فعل کے مجزوم ہونے کی علامت ہے یہ بھی یاد رہے کہ جس حرف پر علامتِ سکون ہوتی ہے اسے مجزوم نہیں بلکہ "ساکن" کہتے ہیں۔

۱۰ : ۴۱ یہ بھی نوٹ کر لیجئے کہ بعض دفعہ کسی اسم یا فعل ماضی کے پہلے صیغہ کے بعد کوئی علامتِ وقف ہو (یعنی آیت پر ٹھہرنا ہو) تو ایسی صورت میں آخری حرف کو ساکن ہی پڑھا جاتا ہے۔ مثلاً کِتَابٌ مُّبِیْنٌ ○ وَمَا کَسَبَ ○ ایسی صورت میں "ن" یا "ب" کو ساکن تو پڑھتے ہیں لیکن اس سے وہ اسم یا فعل مجزوم نہیں کہلاتا۔ اسی طرح بعض دفعہ مضارع مجزوم کے آخری ساکن حرف کو آگے ملانے کے لئے کسرہ (زیر) دی جاتی ہے جیسے اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ۔ یہاں دراصل "نَجْعَلْ" ہے جسے آگے ملانے کے لئے کسرہ (زیر) دی گئی ہے۔ ایسی صورت میں مضارع مجرور نہیں کہلاتا۔ اس لئے کہ حالت جر کا تو فعل سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔ یہ تو اسم کی ایک حالت ہوتی ہے جس کی ایک علامت بعض دفعہ کسرہ (زیر) ہوتی ہے۔

۱۱ : ۴۱ اب ہم آپ کو یہ بتائیں گے کہ کن اسباب اور عوامل کی بناء پر مضارع میں یہ تغیرات ہوتے ہیں۔ بتایا جا چکا ہے کہ مضارع مرفوع کا تو کوئی سبب نہیں ہوتا۔ البتہ مضارع مرفوع کے حالت نصب یا حالت جزم میں تبدیل ہونے کی کوئی وجہ ہوتی ہے۔ لیکن اس سے پہلے کہ ہم مضارع میں نصب یا جزم کے اسباب اور عوامل کی بات کریں آپ کچھ مشق کر لیں۔

مشق نمبر ۴۰

مندرجہ ذیل افعال میں سے مرفوع اور منصوب کو علیحدہ علیحدہ کریں :

يَنْجَحُوْنَ۔ نَسْمَعَ۔ تَكْتُبِيْ۔ يَأْكُلْنَ۔ تَنْصُرُ۔ يَضْحَكَا۔ تَدْخُلَانِ۔ تَضْرِبُوْا۔ اَفْتَحَ۔ تَشْرَبُوْا۔ يَذْبَحُ۔ تَجْلِسْنَ۔

مندرجہ ذیل افعال میں سے مرفوع ادر مجزوم کو علیحدہ علیحدہ کریں۔

نَقْعُدْ۔ يَشْرَبْنَ۔ يَشْكُرُوْنَ۔ تَطْلُبِيْ۔ تَضْرِبِيْنَ۔ اَفْتَحْ۔ نَعْلَمُ۔ يَشْرَبْ۔ نَفْتَحُ۔ تَلْعَبَانِ۔ تَسْمَعْنَ۔

نواصبِ مضارع

۴۲ : ۱ فعل مضارع کے منصوب ہونے کی متعدد وجوہ ہو سکتی ہیں۔ جن میں سے صرف بعض اہم وجوہ کا ذکر ہم یہاں کر رہے ہیں۔ چنانچہ نوٹ کیجئے کہ چار حروف فعل مضارع کے "ناصب" کہلاتے ہیں۔ یعنی یہ اگر مضارع کے شروع میں آجائیں تو مضارع منصوب ہو جاتا ہے۔ وہ چار حروف یہ ہیں۔(۱) لَنْ (۲) اَنْ (۳) اِذَنْ (جو قرآن کریم میں اِذًا لکھا جاتا ہے) اور (۴) کَیْ۔ اب ہم ان سب پر الگ الگ بات کر کے ان حروف سے پیدا ہونے والی لفظی اور معنوی تبدیلیوں کا بیان کریں گے۔ البتہ آپ یہ یاد رکھیں کہ اصل نواصب یہی چار حروف ہیں۔ چونکہ ان میں سے زیادہ کثیر الاستعمال "لَنْ" ہے اس لئے پہلے اس پر بات کرتے ہیں۔

۴۲ : ۲ حرف "لَنْ" کے اپنے کوئی الگ معنی نہیں ہیں مگر مضارع پر "لَنْ" داخل ہونے سے اس میں دو طرح کی معنوی تبدیلی آتی ہے۔ اولاً یہ کہ اس میں زوردار نفی کے معنی پیدا ہوتے ہیں اور ثانیاً یہ کہ اس کے معنی زمانہ مستقبل کے ساتھ مخصوص ہو جاتے ہیں۔ یعنی لَنْ یَّفْعَلَ کا ترجمہ ہوگا (وہ ہرگز نہیں کرے گا)۔ آپ یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ "لَنْ" کے معنی ایک طرح سے "ہرگز نہیں ہوگا کہ"....ہوتے ہیں ——
اب ہم ذیل میں مضارع مرفوع اور مضارع منصوب بِلَنْ (بِ + لَنْ = لَنْ کے ساتھ) کی گردان دے رہے ہیں۔ تاکہ آپ ہر صیغہ میں ہونے والی تبدیلیوں کو ایک دفعہ پھر اچھی طرح ذہن نشین کرلیں۔

مضارع مرفوع	مضارع منصوب بِلَنْ
یَفْعَلُ (وہ ایک مرد کرتا ہے یا کرے گا)	لَنْ یَّفْعَلَ (وہ ایک مرد ہرگز نہیں کرے گا)
یَفْعَلَانِ (وہ دو مرد کرتے ہیں یا کریں گے)	لَنْ یَّفْعَلَا (وہ دو مرد ہرگز نہیں کریں گے)
یَفْعَلُوْنَ (وہ سب مرد کرتے ہیں یا کریں گے)	لَنْ یَّفْعَلُوْا (وہ سب مرد ہرگز نہیں کریں گے)

مضارع منصوب	مضارع مرفوع
لَنْ تَفْعَلَ (وہ ایک عورت ہرگز نہیں کرے گی)	تَفْعَلُ (وہ ایک عورت کرتی ہے یا کرے گی)
لَنْ تَفْعَلَا (وہ دو عورتیں ہرگز نہیں کریں گی)	تَفْعَلَانِ (وہ دو عورتیں کرتی ہیں یا کریں گی)
لَنْ يَّفْعَلْنَ (وہ عورتیں ہرگز نہیں کریں گی)	يَفْعَلْنَ (وہ سب عورتیں کرتی ہیں یا کریں گی)

لَنْ تَفْعَلَ (تو ایک مرد ہرگز نہیں کرے گا)	تَفْعَلُ (تو ایک مرد کرتا ہے یا کرے گا)
لَنْ تَفْعَلَا (تم دو مرد ہرگز نہیں کرو گے)	تَفْعَلَانِ (تم دو مرد کرتے ہو یا کرو گے)
لَنْ تَفْعَلُوْا (تم سب مرد ہرگز نہیں کرو گے)	تَفْعَلُوْنَ (تم سب مرد کرتے ہو یا کرے گے)

لَنْ تَفْعَلِيْ (تو ایک عورت ہرگز نہیں کرے گی)	تَفْعَلِيْنَ (تو ایک عورت کرتی ہے یا کرے گی)
لَنْ تَفْعَلَا (تم دو عورتیں ہرگز نہیں کرو گی)	تَفْعَلَانِ (تم دو عورتیں کرتی ہو یا کرو گی)
لَنْ تَفْعَلْنَ (تم سب عورتیں ہرگز نہیں کرو گی)	تَفْعَلْنَ (تم سب عورتیں کرتی ہو یا کرو گی)

لَنْ أَفْعَلَ (میں ہرگز نہیں کروں گا/گی)	أَفْعَلُ (میں کرتا/کرتی ہوں یا کروں گا/گی)
لَنْ نَّفْعَلَ (ہم ہرگز نہیں کریں گے/گی)	نَفْعَلُ (ہم کرتے/کرتی ہیں یا کریں گے/گی)

۴۲ : ۳ امید ہے کہ مذکورہ گردانوں میں آپ نے نوٹ کرلیا ہوگا (۱) لام کلمہ کے ضمہ (پیش) والے صیغوں میں اب فتحہ (زبر) آگئی (۲) جمع مونث کے دونوں صیغوں نے تبدیلی قبول نہیں کی اور ان کے نون نسوہ برقرار رہے۔ جبکہ (۳) باقی سات صیغوں سے ان کے نون اعرابی گر گئے۔ یہاں ایک اور اہم بات یہ بھی نوٹ کرلیں کہ جمع مذکر سالم کے دونوں صیغوں سے جب نون اعرابی گرتا ہے (یعنی مضارع منصوب یا مجزوم میں) تو ان کے آگے ایک الف کا اضافہ کردیا جاتا ہے۔ یہ الف پڑھا نہیں جاتا صرف لکھا جاتا ہے۔ یعنی يَفْعَلُوْنَ اور تَفْعَلُوْنَ سے نون اعرابی گرنے کے

بعد انہیں یَفْعَلُوْ اور تَفْعَلُوْ ہونا چاہئے تھا لیکن ان کے آگے ایک الف کا اضافہ کر کے یَفْعَلُوْا اور تَفْعَلُوْا لکھا جاتا ہے۔

۴۲ : ۴ یہی قاعدہ فعل ماضی کے صیغہ جمع مذکر غائب (فَعَلُوْا) کا بھی تھا۔ جمع مذکر کے ان سب صیغوں میں آنے والی واؤ کو "وَاوُ الْجَمْعِ" کہتے ہیں۔ نوٹ کر لیں کہ اگر واو الجمع والے صیغہ فعل (ماضی یا مضارع منصوب و مجزوم) کے بعد اگر کوئی ضمیر مفعول بن کر آئے تو یہ الف نہیں لکھا جاتا۔ مثلاً ضَرَبُوْہُ (ان سب مردوں نے اسے مارا)۔ اسی طرح لَنْ یَّنْصُرُوْہُ (وہ سب مرد اس کی ہرگز مدد نہیں کریں گے)۔

۴۲ : ۵ یہ بھی نوٹ کیجئے کہ واوُ الجمع کے آگے ایک زائد الف لکھنے کا قاعدہ صرف افعال میں جمع مذکر کے صیغوں کے لئے ہے۔ کسی اسم کے جمع مذکر سالم سے بھی ـــــ جب وہ مضاف بنتا ہے ـــــ نون اعرابی گرتا ہے لیکن وہاں الف کا اضافہ نہیں ہوتا۔ یعنی مُسْلِمُوْن سے مُسْلِمُوْ ہوگا۔ جیسے مُسْلِمُوْ مَدِیْنَۃٍ (کسی شہر کے مسلمان)۔ اسی طرح صَالِحُوْنَ سے صَالِحُوْ ہوگا۔ جیسے صَالِحُو الْمَدِیْنَۃِ (مدینہ کے نیک لوگ) وغیرہ۔

۴۲ : ۶ لَنْ کے علاوہ باقی تین نواصب مضارع (جو شروع میں دیئے گئے ہیں) بھی جب مضارع پر داخل ہوتے ہیں تو اسے نصب دیتے ہیں اور اس کے مختلف صیغوں میں اوپر بیان کردہ تبدیلیاں لاتے ہیں۔ یعنی ان کے ساتھ بھی مضارع کی گردان اسی طرح ہوگی جیسے لَنْ کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ اب آپ ان حروف کے معانی اور مضارع کے ساتھ ان کے استعمال سے پیدا ہونے والی معنوی تبدیلی کو سمجھ لیں۔

۴۲ : ۷ حرف اَنْ (کہ) کسی فعل کے بعد آتا ہے۔ جیسے اَمَرْتُہٗ اَنْ یَّذْھَبَ (میں نے اسے حکم دیا کہ وہ جائے)۔ جبکہ حرف اِذَنْ (تب تو، پھر تو) ـــــ جو قرآن میں اِذًا لکھا جاتا ہے ـــــ سے پہلے ایک جملہ آتا ہے جس کا نتیجہ یا ردعمل اِذَنْ سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ یعنی اِذَنْ یَنْجِحَ (پھر تو وہ کامیاب ہوگا) یا اِذَنْ تَفْرَحُوْا (تب تو تم سب خوش ہو

جاؤ گے) وغیرہ سے قبل کوئی جملہ تھا جس کا نتیجہ یا رد عمل اِذَنْ کے بعد آیا ہے۔ اور آخری حرف کَیْ (تاکہ) بھی کسی فعل کے بعد آتا ہے اور اس فعل کا مقصد بیان کرتا ہے۔ مثلاً اَقْرَءُ الْقُرْآنَ کَیْ اَفْهَمَهٗ (میں قرآن پڑھتا ہوں تاکہ میں اسے سمجھوں) وغیرہ۔ جیسا کہ پہلے بتایا گیا کہ اصل نواصب مضارع تو مذکورہ بالا یہی چار حروف ہیں۔ ان کے علاوہ جو دو حروف ناصب ہیں' دراصل ان کے ساتھ مذکورہ چار نواصب میں سے کوئی ایک "مُقَدَّرْ" (یعنی خود بخود موجود یا Understood) ہوتا ہے۔ وہ دو حروف یہ ہیں : (۱) "لِ" (تاکہ) اور (۲) "حتّٰی" (یہاں تک کہ)۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۸ : ۴۲ "لِ" کو لام کَیْ کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ کَیْ (تاکہ) کا ہی کام دیتا ہے۔ معنی کے لحاظ سے بھی اور مضارع کو منصوب کرنے کے لحاظ سے بھی۔ جیسے مَنَحْتُكِ كِتَابًا لِتَقْرَئِيْ (میں نے تجھ عورت کو ایک کتاب دی تاکہ تو پڑھے)۔ نوٹ کر لیں کہ "لِ"۔ "کَیْ" اور "لِکَیْ" ایک ہی طرح استعمال ہوتے ہیں۔

۹ : ۴۲ بعض دفعہ "لِ"۔ "اَنْ" کے ساتھ مل کر بصورت "لِاَنْ" (تاکہ) بھی استعمال ہوتا ہے۔ "لِاَنْ" عموماً مضارع منفی سے پہلے آتا ہے اور اس صورت میں "لِاَنْ لَا" کو "لِئَلَّا" لکھتے اور پڑھتے ہیں۔ مثلاً مَنَحْتُكَ كِتَابًا لِئَلَّا تَجْهَلَ (میں نے تجھ کو ایک کتاب دی تاکہ تو جاہل نہ رہے)۔

۱۰ : ۴۲ اس طرح کا دوسرا ناصب مضارع "حتّٰی" ہے۔ یہ بھی دراصل "حتّٰی اَنْ" (یہاں تک کہ) ہوتا ہے جس میں اَنْ محذوف (غیر مذکور) ہو جاتا ہے اور صرف "حتّٰی" استعمال ہوتا ہے لیکن مضارع کو نصب اسی محذوف اَنْ کی وجہ سے آتی ہے۔ جیسے حتّٰی یَفْرَحَ (یہاں تک کہ وہ خوش ہو جائے)۔ نوٹ کر لیں کہ حتّٰی کا استعمال بھی اِذَنْ اور کَیْ کی طرح ایک سابقہ جملہ کے بعد آنے والے جملے میں ہوتا ہے کیونکہ یہ شروع میں نہیں آسکتے۔ ناصب مضارع ہونے کے علاوہ بھی "حتّٰی" کے کچھ اور استعمالات ہیں جو آپ آگے چل کر پڑھیں گے (ان شاء اللہ)

ذخیرۂ الفاظ

اَذِنَ(س) = اجازت دینا	اَمَرَ(ن) = حکم دینا
بَرِحَ(س) = ٹلنا۔ ہٹنا	قَرَعَ(ف) = کھٹکھٹانا
بَلَغَ(ن) = پہنچنا	ذَبَحَ(ف) = ذبح کرنا
حَزَنَ(ن) = غمگین کرنا	حَزِنَ(س) = غمگین ہونا
لَعِقَ(س) = چاٹنا	نَفَعَ(ف) = فائدہ دینا
مَجْدٌ = بزرگی	اَعُوْذُ = میں پناہ مانگتا ہوں

مشق نمبر ۴۱ (الف)

مندرجہ ذیل افعال کی گردان کریں اور ہر صیغہ کے معنی لکھیں :

(۱) لَنْ یَّکْتُبَ (۲) اَنْ یَّضْرِبَ (۳) لِیَفْهَمَ

مشق نمبر ۴۱ (ب)

اردو میں ترجمہ کریں : (نمبر ۵ تا ۷ مِنَ الْقُرْآنِ ہیں)

(۱) لَنْ تَبْلُغَ الْمَجْدَ حَتّٰی تَلْعَقَ الصَّبْرَ

(۲) لِمَ لَا تَشْرَبُ اللَّبَنَ کَیْ یَنْفَعَكَ

(۳) کَانَ سَعِیْدٌ یَقْرَعُ الْبَابَ فَفَتَحْتُ لَهُ الْبَابَ لِیَدْخُلَ عَلَیْنَا

(۴) اَذِنْتُ لَهٗ لِئَلَّا یَحْزَنَ

(مِنَ الْقُرْاٰنِ)

(۵) قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً

(۶) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَکُوْنَ مِنَ الْجَاهِلِیْنَ

(۷) أُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَاللّٰهَ

عربی میں ترجمہ کریں :

(۱) میں آج ہر گز قہوہ نہیں پیوں گی۔

(۲) اللہ نے انسانوں کو پیدا کیا تاکہ وہ (سب) اس کی عبادت کریں۔

(۳) ہم قرآن پڑھتے ہیں تاکہ اس کو سمجھیں۔

(۴) وہ دونوں ہرگز نہ ٹلیں گے یہاں تک کہ تم ان کو اجازت دو۔

(۵) تم دروازہ کھٹکھٹا رہے تھے تو اس نے تمہارے لئے دروازہ کھول دیا تاکہ تم غمگین نہ ہو۔

مضارع مجزوم

۱ : ۴۳ گزشتہ سبق میں ہم بعض ایسے حروفِ عاملہ کا مطالعہ کر چکے ہیں جو مضارع کو نصب دیتے ہیں۔ اب اس سبق میں ہم نے بعض ایسے "عوامل" کا مطالعہ کرنا ہے جو مضارع کو جزم دیتے ہیں۔ ایسے حروف و اسماء کو "جَوَازِم مضارع" کہتے ہیں جو دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو صرف ایک فعل کو جزم دیتے ہیں اور دوسرے وہ جو دو فعلوں کو جزم دیتے ہیں۔

۲ : ۴۳ صرف ایک فعل کو جزم دینے والے حروف بھی نواصب کی طرح اصلاً تو چار ہی ہیں۔ یعنی (۱) لَمْ (۲) لَمَّا (۳) لِ (جسے "لام امر" کہتے ہیں) اور (۴) لَا (جسے "لائے نہی" کہتے ہیں)۔ جبکہ دو فعلوں کو جزم دینے والا اہم ترین حرف جازم تو "اِنْ" (اگر) شرطیہ ہے البتہ بعض اسماء استفہام مثلاً مَنْ، مَا، مَتٰی، اَیْنَ، اَیَّانَ، اَیٌّ وغیرہ بھی مضارع کے دو فعلوں کو جزم دیتے ہیں۔ اور اس وقت ان کو بھی "اَسماءُ الشرط" کہتے ہیں۔ یہ سب جملہ شرطیہ میں استعمال ہوتے ہیں اور شرط اور جواب شرط میں آنے والے دونوں مضارع افعال کو جزم دیتے ہیں۔ اس سبق میں ہم ایک فعل مضارع کو جزم دینے والے حروف جازمہ میں سے صرف پہلے دو یعنی لَمْ اور لَمَّا کے استعمال اور معنی کی بات کریں گے۔ باقی دو حروف یعنی لام امر اور لائے نہی پر ان شاء اللہ فعل امر اور فعل نہی کے اسباق میں بات ہو گی۔

۳ : ۴۳ کسی فعل مضارع پر جب "لَمْ" داخل ہوتا ہے تو وہ بھی اعرابی اور معنوی دونوں تبدیلیاں لاتا ہے۔ اعرابی تبدیلی یہ آتی ہے کہ مضارع مجزوم ہو جاتا ہے۔ یعنی اس کے لام کلمہ پر ضمہ (پیش) والے صیغوں میں علامت سکون (جزم) لگ جاتی ہے۔ اور نون النسوہ کے علاوہ باقی صیغوں میں "نون اعرابی" گر جاتا ہے۔

۴ : ۴۳ حرف ناصب لَنْ کی طرح حرف جازم لَمْ کے بھی الگ کوئی معنی نہیں ہیں مگر جب یہ (لَمْ) مضارع پر داخل ہوتا ہے تو لَنْ ہی کی مانند دو طرح کی معنوی تبدیلی لاتا ہے۔ اولاً یہ کہ مضارع میں زوردار نفی کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں اور ثانیاً یہ کہ مضارع کے معنی ماضی کے ساتھ مخصوص ہو جاتے ہیں۔ مثلاً لَمْ یَفْعَلْ (اس نے کیا ہی نہیں)۔ ماضی کے شروع میں "مَا" لگانے سے بھی ماضی منفی ہو جاتا ہے جیسے مَا فَعَلَ (اس نے نہیں کیا)۔ مگر "لَمْ" میں زور اور تاکید کے ساتھ نفی کا مفہوم ہوتا ہے۔ جسے ہم اردو میں "ہی" اور "بالکل" کے ذریعے ظاہر کرتے ہیں یعنی لَمْ یَفْعَلْ کا درست ترجمہ ہوگا "اس نے کیا ہی نہیں" یا "اس نے بالکل نہیں کیا"۔ اب ہم ذیل میں مضارع مرفوع اور مضارع مجزوم کی گردان دے رہے ہیں تاکہ آپ ہر صیغہ میں ہونے والی تبدیلیوں کو ذہن نشین کرلیں۔

مضارع مرفوع	مضارع مجزوم
یَفْعَلُ (وہ ایک مرد کرتا ہے یا کرے گا)	لَمْ یَفْعَلْ (اس ایک مرد نے کیا ہی نہیں)
یَفْعَلَانِ	لَمْ یَفْعَلَا
یَفْعَلُوْنَ	لَمْ یَفْعَلُوْا

تَفْعَلُ (وہ ایک عورت کرتی ہے یا کرے گی)	لَمْ تَفْعَلْ (اس ایک عورت نے کیا ہی نہیں)
تَفْعَلَانِ	لَمْ تَفْعَلَا
یَفْعَلْنَ	لَمْ یَفْعَلْنَ

تَفْعَلُ (تو ایک مرد کرتا ہے یا کریگا)	لَمْ تَفْعَلْ (تو ایک مرد نے کیا ہی نہیں)
تَفْعَلَانِ	لَمْ تَفْعَلَا
تَفْعَلُوْنَ	لَمْ تَفْعَلُوْا

مضارع مرفوع	مضارع مجزوم
تَفْعَلِيْنَ (تو ایک عورت کرتی ہے یا کرے گی)	لَمْ تَفْعَلِيْ (تو ایک عورت نے کیا ہی نہیں)
تَفْعَلَانِ	لَمْ تَفْعَلَا
تَفْعَلْنَ	لَمْ تَفْعَلْنَ
اَفْعَلُ (میں کرتا ہوں یا کروں گا)	لَمْ اَفْعَلْ (میں نے کیا ہی نہیں)
نَفْعَلُ	لَمْ نَفْعَلْ

۴۳ : ۵ امید ہے کہ مذکورہ بالا گردانوں کے تقابل سے آپ نے مندرجہ ذیل باتیں نوٹ کرلی ہوں گی۔

(۱) جن صیغوں میں مضارع کے لام کلمہ پر ضمہ (پیش) ہے وہاں لَمْ داخل ہونے کی وجہ سے لام کلمہ پر علامت سکون آگئی۔

(۲) جن سات صیغوں میں نون اعرابی آتے ہیں ان سب میں لَمْ داخل ہونے کی وجہ سے نون اعرابی گر گئے۔

(۳) جمع مذکر غائب اور مخاطب کے صیغوں سے جب نون اعرابی گرا تو اس کی آخری واوَ (واوَ الجمع) کے بعد حسب قاعدہ ایک الف کا اضافہ کر دیا گیا جو پڑھا نہیں جاتا۔

(۴) جمع مؤنث غائب اور مخاطب کے دونوں صیغوں میں "نون النسوہ" نے کوئی تبدیلی قبول نہیں کی۔

۴۳ : ۶ دوسرا حرف جازم "لَمَّا" ہے۔ بحیثیتِ جازم اس کا ترجمہ "ابھی تک نہیں....." کرسکتے ہیں۔ (خیال رہے لَمَّا کے کچھ اور معنی بھی ہیں جو ان شاء اللہ ہم آگے چل کر پڑھیں گے)۔ مضارع پر جب لَمَّا داخل ہوتا ہے تو اس میں معنوی تبدیلی یہ لاتا ہے کہ ماضی کے ساتھ "ابھی تک نہیں" کا مفہوم پیدا ہوتا ہے۔ مثلاً

لَمَّا یَفْعَلْ (اس ایک مرد نے ابھی تک نہیں کیا)۔

۷ : ۴۳ دو فعلوں کو جزم دینے والے حروف و اسماء میں سے ہم یہاں صرف اہم ترین حرف "اِنْ" (اگر) شرطیہ کا ذکر کریں گے۔ باقی کے استعمال آپ آگے چل کر پڑھیں گے۔ تاہم اگر آپ نے اِنْ کا استعمال سمجھ لیا تو باقی حروف و اسماءِ شرط کا استعمال سمجھ لینا کچھ بھی مشکل نہ ہو گا۔

۸ : ۴۳ اِنْ (اگر) بلحاظ عمل جازم مضارع ہے اور بلحاظ معنی حرف شرط ہے۔ جس جملہ میں اِنْ آئے وہ جملہ شرطیہ ہوتا ہے جس کا پہلا حصہ "بیان شرط" یا صرف "شرط" کہلاتا ہے۔ اس کے بعد لازماً ایک اور جملہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ جسے "جواب شرط" یا "جزاء" کہتے ہیں۔ مثلاً "اگر تو مجھے مارے گا —— تو میں تجھے ماروں گا"۔ اس میں پہلا حصہ "اگر تو مجھے مارے گا" شرط ہے اور دوسرا حصہ "تو میں تجھے ماروں گا" جواب شرط یا جزاء ہے۔ اگر شرط اور جواب شرط دونوں میں فعل مضارع آئے (جیسا کہ عموماً ہوتا ہے) اور شرط بھی اِنْ سے بیان کرنی ہو تو شرط والے مضارع سے پہلے اِنْ لگے گا اور مضارع مجزوم ہو گا اور جواب شرط والا فعل مضارع خود بخود مجزوم ہو جائے گا۔ (یہی صورت تمام حروف شرط اور اسماء شرط میں بھی ہو گی) اس قاعدہ کی روشنی میں اب آپ مذکورہ جملہ "اگر تو مجھے مارے گا تو میں تجھے ماروں گا" کا عربی میں ترجمہ آسانی سے کر سکتے ہیں۔ یعنی اِنْ تَضْرِبْنِی اَضْرِبْكَ۔

۹ : ۴۳ اِنْ فعل ماضی پر بھی داخل ہوتا ہے لیکن —— فعل ماضی کے مبنی ہونے کی وجہ سے اس میں کوئی اعرابی تغیر نہیں ہوتا۔ البتہ اِنْ کی وجہ سے معنوی تبدیلی یہ آتی ہے کہ ماضی میں مستقبل کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں کیونکہ شرط کا تعلق تو مستقبل سے ہی ہوتا ہے۔ مثلاً اِنْ قَرَأْتَ فَهِمْتَ (اگر تو پڑھے گا تو سمجھے گا)۔

ذخیرۂ الفاظ

بَذَلَ(ن) = خرچ کرنا	کَسِلَ(س) = سستی کرنا
نَدِمَ(س) = شرمندہ ہونا	نَظَرَ(ن) = دیکھنا
طَلَعَ(ن) = طلوع ہونا	جُهْدٌ = کوشش، محنت

مشق نمبر ۴۲ (الف)

مندرجہ ذیل افعال کی گردان کریں اور ہر صیغہ کے معنی لکھیں۔

(۱) لَمْ يَفْهَمْ (۲) لَمَّا يَكْتُبْ (۳) إِنْ يَضْرِبْ

مشق نمبر ۴۲ (ب)

اردو میں ترجمہ کریں :

(۱) إِنْ لَّمْ تَبْذُلْ جُهْدَكَ لَنْ تَنْجَحَ۔ (۲) إِنْ تَكْسَلْ تَنْدَمْ۔

(۳) إِنْ تَذْهَبْ إِلٰى حَدِيْقَةِ الْحَيْوَانَاتِ تَنْظُرْ عَجَائِبَ خَلْقِ اللّٰهِ۔

—مِنَ الْقُرْاٰنِ—

(۴) وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ۔ (۵) فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا۔

(۶) اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ (۷) إِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ۔

عربی میں ترجمہ کریں :

(۱) اگر تو میری مدد کرے گا تو میں تیری مدد کروں گا۔

(۲) ہم نے قہوہ بالکل نہیں پیا اور ہم اسے ہرگز نہیں پئیں گے۔

(۳) سورج اب تک طلوع نہیں ہوا۔

(۴) کیا ہم لوگوں کو معلوم نہیں کہ اللہ غفور، رحیم ہے۔

فعل مضارع کا تاکیدی اسلوب

۱ : ۴۴ اس کتاب کے حصہ اول کے سبق نمبر۱۲میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ جملہ اسمیہ میں اگر تاکید کا مفہوم پیدا کرنا ہو تو حرف "اِنَّ" کا استعمال ہوتا ہے۔ اب اس سبق میں ہم پڑھیں گے کہ کسی فعل مضارع میں اگر تاکید کا مفہوم پیدا کرنا ہو تو اس کا کیا طریقہ ہوگا۔ اس بات کو سمجھانے کے لئے ہم تھوڑا سا مختلف انداز اختیار کریں گے تاکہ بات پوری طرح ذہن نشین ہو جائے۔ پھر ہم آپ کو بتائیں گے کہ یہ عام طور پر کس طرح استعمال ہوتا ہے۔

۲ : ۴۴ دیکھیں یَفْعَلُ کے معنی ہیں "وہ کرتا ہے یا کرے گا" اب اگر اس میں تاکید کے معنی پیدا کرنا ہوں تو اس کے لام کلمہ کو فتحہ (زبر) دے کر ایک نون ساکن (جسے "نون خفیفہ" کہتے ہیں) بڑھا دیں گے۔ اس طرح یَفْعَلَنْ کے معنی ہو جائیں گے "وہ ضرور کرے گا"۔ اب اگر دوہری تاکید کرنی ہو تو نون ساکن کے بجائے نون مشدد (جسے "نون ثقیلہ" کہتے ہیں) بڑھائیں گے۔ اس طرح یَفْعَلَنَّ کے معنی ہوں گے "وہ ضرور ہی کرے گا"۔ اب اگر اس پر بھی مزید تاکید مقصود ہو تو مضارع سے قبل لام تاکید "لَ" کا اضافہ کر دیں تو یہ لَیَفْعَلَنَّ ہو جائے گا یعنی "وہ لازماً کرے گا"۔

۳ : ۴۴ وضاحت کے لئے مذکورہ بالا ترتیب اختیار کرنے سے دراصل یہ بات ذہن نشین کرانا مقصود تھا کہ فعل مضارع پر جب شروع میں لام تاکید اور آخر پر نون ثقیلہ لگا ہوا ہو تو یہ انتہائی تاکید کا اسلوب ہے۔ ورنہ نون خفیفہ اور ثقیلہ دونوں عام طور پر لام تاکید کے ساتھ ہی استعمال ہوتے ہیں۔ البتہ نون ثقیلہ یعنی لَیَفْعَلَنَّ کا اسلوب زیادہ مستعمل ہے جبکہ نون خفیفہ یعنی لَیَفْعَلَنْ کا استعمال کافی کم ہے اور دونوں سے ایک جیسی ہی تاکید ہوتی ہے۔

۴ : ۴۴ ایک اہم بات یہ نوٹ کرلیں کہ نون خفیفہ اور ثقیلہ کے بغیر اگر صرف

(ل) لام تاکید مضارع پر آئے تو اس کی وجہ سے نہ تو مضارع میں اعرابی تبدیلی آتی ہے اور نہ ہی تاکید کا مفہوم پیدا ہوتا ہے۔ البتہ مضارع زمانہ حال کے ساتھ مخصوص ہو جاتا ہے۔ یعنی لَیَفْعَلُ کے معنی ہوں گے "وہ کر رہا ہے"۔

۵ : ۴۴ لام تاکید اور نون خفیفہ یا ثقیلہ لگنے سے فعل مضارع کے صرف پہلے صیغہ میں ہی تبدیلی نہیں ہوتی بلکہ اس کی پوری گردان پر اثر پڑتا ہے۔ اب ہم ذیل میں لام تاکید اور نون ثقیلہ کے ساتھ مضارع کی گردان دے رہے ہیں تاکہ آپ مختلف صیغوں میں ہونے والی تبدیلی کو نوٹ کر لیں۔ اس کی وضاحت کے لئے پہلے کالم میں سادہ مضارع دیا گیا ہے۔ دوسرے کالم میں وہ شکل دی گئی ہے جو بظاہر تبدیلی کے بغیر ہونی چاہئے تھی۔ تیسرے کالم میں وہ شکل دی گئی ہے جو تبدیلی کی وجہ سے مستعمل ہے اور آخری کالم میں ہونے والی تبدیلی کی نشاندہی کی گئی ہے۔

۱	۲	۳	۴
يَفْعَلُ	لَيَفْعَلُ نَّ	لَيَفْعَلَنَّ	لام کلمہ مفتوح (زبر والا) ہو گیا۔
يَفْعَلَانِ	لَيَفْعَلَانِ نَّ	لَيَفْعَلَانِّ	نون اعرابی گر گیا اور نون ثقیلہ مکسور (زیر والا) ہو گیا
يَفْعَلُوْنَ	لَيَفْعَلُوْنَ نَّ	لَيَفْعَلُنَّ	واو الجمع اور نون اعرابی گر گئے۔
تَفْعَلُ	لَتَفْعَلُ نَّ	لَتَفْعَلَنَّ	لام کلمہ مفتوح ہو گیا۔
تَفْعَلَانِ	لَتَفْعَلَانِ نَّ	لَتَفْعَلَانِّ	یہاں بھی نون اعرابی گر گیا اور نون ثقیلہ مکسور ہو گیا
يَفْعَلْنَ	لَيَفْعَلْنَ نَّ	لَيَفْعَلْنَانِّ	یہاں نون النسوہ نہیں گرا۔ اسے نون ثقیلہ سے ملانے کے لئے ایک الف کا اضافہ کیا گیا اور نون ثقیلہ مکسور ہو گیا۔
تَفْعَلُ	لَتَفْعَلُ نَّ	لَتَفْعَلَنَّ	لام کلمہ مفتوح ہو گیا۔
تَفْعَلَانِ	لَتَفْعَلَانِ نَّ	لَتَفْعَلَانِّ	نون اعرابی گر گیا اور نون ثقیلہ مکسور ہو گیا
تَفْعَلُوْنَ	لَتَفْعَلُوْنَ نَّ	لَتَفْعَلُنَّ	واو الجمع اور نون اعرابی گر گئے۔

تَفْعَلِيْنَ	لَتَفْعَلِيْنَ نَّ	لَتَفْعَلِنَّ	یہاں ی اور نون اعرابی گر گئے۔
تَفْعَلاَنِ	لَتَفْعَلانِ نَّ	لَتَفْعَلاَنِّ	نون اعرابی گر گیا اور نون ثقیلہ مکسور ہو گیا
تَفْعَلْنَ	لَتَفْعَلْنَ نَّ	لَتَفْعَلْنَانِّ	نون النسوہ نہیں گرا۔ اسے نون ثقیلہ سے ملانے کے لئے ایک الف کا اضافہ کیا گیا اور نون ثقیلہ مکسور ہو گیا
اَفْعَلُ	لَاَفْعَلُ نَّ	لَاَفْعَلَنَّ	لام کلمہ مفتوح ہو گیا
نَفْعَلُ	لَنَفْعَلُ نَّ	لَنَفْعَلَنَّ	لام کلمہ مفتوح ہو گیا

۴۴ : ۶ نون ثقیلہ قرآن مجید میں کافی استعمال ہوا ہے۔ اس لئے مناسب ہے کہ اس کے واحد اور جمع کے صیغوں میں فرق اچھی طرح ذہن نشین کر لیں۔ دیکھیں لَيَفْعَلَنَّ میں لام کلمہ کی فتحہ (زبر) بتا رہی ہے کہ مذکر غائب میں یہ واحد کا صیغہ ہے۔ جبکہ لَيَفْعَلُنَّ میں لام کلمہ کی ضمہ (پیش) بتا رہی ہے کہ مذکر غائب میں یہ جمع کا صیغہ ہے۔ اسی طرح آپ لَتَفْعَلَنَّ میں لام کلمہ کی فتحہ (زبر) سے پہچانیں گے کہ یہ مؤنث غائب یا مذکر مخاطب میں واحد کا صیغہ ہے۔ جبکہ لَتَفْعَلُنَّ میں لام کلمہ کی ضمہ (پیش) سے پہچانیں گے کہ یہ مذکر مخاطب میں جمع کا صیغہ ہے۔ لیکن متکلم کے واحد اور جمع دونوں صیغوں میں لام کلمہ پر فتحہ (زبر) رہتی ہے' کیونکہ ان میں علامت مضارع سے تمیز ہو جاتی ہے یعنی لَاَفْعَلَنَّ (واحد) اور لَنَفْعَلَنَّ (جمع)۔ یہ بھی نوٹ کر لیں کہ اگر لام کلمہ پر کسرہ (زیر) ہو تو وہ واحد مؤنث مخاطب کا صیغہ ہو گا۔

۴۴ : ۷ نون خفیفہ کی گردان نسبتاً آسان ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ لام تاکید اور نون خفیفہ کے ساتھ مضارع کے تمام صیغے استعمال نہیں ہوتے۔ ذیل میں ہم اس کی گردان دے رہے ہیں۔ جو صیغے استعمال نہیں ہوتے ان کے آگے کراس (x) لگا دیا گیا ہے۔ اس میں بھی کالم کی ترتیب وہی ہے جو ثقیلہ کی گردان میں ہے۔

۴	۳	۲	۱
لام کلمہ مفتوح ہوگیا۔	لَیَفْعَلَنْ	لَیَفْعَلُ نْ	یَفْعَلُ
x	x	x	یَفْعَلاَنِ
واو الجمع اور نون اعرابی گر گئے۔	لَیَفْعَلُنْ	لَیَفْعَلُوْنَ نْ	یَفْعَلُوْنَ
لام کلمہ مفتوح ہوگیا۔	لَتَفْعَلَنْ	لَتَفْعَلُ نْ	تَفْعَلُ
x	x	x	تَفْعَلاَنِ
x	x	x	تَفْعَلْنَ
لام کلمہ مفتوح ہوگیا۔	لَتَفْعَلَنْ	لَتَفْعَلُ نْ	تَفْعَلُ
x	x	x	تَفْعَلاَنِ
واو الجمع اور نون اعرابی گر گئے۔	لَتَفْعَلُنْ	لَتَفْعَلُوْنَ نْ	تَفْعَلُوْنَ
"ی" اور نون اعرابی گر گئے۔	لَتَفْعَلِنْ	لَتَفْعَلِیْنَ نْ	تَفْعَلِیْنَ
x	x	x	تَفْعَلاَنِ
x	x	x	تَفْعَلْنَ
لام کلمہ مفتوح ہوگیا	لَاَفْعَلَنْ	لَاَفْعَلُ نْ	اَفْعَلُ
لام کلمہ مفتوح ہوگیا	لَنَفْعَلَنْ	لَنَفْعَلُ نْ	نَفْعَلُ

۸ : ۴۴ نوٹ کرلیں کہ قرآن مجید کی خاص املاء میں نون خفیفہ کے نون ساکن کو عموماً تنوین سے بدل دیتے ہیں۔ جیسے لَیَکُوْنَنْ کی بجائے لَیَکُوْنًا (وہ ضرور ہو گا) اور لَنَسْفَعَنْ کی بجائے لَنَسْفَعًا (ہم ضرور گھسیٹیں گے) وغیرہ۔

مشق نمبر ۴۳ (الف)

مندرجہ ذیل افعال سے نون ثقیلہ کی گردان لکھیں اور ہر صیغہ کے معنی لکھیں :

۱۔دَخَلَ(ن) = داخل ہونا۔ ۲۔حَمَلَ(ض) = اٹھانا۔ ۳۔رَفَعَ(ف) = بلند کرنا

مشق نمبر ۴۳ (ب)

مندرجہ ذیل افعال کا پہلے مادہ اور صیغہ بتائیں اور پھر ترجمہ کریں :

(i) لَاَکْتُبَنَّ (ii) لَنَذْهَبَنَّ (iii) لَتَحْضُرَنَّ (iv) لَيَسْمَعْنَانِّ (v) لَيَنْصُرُنَّ (vi) لَتَحْمِلُنَّ (vii) لَتَحْمِلَنَّ (viii) لَتَدْخُلِنَّ (ix) لَتَرْفَعْنَانِّ (x) لَتَرْفَعَانِّ۔

مشق نمبر ۴۳ (ج)

اردو میں ترجمہ کریں۔

(۱) لَاَكْتُبَنَّ الْيَوْمَ مَكْتُوْبًا اِلٰى مُعَلِّمِىْ۔ (۲) لَنَذْهَبَنَّ غَدًا اِلَى الْحَدِيْقَةِ۔

—— (مِنَ الْقُرْآنِ) ——

(۳) لَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ۔

(۴) لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔

(۵) فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ۔

(۶) وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ۔

فعل امر حاضر

۱ : ۴۵ اب تک ہم نے فعل ماضی اور فعل مضارع کے استعمال کے متعلق کچھ قواعد سیکھے ہیں۔ اب ہمیں فعل امر سیکھنا ہے۔ جس فعل میں کسی کام کے کرنے کا حکم پایا جائے اسے فعل امر کہتے ہیں۔ مثلاً ہم کہتے ہیں "تم یہ کرو"۔ اس میں ایسے شخص کے لئے حکم ہے جو حاضر یعنی سامنے موجود ہے۔ یا ہم کہتے ہیں "اسے چاہیئے کہ وہ یہ کرے"۔ اس میں ایسے شخص کے لئے حکم ہے جو غائب ہے یعنی سامنے موجود نہیں ہے۔ اسی طرح ہم کہتے ہیں کہ "مجھ پر یہ لازم ہے کہ میں یہ کروں"۔ اس میں خود متکلم کے لئے ایک طرح سے حکم ہے۔ اب اس سبق میں ہم پہلے صیغہ حاضر سے فعل امر بنانے کا طریقہ سیکھیں گے۔

۲ : ۴۵ فعل امر کے ضمن میں ایک اہم بات یہ بھی نوٹ کر لیں کہ یہ ہمیشہ فعل مضارع میں کچھ تبدیلیاں کر کے بنایا جاتا ہے۔ اب امر حاضر بنانے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کرنے ہوں گے :

(۱) صیغہ حاضر کی علامت مضارع (ت) ہٹا دیں۔

(۲) علامت مضارع ہٹانے کے بعد مضارع کا پہلا حرف ساکن آئے گا۔ اسے پڑھنے کے لئے اس سے پہلے ایک ہمزۃ الوصل لگا دیں۔

(۳) مضارع کے عین کلمہ پر اگر ضمہ (پیش) ہے تو ہمزۃ الوصل پر بھی ضمہ (پیش) لگا دیں اور اگر مضارع کے عین کلمہ پر فتحہ (زبر) یا کسرہ (زیر) ہے تو ہمزۃ الوصل کو کسرہ (زیر) دیں۔

(۴) مضارع کے لام کلمے کو مجزوم کر دیں۔

مندرجہ بالا چار قواعد کی روشنی میں تَنْصُرُ سے فعل امر اُنْصُرْ (تو مدد کر)

تَذْھَبُ سے اِذْھَبْ (تو جا) اور تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ (تو مار) ہو جائے گا۔

۴۵ : ۳ . ظاہر ہے کہ فعل امر حاضر کی گردان کے کل صیغے چھ ہی ہوں گے۔ امر حاضر کی مکمل گردان درج ذیل ہے :

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	اِفْعَلْ	اِفْعَلَا	اِفْعَلُوْا
مخاطب	تو (ایک مرد) کر	تم (دو مرد) کرو	تم (سب مرد) کرو
مؤنث	اِفْعَلِیْ	اِفْعَلَا	اِفْعَلْنَ
	تو (ایک عورت) کر	تم (دو عورتیں) کرو	تم (سب عورتیں) کرو

۴۵ : ۴ اس بات کو یاد رکھیں کہ فعل امر کا ابتدائی الف چونکہ ہمزۃ الوصل ہوتا ہے اس لئے ماقبل سے ملا کر پڑھتے وقت یہ تلفظ میں گر جاتا ہے جبکہ تحریراً موجود رہتا ہے۔ مثلاً اُنْصُرْ سے وَانْصُرْ اور اِضْرِبْ سے وَاضْرِبْ وغیرہ۔

ذخیرۂ الفاظ

تَعَالَ = تو (ایک مرد) آ	هُنَاكَ = وہاں
قَرَءَ (ف) = پڑھنا	هٰهُنَا = یہاں
جَعَلَ (ف) = بنانا	رَزَقَ (ن) = عطا کرنا، دینا
قَنَتَ (ن) = عبادت کرنا	سَجَدَ (ن) = سجدہ کرنا
رَكَعَ (ف) = رکوع کرنا	نَظَرَ (ن) = دیکھنا

مشق نمبر ۴۴ (الف)

مندرجہ ذیل افعال سے امر حاضر کی گردان کریں اور ہر صیغہ کے معنی لکھیں :

۱۔ عَبَدَ(ن) = عبادت کرنا ۲۔ شَرِبَ(س) = پینا ۳۔ جَعَلَ(ف) = بنانا

مشق نمبر ۴۴ (ب)

مندرجہ ذیل جملوں کا اردو میں ترجمہ کریں :

(۱) تَعَالَ یَا مَحْمُوْدُ وَاجْلِسْ عَلَی الْکُرْسِیِّ فَاشْرَبِ الْقَهْوَةَ۔

(۲) یَا اَحْمَدُ! اِقْرَاْ شَیْئًا مِنَ الْقُرْاٰنِ لِاَسْمَعَ قِرَاءَتَكَ۔

——(مِنَ الْقُرْآنِ)——

(۳) یٰاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ۔

(۴) رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرَاتِ۔

(۵) یٰمَرْیَمُ اقْنُتِیْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِیْ وَارْکَعِیْ مَعَ الرّٰکِعِیْنَ۔

مشق نمبر ۴۴ (ج)

مذکورہ بالا جملوں کے درج ذیل الفاظ کی اعرابی حالت بیان کریں نیز اس کی وجہ بھی بتائیں۔

(۱) وَاجْلِسْ (۲) فَاشْرَبِ (۳) الْقَهْوَةَ (۴) اِقْرَاْ (۵) لِاَسْمَعَ (۶) قِرَاءَتَكَ
(۷) بَلَدًا اٰمِنًا (۸) وَارْزُقْ (۹) وَاسْجُدِیْ (۱۰) الرّٰکِعِیْنَ

فعل امرِ غائب و متکلّم

۱ : ۴۶ صیغہ غائب اور متکلم میں جو فعل امر بنتا ہے اسے "امرِ غائب" کہتے ہیں۔ عربی گرامر میں صیغہ متکلم کے "امر" کو امرغائب میں اس لئے شمار کیا جاتا ہے کہ دونوں (امرغائب یا متکلم) کے بنانے کا طریقہ ایک ہی ہے۔

۲ : ۴۶ پیراگراف ۲ : ۴۳ میں ہم نے کہا تھا کہ مضارع کو جزم دینے والے حروف "لامِ امر" اور "لائے نہی" پر آگے بات ہو گی۔ اب یہاں نوٹ کیجئے کہ "امر غائب" اسی لامِ امر (لِ) سے بنتا ہے۔ اور اس کا اردو ترجمہ "چاہئے کہ" سے کیا جاتا ہے۔ اس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ فعل مضارع کے صیغہ غائب اور متکلم کے شروع میں (علامت مضارع گرائے بغیر) لامِ امر (لِ) لگادیں اور مضارع کا لام کلمہ مجزوم کردیں۔ جیسے یَنْصُرُ (وہ مدد کرتا ہے) سے لِیَنْصُرْ (اسے چاہئے کہ مدد کرے)۔ امرغائب کی مکمل گردان (متکلم کے صیغوں کے ساتھ) درج ذیل ہے۔

لِیَفْعَلْ	لِیَفْعَلَا	لِیَفْعَلُوْا
اس (ایک مرد) کو چاہئے کہ کرے	ان (دو مردوں) کو چاہئے کہ کریں	ان (سب مردوں) کو چاہئے کہ کریں
لِتَفْعَلْ	لِتَفْعَلَا	لِیَفْعَلْنَ
اس (ایک عورت) کو چاہئے کہ کرے	ان (دو عورتوں) کو چاہئے کہ کریں	ان (سب عورتوں) کو چاہئے کہ کریں
لِاَفْعَلْ	لِنَفْعَلْ	لِنَفْعَلْ
مجھے چاہئے کہ کروں	ہم (دو) کو چاہئے کہ کریں	ہم (سب) کو چاہئے کہ کریں

۳ : ۴۶ اب تک آپ چار عدد "لام" پڑھ چکے ہیں (ایک عدد "لَ" اور تین عدد "لِ")۔ یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان کا اکٹھا جائزہ لے لیا جائے تاکہ ذہن میں

کوئی الجھن باقی نہ رہے۔

(۱) لام تاکید (لَ) : زیادہ تر یہ مضارع پر نون خفیفہ اور ثقیلہ کے ساتھ آتا ہے۔ اور تاکید کا مفہوم دیتا ہے۔ اگر سادہ مضارع پر آئے تو صرف اس کے مفہوم کو زمانہ حال کے ساتھ مخصوص کرتا ہے۔

(۲) حرفِ جار (لِ) : یہ اسم پر آتا ہے اور اپنے بعد آنے والے اسم کو جر دیتا ہے۔ اس کے معنی عموماً "کے لئے" ہوتے ہیں۔ جیسے لِمُسْلِمٍ (کسی مسلمان کے لئے)۔

(۳) لامِ کَیْ (لِ) : یہ مضارع کو نصب دیتا ہے اور "تاکہ" کے معنی دیتا ہے۔ جیسے لِیَسْمَعَ (تاکہ وہ سنے)۔

(۴) لام امر (لِ) : یہ مضارع کو مجزوم کرتا ہے اور "چاہئے کہ" کے معنی دیتا ہے۔ جیسے لِیَسْمَعْ (اسے چاہئے کہ وہ سنے)۔

۴ : ۴۶ فعل مضارع کے جن پانچ صیغوں میں لام کلمہ پر ضمہ (پیش) ہوتی ہے ان میں لام کَیْ اور لام امر کی پہچان آسان ہے جیسا کہ لِیَسْمَعَ اور لِیَسْمَعْ کی مثالوں میں آپ نے دیکھ لیا۔ لیکن باقی صیغوں میں مضارع منصوب اور مجزوم ہم شکل ہوتے ہیں جیسے لِیَسْمَعُوْا۔ اب یہ کیسے پہچانا جائے کہ اس پر لام کَیْ لگا ہے یا لام امر؟ اس ضمن میں نوٹ کرلیں کہ عموماً عبارت کے سیاق و سباق اور جملہ کے مفہوم سے ان دونوں کی پہچان مشکل نہیں ہوتی۔ البتہ اگر آپ لام کَیْ اور لام امر کے استعمال میں ایک اہم فرق ذہن نشین کرلیں تو انہیں پہچاننے میں آپ کو مزید آسانی ہو جائے گی۔

۵ : ۴۶ لام کَیْ اور لام امر میں وہ اہم فرق یہ ہے کہ لام امر سے پہلے اگر وَ یا فَ آجائے تو لام امر ساکن ہو جاتا ہے جبکہ لام کَیْ ساکن نہیں ہوتا۔ مثلاً فَلْیَخْرُجْ (پس اس کو چاہئے کہ نکل جائے) وَلْیَکْتُبْ (اور اسے چاہئے کہ لکھے)۔ یہ دراصل فَلِیَخْرُجْ اور وَلِیَکْتُبْ ہی تھا مگر شروع میں فَ اور وَ نے آکر لام امر کو ساکن کر

دیا۔ جبکہ وَلِیَکْتُبْ کے معنی ہوں گے (اور تاکہ وہ لکھے)۔ نوٹ کریں کہ یہاں بھی شروع میں وَ آیا ہے لیکن اس نے لام کَیْ کو ساکن نہیں کیا۔ امید ہے کہ آپ لام امر اور لام کَیْ کے اس فرق کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں گے۔

ذخیرۂ الفاظ

رَحِمَ(س) = رحم کرنا	طُلاَّبٌ = طالب(علم) کی جمع
لَعِبَ(س) = کھیلنا	شَرَحَ(ف) = کھولنا، واضح کرنا
شَهِدَ(س+ ک) = گواہی دینا	رَكِبَ(س) = سوار ہونا
جَهَدَ(ف) = محنت کرنا	ضَحِكَ(س) = ہنسنا

مشق نمبر ۴۵ (الف)

مندرجہ ذیل افعال سے امر غائب و متکلم کی گردان کریں اور ہر صیغہ کے معنی لکھیں۔

(۱) اَكَلَ(ن)= کھانا (۲) سَبَحَ(ف)= تیرنا (۳) رَجَعَ(ض)=واپس آنا

مشق نمبر ۴۵ (ب)

<u>مندرجہ ذیل جملوں کا اردو میں ترجمہ کریں :</u>

(۱) اِرْحَمُوْا مَنْ فِی الْاَرْضِ لِيَرْحَمَكُمْ مَنْ فِی السَّمَاءِ۔

(۲) فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلاً۔ (مِنَ الْقُرْآنِ)

(۳) لِيَشْرَحِ الْمُعَلِّمُ الدَّرْسَ لِيَفْهَمَ الطُّلاَّبُ۔

(۴) لِنَعْبُدْ رَبَّنَا وَلْنَحْمَدْهُ۔

(۵) لِنَشْهَدْ اَنَّ اللّٰهَ رَبُّنَا لِنَدْخُلَ الْجَنَّةَ۔

(۶) فَلْيَنْصُرُوا الْمُسْلِمِيْنَ لِيَنْجَحُوْا۔

(۷) فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا۔ (مِنَ الْقُرْآنِ)

عربی میں ترجمہ کریں :

(۱) پس ان سب عورتوں کو چاہئے کہ وہ قرآن پڑھیں۔ (۲) ہمیں چاہئے کہ ہم عصر کے بعد کھیلیں (۳) اسے چاہئے کہ وہ محنت کرے تاکہ وہ کامیاب ہو جائے۔ (۴) ہمیں چاہئے کہ ہم کم ہنسیں (۵) اور ان سب (مردوں) کو چاہئے کہ وہ اپنے رب کی عبادت کریں تاکہ ان کا رب انہیں بخش دے۔

مشق نمبر ۴۵ (ج)

مذکورہ بالا جملوں کے درج ذیل افعال کا صیغہ ' اعرابی حالت اور اس کی وجہ بتائیں۔

(۱) اِرْحَمُوْا (۲) لِيَرْحَمَ (۳) فَلْيَضْحَكُوْا (۴) لِيَشْرَحِ (۵) لِيَفْهَمَ (۶) لِنَعْبُدْ (۷) لِنَدْخُلَ (۸) فَلْيَنْصُرُوْا (۹) لِيَنْجَحُوْا

فعل امر مجہول

۱ : ۴۷ اب تک ہم نے فعل امر کے جو صیغے سیکھے ہیں وہ فعل امر معروف کے تھے۔ اب ہم فعل امر مجہول بنانے کا طریقہ سیکھیں گے۔ لیکن آیئے اس سے پہلے اردو جملوں کی مدد سے ہم فعل امر معروف اور مجہول کے مفہوم کو ذہن نشین کر لیں۔ مثلاً ہم کہتے ہیں "محمود کو چاہئے کہ وہ دوا پئے"۔ یہ صیغہ غائب میں امر معروف ہے۔ لیکن اگر ہم کہیں "چاہئے کہ دوا پی جائے" تو یہ صیغہ غائب میں امر مجہول ہے۔ اسی طرح "تم مارو" یہ صیغہ حاضر میں امر معروف ہے۔ اور "چاہئے کہ تم مارے جاؤ" یہ صیغہ حاضر میں امر مجہول ہے۔

۲ : ۴۷ اب ہمیں یہ سیکھنا ہے کہ عربی میں امر مجہول کا مفہوم پیدا کرنے کا کیا طریقہ ہے۔ اس سلسلہ میں پہلی بات یہ نوٹ کریں کہ گزشتہ اسباق میں امر معروف بنانے کے لئے ہم نے مضارع معروف میں کچھ تبدیلی کی تھی۔ اسی طرح امر مجہول بنانے کے لئے جو بھی تبدیلی ہوگی وہ مضارع مجہول میں ہو گی۔ یعنی امر معروف مضارع معروف سے اور امر مجہول مضارع مجہول سے بنتا ہے۔

۳ : ۴۷ دوسری بات یہ نوٹ کریں کہ امر معروف بناتے وقت صیغہ حاضر اور صیغہ غائب و متکلم دونوں کا طریقہ علیحدہ علیحدہ تھا۔ یعنی صیغہ حاضر میں علامت مضارع (ت) گرا کر اور ہمزۃ الوصل لگا کر فعل مضارع کو مجزوم کرتے تھے جبکہ صیغہ غائب و متکلم میں علامت مضارع کو برقرار رکھتے ہوئے اس سے قبل لام امر لگا کر فعل مضارع کو مجزوم کرتے تھے۔ لیکن امر مجہول بنانے کے لئے ایسا کوئی فرق نہیں ہوتا اور مضارع مجہول کے تمام صیغوں سے امر مجہول بنانے کا طریقہ ایک ہی ہے۔

۴ : ۴۷ امر مجہول بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ مضارع مجہول میں علامت مضارع سے قبل لام امر لگا دیں اور فعل مضارع کو مجزوم کر دیں۔ مثلاً یُشْرَبُ (وہ پیا جاتا ہے یا پیا جائے گا) سے لِیُشْرَبْ (چاہئے کہ وہ پیا جائے) وغیرہ۔ ذیل میں امر معروف

اور امر مجہول کی مکمل گردان آمنے سامنے دی جارہی ہے تاکہ آپ دونوں کے فرق کو اچھی طرح ذہن نشین کرلیں۔ (خصوصاً مخاطب کے صیغوں میں امر معروف اور امر مجہول کے فرق کو ذہن نشین کرلیں)۔

	امر معروف	امر مجہول
	لِيَضْرِبْ (چاہئے کہ وہ مارے)	لِيُضْرَبْ (چاہئے کہ وہ مارا جائے)
مذکر غائب	لِيَضْرِبَا	لِيُضْرَبَا
	لِيَضْرِبُوْا	لِيُضْرَبُوْا
	لِتَضْرِبْ	لِتُضْرَبْ
مؤنث غائب	لِتَضْرِبَا	لِتُضْرَبَا
	لِيَضْرِبْنَ	لِيُضْرَبْنَ
	اِضْرِبْ (تو مار)	لِتُضْرَبْ (چاہئے کہ تو مارا جائے)
مذکر مخاطب	اِضْرِبَا	لِتُضْرَبَا
	اِضْرِبُوْا	لِتُضْرَبُوْا
	اِضْرِبِیْ	لِتُضْرَبِیْ
مؤنث مخاطب	اِضْرِبَا	لِتُضْرَبَا
	اِضْرِبْنَ	لِتُضْرَبْنَ
متکلم	لِاَضْرِبْ	لِاُضْرَبْ
	لِنَضْرِبْ	لِنُضْرَبْ

مشق نمبر ٤٦

فعل رَحِمَ (س) سے امر معروف اور مجہول کی گردان کریں اور ہر صیغہ کے معنی لکھیں۔

فعل نہی

۱ : ۴۸ اب ہمیں عربی میں فعل نہی بنانے کا طریقہ سمجھنا ہے لیکن اس سے پہلے لفظ "نہی" اور اردو میں مستعمل لفظ "نہیں" کا فرق سمجھ لیں۔ اردو میں لفظ "نہیں" میں کسی کام کے نہ ہونے یعنی Negative کا مفہوم ہوتا ہے۔ مثلاً "حامد نے خط نہیں لکھا" اس کے لئے "نفی" کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے اور ایسے فعل کو "فعل منفی" کہتے ہیں۔ جبکہ "نہی" میں کسی کام سے منع کرنے کا مفہوم ہوتا ہے یعنی اس کام سے روکنے کے حکم کا مفہوم ہوتا ہے۔ مثلاً "حامد کو چاہئے کہ وہ خط نہ لکھے" یا "تم خط مت لکھو" اس کے لئے "فعل نہی" کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے۔

۲ : ۴۸ عربی میں فعل نہی کا مفہوم پیدا کرنے کے لئے فعل مضارع سے قبل لائے نہی "لَا" کا اضافہ کر کے مضارع کو مجزوم کر دیتے ہیں۔ مثلاً تَکْتُبُ کے معنی ہیں "تو لکھتا ہے۔" لَا تَکْتُبْ کے معنی ہو گئے "تو مت لکھ"۔ اسی طرح یَکْتُبُ کے معنی ہیں "وہ لکھتا ہے" "لَا یَکْتُبْ کے معنی ہو گئے "چاہئے کہ وہ مت لکھے"۔

۳ : ۴۸ لفظ "لَا" کے استعمال کے سلسلہ میں یہ بھی نوٹ کر لیں کہ فعل مضارع میں نفی کا مفہوم پیدا کرنے کے لئے بھی عام طور پر "لَا" کا استعمال ہوتا ہے جسے لائے نفی کہتے ہیں اور یہ غیر عامل ہوتا ہے یعنی جب مضارع پر لائے نفی داخل ہوتا ہے تو مضارع میں کوئی اعرابی تبدیلی نہیں لاتا صرف اس فعل میں نفی کا مفہوم پیدا کرتا ہے۔ مثلاً تَکْتُبُ (تو لکھتا ہے) سے لَا تَکْتُبُ (تو نہیں لکھتا ہے)۔ اس کے برعکس لائے نہی عامل ہے اور وہ مضارع کو مجزوم کرتا ہے۔ مثلاً لَا تَکْتُبْ (تو مت لکھ) یا لَا تَکْتُبُوْا (تم لوگ مت لکھو)۔

۴ : ۴۸ یہ بھی نوٹ کر لیں کہ فعل امر اور فعل نہی دونوں نون ثقیلہ اور نون خفیفہ کے ساتھ بھی استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً اِضْرِبْ (تو مار) سے اِضْرِبَنْ یا اِضْرِبَنَّ

(تو ضرور مار) لَاتَضْرِبْ (تو مت مار) سے لَاتَضْرِبَنْ یا لَاتَضْرِبَنَّ (تو ہرگز مت مار) وغیرہ۔

مشق نمبر ۴۷ (الف)

فعل کَتَبَ (ن) سے فعل نہی معروف کی گردان ہر صیغہ معنی کے ساتھ لکھیں۔

مشق نمبر ۴۷ (ب)

قرآن مجید کی آیات سے لئے گئے مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ کریں۔

(۱) لَاتَدْخُلُوْا مِنْ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ۔

(۲) لَاتَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا۔ (۳) لَایَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ۔

(۴) اِذْهَبْ بِكِتَابِیْ هٰذَا۔ (۵) وَلَاتَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ۔

(۶) لَاتَحْسَبَنَّ اللّٰہَ غَافِلًا عَمَّا یَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ۔

(۷) یٰاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّكِ۔

(۸) لَاتَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ۔

(۹) اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا یَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا۔

(۱۰) وَلَاتَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ یُذْكَرِ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْهِ۔

<u>عربی میں ترجمہ کریں۔</u>

(۱) تم دونوں یہاں نہ کھیلو بلکہ میدان میں کھیلو تاکہ ہم پڑھ سکیں۔

(۲) اے دربان! دروازہ کھول تاکہ ہم سکول میں داخل ہو سکیں۔

(۳) تو سبق اچھی طرح یاد کرلے تاکہ تو کل شرمندہ نہ ہو۔

(۴) تم لوگ کھیلو مت بلکہ اپنا سبق یاد کرو۔

(۵) ان سب کو چاہئے کہ وہ قرآن پڑھیں اور اس کو یاد کریں۔

ثلاثی مزید فیہ

(تعارف اور ابواب)

۱ : ۴۹ سبق نمبر ۳۸ میں ہم نے ثلاثی مجرد کے چھ ابواب پڑھے تھے۔ یعنی باب فَتَحَ' باب ضَرَبَ وغیرہ۔ اب ہم ثلاثی مزید فیہ کے کچھ ابواب کا مطالعہ کریں گے لیکن اس سے پہلے ضروری ہے کہ "ثلاثی مجرد" اور "ثلاثی مزید فیہ" کی اصطلاحات کا مفہوم اپنے ذہن میں واضح کرلیں۔

۲ : ۴۹ فعل ثلاثی مجرد سے مراد تین حرفی مادہ کا ایسا فعل ہے جس کے اصلی حروف میں کسی مزید حرف کا اضافہ نہ کیا گیا ہو جبکہ فعل ثلاثی مزید فیہ سے مراد تین حرفی مادہ کا ایسا فعل ہے جس کے اصلی تین حروف کے ساتھ کسی حرف یا کچھ حروف کا اضافہ کیا گیا ہو۔ یہ اضافہ فعل ماضی کے پہلے صیغے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ آپ کو یاد ہو گا کہ کسی فعل ثلاثی مجرد کے ماضی کا پہلا صیغہ ہی وہ لفظ ہے جس میں مادہ کے اصلی تین حروف موجود ہوتے ہیں۔ چنانچہ ثلاثی مزید فیہ کے فعل ماضی کے پہلے صیغے میں حروفِ اصلی یعنی ف ع ل کے ساتھ اضافہ شدہ حروف صاف پہچانے جاتے ہیں۔

۳ : ۴۹ ہم نے "ماضی کے پہلے صیغے" کی بات بار بار اس لئے کی ہے کہ آپ یہ اچھی طرح جان لیں کہ فعل ماضی' مضارع وغیرہ کی گردان کے مختلف صیغوں میں لام کلمہ کے بعد جن بعض حروف کا اضافہ ہوتا ہے ان کی وجہ سے فعل کو "مزید فیہ" قرار نہیں دیا جاتا۔ کیونکہ یہ اضافہ دراصل صیغوں کی علامت ہوتا ہے اور یہ "مجرد" اور "مزید فیہ" دونوں کی گردانوں میں ایک جیسا ہوتا ہے۔ آگے چل کر آپ خود بھی اس کا مشاہدہ کرلیں گے (ان شاء اللہ)۔ فی الحال آپ یہ اچھی طرح ذہن نشین کرلیں کہ فعل "مجرد" یا "مزید فیہ" کی پہچان اُس کے ماضی کے پہلے صیغے سے

ہوتی ہے۔

۴ : ۴۹ ثلاثی مزید فیہ کے ماضی کے پہلے صیغے میں زائد حروف کا اضافہ یا تو "فا" کلمہ سے پہلے ہوتا ہے یا "فا" اور "عین" کلمہ کے درمیان ہوتا ہے اور یہ اضافہ کبھی ایک حرف کا ہوتا ہے' کبھی دو حروف کا اور کبھی تین حروف کا۔ ان تبدیلیوں سے ثلاثی مزید فیہ کے بہت سے نئے ابواب بنتے ہیں۔ لیکن زیادہ استعمال ہونے والے ابواب صرف آٹھ ہیں۔ اس لئے ہم اپنے موجودہ اسباق کو انہی آٹھ ابواب تک محدود رکھیں گے۔

۵ : ۴۹ ایک مادہ ثلاثی مجرد سے جب مزید فیہ میں آتا ہے تو اس کے مفہوم میں بھی کچھ تبدیلی ہوتی ہے۔ اس معنوی تبدیلی پر ان شاء اللہ اگلے سبق میں کچھ بات کریں گے لیکن اس سے پہلے ضروری ہے کہ مزید فیہ کے آٹھوں ابواب کے ماضی' مضارع اور مصدر کے درج ذیل اوزان آپ اپنے قلم کو یاد کرا دیں کیونکہ اس کے بعد ہی ان کی خصوصیات اور معنوی تبدیلی کے متعلق کوئی بات کرنا ممکن ہوگی۔

نمبر شمار	ماضی		مضارع		مصدر (باب کا نام)	
۱	اَفْعَلَ	اَ ـْ ـَ ـَ	یُفْعِلُ	یُ ـْ ـِ ـُ	اِفْعَالٌ	اِ ـْ ـَ ا ـٌ
۲	فَعَّلَ	ـَ ـّـَ ـَ	یُفَعِّلُ	یُ ـَ ـّـِ ـُ	تَفْعِیْلٌ	تَ ـْ ـِ ی ـٌ
۳	فَاعَلَ	ـَ ا ـَ ـَ	یُفَاعِلُ	یُ ـَ ا ـِ ـُ	مُفَاعَلَةٌ	مُ ـَ ا ـَ ـَ ةٌ
۴	تَفَعَّلَ	تَ ـَ ـّـَ ـَ	یَتَفَعَّلُ	یَ تَ ـَ ـّـَ ـُ	تَفَعُّلٌ	تَ ـَ ـّـُ ـٌ
۵	تَفَاعَلَ	تَ ـَ ا ـَ ـَ	یَتَفَاعَلُ	یَ تَ ـَ ا ـَ ـُ	تَفَاعُلٌ	تَ ـَ ا ـُ ـٌ
۶	اِفْتَعَلَ	اِ ـْ تَ ـَ ـَ	یَفْتَعِلُ	یَ ـْ تَ ـِ ـُ	اِفْتِعَالٌ	اِ ـْ تِ ـَ ا ـٌ
۷	اِنْفَعَلَ	اِنْ ـَ ـَ ـَ	یَنْفَعِلُ	یَ نْ ـَ ـِ ـُ	اِنْفِعَالٌ	اِنْ ـِ ـَ ا ـٌ
۸	اِسْتَفْعَلَ	اِسْ تَ ـْ ـَ ـَ	یَسْتَفْعِلُ	یَ سْ تَ ـْ ـِ ـُ	اِسْتِفْعَالٌ	اِسْ تِ ـْ ـَ ا ـٌ

۶ : ۴۹ امید ہے آپ نے مذکورہ بالا جدول میں یہ بات نوٹ کرلی ہوگی کہ آٹھوں ابواب کے ماضی کے صیغوں میں ع کلمہ پر فتحہ (زبر) آئی ہے جبکہ مضارع کے صیغوں میں علامت مضارع اور ع کلمہ کی صورت حال کچھ اس طرح ہے کہ :

(۱) پہلے تین ابواب (جن کا ماضی چار حرفی ہے) کے مضارع کے صیغوں یُفْعِلُ' یُفَعِّلُ اور یُفَاعِلُ کی علامت مضارع پر ضمہ (پیش) اور ع کلمہ پر کسرہ (زیر) آئی ہے۔

(۲) اس کے بعد کے دو ابواب (جو "ت" سے شروع ہوتے ہیں) کے مضارع کے صیغوں یَتَفَعَّلُ اور یَتَفَاعَلُ کی علامت مضارع اور ع کلمہ دونوں پر بھی فتحہ (زبر) آئی ہے۔

(۳) جبکہ آخری تین ابواب (جو ہمزۃ الوصل "اِ" سے شروع ہوتے ہیں) کے مضارع کے صیغوں یَفْتَعِلُ' یَنْفَعِلُ اور یَسْتَفْعِلُ کی علامت مضارع پر فتحہ (زبر) برقرار رہتی ہے لیکن ع کلمہ کی کسرہ (زیر) واپس آجاتی ہے۔

مذکورہ بالا تجزیہ کا خلاصہ یہ ہے کہ علامت مضارع پر ضمہ (پیش) صرف چار حرفی ماضی کے مضارع پر آتی ہے جبکہ ع کلمہ پر زبر صرف "ت" سے شروع ہونے والے ابواب کے مضارع پر آتی ہے۔ اس خلاصہ کو اگر آپ ذہن نشین کرلیں تو ان ابواب کے ماضی اور مضارع کے صیغوں کے اوزان یاد رکھنے میں آپ کو بہت سہولت ہوگی (ان شاء اللہ)۔

۷ : ۴۹ یہ اہم بات بھی نوٹ کرلیں کہ ثلاثی مجرد میں کوئی فعل خواہ کسی باب سے آئے یعنی اس کے ع کلمے پر خواہ کوئی حرکت ہو' جب وہ ثلاثی مزید فیہ میں آئے گا تو اس کے ع کلمے کی حرکت متعلقہ باب کے ماضی اور مضارع کے صیغوں کے وزن کے مطابق ہوگی۔ مثلاً ثلاثی مجرد میں سَمِعَ یَسْمَعُ آتا ہے لیکن یہی فعل جب باب افتعال میں آئے گا تو اس کا ماضی اور مضارع اِسْتَمَعَ یَسْتَمِعُ بنے گا۔ اسی طرح کَرُمَ یَکْرُمُ جب باب افعال میں آئے گا تو اس کا ماضی' مضارع اَکْرَمَ یُکْرِمُ ہوگا۔

۸ : ۴۹ یہ بات بھی یاد رکھیں کہ مذکورہ بالا اوزان میں 'باب افعال کے علاوہ' جو وزن ھمزہ سے شروع ہوتے ہیں' ان کا ھمزہ دراصل ھمزۃ الوصل ہوتا ہے۔ اس لئے پیچھے سے ملا کر پڑھتے وقت وہ تلفظ میں ساکت ہو جاتا ہے۔ مثلاً اِفْتَعَلَ سے وَافْتَعَلَ یا اِمْتَحَنَ سے وَامْتَحَنَ وغیرہ۔ جبکہ بابِ افعال کا ہمزہ همزۃ الوصل نہیں ہے۔ اسی لئے وہ پیچھے سے ملا کر پڑھتے وقت بھی بدستور قائم رہتا ہے۔ مثلاً اَفْعَلَ سے وَاَفْعَلَ یا اَحْسَنَ سے وَاَحْسَنَ وغیرہ۔ اس طرح قائم رہنے والے ہمزہ کو "همزة القطع" کہتے ہیں۔

۹ : ۴۹ یہ بھی نوٹ کرلیں کہ ثلاثی مجرد میں فعل سے مصدر بنانے کا کوئی قاعدہ نہیں ہے یعنی کوئی مقررہ وزن نہیں ہے۔ بس اہل زبان سے سن کر یا ڈکشنری میں دیکھ کر ان کا مصدر معلوم کیا جاتا ہے۔ اس کے برعکس مزید فیہ کے ہر صیغۂ ماضی اور مضارع کے مقرر کردہ وزن کی طرح اس کے مصدر کا بھی ایک مقرر وزن ہے اور مصدر کا یہ وزن باب کا نام بھی ہوتا ہے۔

۱۰ : ۴۹ مصدر کے جو اوزان بطور "باب کا نام" دیئے گئے ہیں ان میں یہ اضافہ کر لیجئے کہ درج ذیل دو ابواب کا مصدر دو طرح سے آتا ہے یعنی ایک اور وزن پر بھی آتا ہے۔ تاہم باب کا نام یہی رہتا ہے جو اوپر جدول میں لکھا گیا ہے: مصدروں کے متبادل اوزان یہ ہیں :

(۱) باب تَفْعِيْلٌ کا مصدر تَفْعِلَةٌ کے وزن پر بھی آتا ہے۔ جیسے ذَکَّرَ یُذَکِّرُ (یاد دلانا) سے مصدر تَذْکِیْرٌ بھی ہے اور تَذْکِرَةٌ بھی ہے۔ مگر جَرَّبَ یُجَرِّبُ (آزمانا) کا مصدر تَجْرِیْبٌ تو شاذ ہی ہوتا ہے' عموماً تَجْرِبَةٌ ہی استعمال ہوتا ہے۔

(۲) اسی طرح باب مُفَاعَلَةٌ کا مصدر اکثر فِعَالٌ کے وزن پر بھی آتا ہے مثلاً جَاهَدَ يُجَاهِدُ (جہاد کرنا) کا مصدر مُجَاهَدَةٌ بھی ہے اور جِهَادٌ بھی۔ مگر قَابَلَ يُقَابِلُ (آمنے سامنے ہونا' مقابلہ کرنا) کا مصدر قِبَالٌ استعمال نہیں ہوتا بلکہ مُقَابَلَةٌ ہی استعمال ہوتا ہے۔

۱۱ : ۴۹ ایک اور بات بھی ابھی سے ذہن میں رکھ لیجئے' اگرچہ اس کے استعمال کا موقعہ آگے چل کر آئے گا' اور وہ یہ کہ اگر کسی فعل کے ماضی اور مضارع کا پہلا صیغہ بول کر ساتھ مصدر بھی بولنا ہو تو اس صورت میں مصدر کو حالت نصب میں پڑھا اور لکھا جاتا ہے مثلاً کہیں گے عَلَّمَ يُعَلِّمُ تَعْلِيْمًا ۔ یہ صرف اسی صورت میں ضروری ہے جب ماضی اور مضارع کا صیغہ بول کر ساتھ ہی مصدر بولا جائے ورنہ ویسے "سکھانا" کی عربی "تَعْلِيْمٌ" ہی ہو گی۔ نصب کی اس وجہ پر آگے مفعول کی بحث میں بات ہو گی (ان شاء اللہ)۔

مشق نمبر ۴۸ (الف)

مندرجہ ذیل مادوں کو قوسین میں دیئے گئے باب میں ڈھالیں یعنی ہر ایک مادہ سے دیئے گئے باب کے ماضی اور مضارع کا پہلا صیغہ لکھیں اور اس کا مصدر بحالت نصب لکھیں :

مثلاً اَكْرَمَ يُكْرِمُ اِكْرَامًا۔

نوٹ : تمام کلمات پر مکمل حرکات دیں۔

خ ر ج ۔ ب ع د ۔ ر ش د	(اِفْعَالٌ)
ق ر ب ۔ ک ذ ب ۔ ص د ق	(تَفْعِيْلٌ)
ط ل ب ۔ ق ت ل ۔ خ ل ف	(مُفَاعَلَةٌ)
ق ر ب ۔ ق د س ۔ ک ل م	(تَفَعُّلٌ)
ف خ ر ۔ ع ق ب ۔ ک ث ر	(تَفَاعُلٌ)
ن ش ر ۔ ع ر ف ۔ م ح ن	(اِفْتِعَالٌ)
ش ر ح ۔ ق ل ب ۔ ک ش ف	(اِنْفِعَالٌ)
غ ف ر ۔ ح ق ر ۔ ب د ل	(اِسْتِفْعَالٌ)

مشق نمبر ۴۸ (ب)

مندرجہ ذیل الفاظ کا مادہ اور باب بتائیں نیز یہ بھی بتائیں کہ وہ ماضی ہے یا مضارع یا مصدر۔ واضح رہے کہ ان میں سے بیشتر الفاظ کے معنی ابھی آپ کو نہیں بتائے گئے۔ کیونکہ یہاں یہ مشق کروانی مقصود ہے کہ اگر کسی لفظ کے معنی آپ کو معلوم نہیں ہیں تو ڈکشنری میں اس کے معنی دیکھنے کے لئے پہلے اس کا مادہ اور باب پہچاننا ضروری ہے۔ اس لئے کہ عربی لغت مادے کے حروف کے اعتبار سے ترتیب دی گئی ہے۔

اَرْسَلَ - يُقَرِّبُ - اِرْسَالٌ - تَغَيَّرَ - تَقْرِيْبٌ - اِرْتِكَابٌ - يَسْتَكْبِرُ - يَتَغَيَّرُ - اِنْقِلَابٌ - تَبَارَكَ - تَبَسُّمٌ - عَجَّلَ - اِسْتِصْوَابٌ - اِنْحِرَافٌ - اِسْتَقْبَلَ - يَشْتَرِكُ - يُخْبِلُ - يُخَرِّبُ -

ثلاثی مزید فیہ

(خصوصیاتِ ابواب)

۱ : ۵۰ مزید فیہ کے ابواب میں معنوی تبدیلیوں پر بات کرنے سے پہلے آپ کو یہ بات یاد دلانا ضروری ہے کہ زبان پہلے وجود میں آتی ہے اور قواعد بعد میں مرتب کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ صحیح صورتحال یہ ہے کہ ابواب مزید فیہ میں جو معنوی تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں ان سب کو مدنظر رکھ کر ہمارے علماء کرام نے ہر باب کے لئے کچھ اصول (Generalisations) مرتب کئے ہیں جنہیں خصوصیات ابواب کہتے ہیں۔

۲ : ۵۰ اب یہ بات نوٹ کرلیں کہ مزید فیہ کے جو آٹھ ابواب آپ نے پڑھیں ہیں ان میں سے ہر باب کی ایک سے زیادہ خصوصیات ہیں اور بعض کی خصوصیات کی تعداد سات' آٹھ یا اس سے بھی زیادہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عربی گرامر کی کتابوں میں خصوصیات ابواب کے لئے الگ ایک مستقل سبق ہوتا ہے۔ ہماری اس کتاب میں چونکہ یہ سبق شامل نہیں ہے اس لئے ضروری ہے کہ اس مقام پر ہر باب کی ایک ایک ایسی خصوصیت کا تعارف کرا دیا جائے جو اس باب میں نسبتاً زیادہ معنوی تبدیلی کا باعث ہوتی ہے۔ لیکن یہ بات کبھی نہ بھولیں کہ تمام خصوصیات کا ابھی آپ کو علم نہیں ہے۔ اور پھر جب آپ ان تمام خصوصیات ابواب کا مطالعہ کرلیں تو اس وقت بھی ذہن میں استثناء کی کھڑکی ہمیشہ کھلی رکھیں۔

۳ : ۵۰ باب افعال اور باب تفعیل دونوں کی ایک مشترکہ خصوصیت یہ ہے کہ عام طور پر یہ فعل لازم کو متعدی کرتے ہیں۔ جیسے عَلِمَ یَعْلَمُ عِلْمًا = جاننا' ایک فعل لازم ہے۔ باب افعال میں یہ اَعْلَمَ یُعْلِمُ اِعْلَامًا اور باب تفعیل میں عَلَّمَ

یُعَلِّمُ تَعْلِیْمًا بنتا ہے۔ دونوں کے معنی ہیں جانکاری دینا' علم دینا' اور اب یہ فعل متعدی ہے۔ چنانچہ دونوں ابواب کے زیادہ تر افعال متعدی ہیں۔ اگرچہ کچھ استثناء بھی ہیں' بالخصوص باب افعال میں۔

۵۰ : ۴ البتہ باب افعال اور باب تفعیل میں ایک فرق یہ ہے کہ باب افعال میں کسی کام کو ایک مرتبہ کرنے کا مفہوم ہوتا ہے۔ جبکہ باب تفعیل میں عموماً کسی کام کو درجہ بدرجہ اور تسلسل سے کرنے کا یا کثرت سے کرنے کا مفہوم ہوتا ہے۔ جیسے ایک شخص نے آپ سے کسی جگہ کا پتہ پوچھا اور آپ نے اسے بتایا تو یہ "اعلام" ہے۔ لیکن کسی چیز کے متعلق معلومات جب درجہ بدرجہ اور تسلسل سے دی جائے تو یہ "تعلیم" ہے۔

۵۰ : ۵ باب مفاعلہ میں زیادہ تر یہ مفہوم ہوتا ہے کہ کسی کام کو کرنے والے ایک سے زیادہ ہوں اور ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی کوشش کر رہے ہوں۔ جیسے قَتَلَ یَقْتُلُ قَتْلاً ۔ قتل کرنا۔ یہ ایک یک طرفہ عمل ہے۔ لیکن قَاتَلَ یُقَاتِلُ مُقَاتَلَةً وَ قِتَالاً کا مطلب ہے کہ کچھ لوگ ایک دوسرے کو قتل کرنے کی کوشش کریں۔ اس باب کے زیادہ تر افعال بھی متعدی ہوتے ہیں۔

۵۰ : ۶ باب تفعل میں زیادہ تر یہ مفہوم ہوتا ہے کہ تکلیف اٹھا کر کسی کام کو خود کرنے کی کوشش کرنا۔ جیسے عَلِمَ یَعْلَمُ عِلْمًا ۔ جاننا جبکہ تَعَلَّمَ یَتَعَلَّمُ تَعَلُّمًا کا مطلب ہے تکلیف اٹھا کر' کوشش کر کے علم حاصل کرنا اور سیکھنا۔ یعنی اس میں بھی عمل کے تسلسل کا مفہوم ہے۔ اس باب کے زیادہ تر افعال لازم ہوتے ہیں۔

۵۰ : ۷ باب مفاعلہ کی طرح باب تفاعل میں بھی زیادہ تر یہی مفہوم ہوتا ہے کہ کسی کام کو کرنے والے ایک سے زیادہ ہوں۔ لیکن اس باب کے زیادہ تر افعال لازم ہوتے ہیں۔ جیسے فَخَرَ یَفْخَرُ فَخْرًا ۔ فخر کرنا سے تَفَاخَرَ یَتَفَاخَرُ تَفَاخُرًا کا مطلب ہے ایک دوسرے پر فخر کرنا۔

۸ : ۵۰ باب افتعال میں زیادہ تر کسی کام کو اہتمام سے کرنے کا مفہوم ہوتا ہے۔ جیسے سَمِعَ يَسْمَعُ سَمْعًا = سننا سے اِسْتَمَعَ يَسْتَمِعُ اِسْتِمَاعًا کا مطلب ہے کان لگا کر سننا' غور سے سننا۔ اس سے میں لازم اور متعدی دونوں طرح کے افعال آتے ہیں۔

۹ : ۵۰ باب انفعال کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ یہ فعل متعدی کو لازم کرتا ہے۔ جیسے هَدَمَ يَهْدِمُ هَدْمًا = گرانا سے اِنْهَدَمَ يَنْهَدِمُ اِنْهِدَامًا کے معنی "گرنا" ہیں۔ یاد رکھیں کہ جس طرح ابواب ثلاثی مجرد میں باب کَرُمَ لازم تھا اسی طرح ابواب مزید فیہ میں باب انفعال لازم ہے۔

۱۰ : ۵۰ باب استفعال میں زیادہ تر کسی کام کو طلب کرنے یا کسی صفت کو موجود سمجھنے کا مفہوم ہوتا ہے۔ جیسے غَفَرَ يَغْفِرُ غُفْرَانًا = چھپانا' معاف کرنا (غلطی کو چھپا دینا) سے اِسْتَغْفَرَ يَسْتَغْفِرُ اِسْتِغْفَارًا = کا مطلب ہے معافی مانگنا' مغفرت طلب کرنا اور حَسُنَ يَحْسُنُ حُسْنًا = خوبصورت ہونا' اچھا ہونا سے اِسْتَحْسَنَ يَسْتَحْسِنُ اِسْتِحْسَانًا کا مطلب ہے اچھا سمجھنا۔ اس باب سے بھی لازم اور متعدی دونوں طرح کے افعال آتے ہیں۔

۱۱ : ۵۰ اب اس سبق کی آخری بات یہ سمجھ لیں کہ ضروری نہیں ہے کہ کوئی سہ حرفی مادہ' مزید فیہ کے ہر باب میں استعمال ہو۔ ایک مادہ مزید فیہ کے کن کن ابواب سے استعمال ہوتا ہے اور ان کی کن خصوصیات کے تحت اس میں کیا معنوی تبدیلی ہوتی ہے' اس کا علم ہمیں ڈکشنری سے ہی ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ابواب مزید فیہ کے اوزان یاد کئے بغیر کوئی طالب علم عربی لغت سے پوری طرح استفادہ نہیں کر سکتا۔

مشق نمبر ۴۹

نیچے کچھ الفاظ کے معنی اس طرح لکھے گئے ہیں جیسے عموماً ڈکشنری میں لکھے جاتے ہیں۔ آپ کا کام یہ ہے کہ الگ کاغذ پر ان کا ماضی' مضارع اور مصدر لکھیں۔ پھر ان کے مصدری معنی لکھیں اور پھر اسی طرح انہیں یاد کریں۔ جیسے جَهَدَ يَجْهَدُ جُهْدًا کے معنی کوشش کرنا۔ جَاهَدَ يُجَاهِدُ مُجَاهَدَةً وَجِهَادًا کے معنی ایک دوسرے کے خلاف کوشش کرنا وغیرہ۔ یاد رہے کہ ان میں غالب اکثریت ایسے الفاظ کی ہے جو قرآن مجید میں استعمال ہوئے ہیں۔

نوٹ : الفاظ کو اوپر سے نیچے پڑھیں۔

جَهَدَ(ف) جُهْدًا - کوشش کرنا	خَصَمَ(ض) خَصْمًا = جھگڑا کرنا
جَاهَدَ = کسی کے خلاف کوشش کرنا	تَخَاصَمَ = باہم جھگڑا کرنا
اِجْتَهَدَ = اہتمام سے کوشش کرنا	اِخْتَصَمَ = جھگڑا کرنا

صَلَحَ(ف ن) صَلاَحًا = درست ہونا' نیک ہونا	بَلَغَ(ن) بُلُوْغًا = پہنچنا' پھل کا پکنا
اَصْلَحَ = درست کرنا' صلح کرانا	بَلُغَ(ک) بَلاَغَةً = فصیح وبلیغ ہونا
اَبْلَغَ = کسی چیز کو کسی کے پاس پہنچانا	بَلَّغَ = کسی چیز کو کسی کے پاس پہنچانا

نَزَلَ(ض) نُزُوْلاً - اترنا	نَصَرَ(ن) نَصْرًا = مدد کرنا
اَنْزَلَ = اتارنا	تَنَاصَرَ = باہم ایک دوسرے کی مدد کرنا
نَزَّلَ = اتارنا	اِنْتَصَرَ = بدلہ لینا (اہتمام سے خود اپنی مدد کرنا)
تَنَزَّلَ = اترنا	اِسْتَنْصَرَ = مدد مانگنا

ثلاثی مزید فیہ
(ماضی، مضارع کی گردانیں)

۱ : ۵۱ اب جبکہ آپ مزید فیہ کے آٹھ ابواب کے فعل ماضی اور فعل مضارع کا پہلا صیغہ بنانا سیکھ گئے ہیں تو ضروری ہے کہ ہر باب کے ماضی اور مضارع کی مکمل گردان بھی سیکھ لیں۔ سردست ہم ان ابواب سے فعل معروف کی گردان پر توجہ دیں گے۔ واضح رہے کہ گزشتہ دو اسباق میں تمام افعال کی صرف معروف صورت ہی کی بات کی گئی ہے۔ آگے چل کر ان شاء اللہ ہم فعل مجہول (مزید فیہ) کی بات الگ سبق میں کریں گے۔

۲ : ۵۱ مزید فیہ افعال کی گردان اصولی طور پر فعل مجرد کی گردان کی طرح ہی ہوتی ہے۔ البتہ جس طرح فعل مجرد میں گردان کے اندر "ع" کلمہ کی حرکت کو برقرار رکھنے کا خاص خیال رکھنا پڑتا ہے۔ اسی طرح مزید فیہ کی گردانوں میں بھی زائد حروف کی حرکات اور "ع" کلمہ کی حرکت کو پوری گردان میں برقرار رکھا جاتا ہے۔

۳ : ۵۱ اب ہم ذیل میں نمونے کے طور پر باب افعال کے فعل ماضی اور مضارع کی مکمل گردان لکھ رہے ہیں۔ اس مثال کو سامنے رکھتے ہوئے آپ بقیہ ابواب کے فعل ماضی اور مضارع کی مکمل گردان خود لکھ سکتے ہیں۔ نہ صرف یہ کہ انہیں لکھ لیں بلکہ انہیں باآواز بلند دہرا دہرا کر اچھی طرح یاد کر لیں۔ اگر آپ یہ محنت کر لیں گے تو آئندہ جملوں میں استعمال ہونے والے مختلف افعال کے صحیح باب اور صیغہ کی شناخت اور ان کے صحیح ترجمے میں آپ کو کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی (ان شاء اللہ)۔

باب افعال سے فعل ماضی کی گردان

	واحد	تثنیہ	جمع
غائب (مذکر) :	اَفْعَلَ	اَفْعَلَا	اَفْعَلُوْا
غائب (مؤنث) :	اَفْعَلَتْ	اَفْعَلَتَا	اَفْعَلْنَ
حاضر (مذکر) :	اَفْعَلْتَ	اَفْعَلْتُمَا	اَفْعَلْتُمْ
حاضر (مؤنث) :	اَفْعَلْتِ	اَفْعَلْتُمَا	اَفْعَلْتُنَّ
متکلم (مذکر و مؤنث) :	اَفْعَلْتُ	اَفْعَلْنَا	اَفْعَلْنَا

باب افعال سے فعل مضارع کی گردان

	واحد	تثنیہ	جمع
غائب (مذکر) :	یُفْعِلُ	یُفْعِلَانِ	یُفْعِلُوْنَ
غائب (مؤنث) :	تُفْعِلُ	تُفْعِلَانِ	یُفْعِلْنَ
حاضر (مذکر) :	تُفْعِلُ	تُفْعِلَانِ	تُفْعِلُوْنَ
حاضر (مؤنث) :	تُفْعِلِیْنَ	تُفْعِلَانِ	تُفْعِلْنَ
متکلم (مذکر و مؤنث) :	اُفْعِلُ	نُفْعِلُ	نُفْعِلُ

۴ : ۵۱ اگر آپ نے باب افعال کے علاوہ بقیہ ابواب کی مکمل گردانیں بھی لکھ کر یاد کرلی ہیں تو اب آپ ان کے متعلق مندرجہ ذیل باتیں اچھی طرح ذہن نشین کر لیں۔ آگے چل کر ان سے آپ کو بہت مدد ملے گی (ان شاء اللہ)۔

(i) خیال رہے کہ باب افعال کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس کے ماضی کے ہر

صیغے کی ابتدا ھمزہ مفتوحہ (اَ) سے ہوتی ہے۔ باقی کسی باب میں یہ چیز نہیں ہے۔ اور یہ بات ہم آپ کو بتا چکے ہیں کہ باب افعال کا یہ ابتدائی ھمزہ، ھمزۃ القطع ہوتا ہے۔ یعنی پیچھے کسی حرف سے ملتے وقت بھی برقرار رہتا ہے۔

(ii) پہلے تینوں ابواب یعنی اِفعال' تفعیل اور مُفاعَلة کے ماضی کے پہلے صیغے میں چار حروف ہیں۔ اب یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ جس فعل کے ماضی کے پہلے صیغے میں چار حروف ہوں گے اس کے مضارع میں علامت مضارع پر ضمہ (پیش) آتا ہے۔ اس قاعدے کو اچھی طرح یاد کر لیں۔ آگے چل کر یہ مزید کام دے گا۔

(iii) آخری تین ابواب یعنی اِفتِعال' اِنفِعال اور اِستِفعال کے ماضی کے تمام صیغوں کی ابتداء ھمزہ مکسورہ (اِ) سے ہوتی ہے جو ھمزۃ الوصل ہوتا ہے۔

(iv) باب اِفتِعال اور اِنفِعال کے ماضی' مضارع اور مصدر بہت ملتے جلتے ہیں بلکہ بعض دفعہ تو دونوں ہی "اِنْ" کی آواز سے شروع ہوتے ہیں اور ایسا اس وقت ہوتا ہے جب باب اِفتِعال میں "ف" کلمہ "ن" ہوتا ہے۔ مثلاً اِنتِظَار' اِنتِظَام' اِنتِشَار وغیرہ باب اِفتِعال کے مصادر ہیں۔ جبکہ اِنحِرَاف' اِنکِشَاف' اِنھِدَام وغیرہ باب انفعال کے مصادر ہیں۔ دونوں میں پہچان کا عام قاعدہ یہ ہے کہ اگر "اِنْ" کے بعد "ت" ہو تو نوے' پچانوے فی صد وہ باب افتعال ہو گا۔ اور اگر "اِنْ" کے بعد "ت" کے علاوہ کوئی دوسرا حرف ہو تو پھر وہ باب انفعال ہو گا۔

ذخیرۂ الفاظ

خَرَجَ(ن) خُرُوْجًا - باہر نکلنا	رَشَدَ(ن) رُشْدًا = ہدایت پانا
اَخْرَجَ = باہر نکالنا	اَرْشَدَ = ہدایت دینا
اِسْتَخْرَجَ - نکلنے کے لئے کہنا، کسی چیز میں سے کوئی چیز نکالنا	

قَرُبَ وَقَرِبَ (ک س) قُرْبًا وَقُرْبَانًا - قریب ہونا	كَذَبَ(ض) كَذِبًا وَكِذْبًا = جھوٹ بولنا
قَرَّبَ - کسی کو قریب کرنا	كَذَّبَ = کسی کو جھوٹا کہنا، جھٹلانا
اِقْتَرَبَ - قریب آجانا	

غَسَلَ(ض) غَسْلاً - دھونا	نَفَقَ(ن) نَفْقًا = خرچ ہونا، دو منہ والا ہونا
اِغْتَسَلَ - نہانا	اَنْفَقَ = خرچ کرنا
اِنْغَسَلَ = دُھلنا، دھل جانا	نَافَقَ = کسی سے دو رخا پن اختیار کرنا

مشق نمبر ۵۰ (الف)

عَلِمَ سے باب تَفعِیل اور تَفَعُّل میں اور نَصَرَ سے باب اِسْتِفْعَال میں ماضی اور مضارع کی مکمل گردان لکھیں اور ہر صیغہ کے معنی لکھیں۔

مشق نمبر ۵۰ (ب)

عربی سے اردو میں ترجمہ کریں۔

(۱) اِغْتَسَلَ خَالِدٌ اَمْسِ

(۲) تَضَارَبَ الْوَلَدَانِ فِي الْمَدْرَسَةِ فَاَخْرَجَهُمَا اَمِيْرُهَا مِنْهَا

(۳) اِسْتَنْصَرَ الْمُسْلِمُوْنَ اِخْوَانَهُمْ فَنَصَرُوْهُمْ

(۴) ضَرَبْنَا الْجِدَارَ بِالْأَحْجَارِ فَانْهَدَمَ

(۵) خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ ' (حدیث نبوی)

(۶) اِسْتَرْشَدَ الطُّلَّابُ مِنَ الْأُسْتَاذِ فَأَرْشَدَهُمْ

(۷) يُقَاتِلُ الْمُسْلِمُوْنَ الْكُفَّارَ

(۸) يَكْتَسِبُ الزَّوْجُ وَتُنْفِقُ الزَّوْجَةُ

مشق نمبر ۵۰ (ج)

مندرجہ بالا جملوں کے درج ذیل الفاظ کا مادہ ' باب اور صیغہ بتائیں۔

(i) اِغْتَسَلَ (ii) تَضَارَبَ (iii) اَخْرَجَ (iv) نَصَرُوْا (v) اِنْهَدَمَ
(vi) تَعَلَّمَ (vii) عَلَّمَ (viii) اِسْتَرْشَدَ (ix) يُقَاتِلُ (x) يَكْتَسِبُ
(xi) تُنْفِقُ

ثلاثی مزید فیہ
(فعل امر و نہی)

۵۲ : ۱ اس سے پہلے آپ ثلاثی مجرد سے فعل امر اور فعل نہی بنانے کے قاعدے پڑھ چکے ہیں۔ اب آپ ثلاثی مزید فیہ میں انہی قواعد کا اطلاق کریں گے۔

۵۲ : ۲ ثلاثی مجرد میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ فعل امر حاضر اور فعل امر غائب (جس میں متکلم بھی شامل ہوتا ہے) دونوں کے بنانے کا طریقہ مختلف ہے جبکہ فعل نہی (حاضر ہو یا غائب) ایک ہی طریقے سے بنتا ہے۔ یہی صورت حال ثلاثی مزید فیہ سے فعل امر اور فعل نہی بنانے میں ہوگی۔ نیز یہ بھی نوٹ کرلیں کہ جس طرح ثلاثی مجرد میں فعل امر اور فعل نہی، فعل مضارع سے بنتا ہے اسی طرح ثلاثی مزید فیہ میں بھی فعل مضارع سے فعل امر اور فعل نہی بنائے جائیں گے۔

۵۲ : ۳ ثلاثی مزید فیہ سے فعل امر حاضر بنانے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کریں۔

(i) ثلاثی مجرد کی طرح مزید فیہ کے فعل مضارع سے علامتِ مضارع (ت) ہٹا دیں۔

(ii) ثلاثی مجرد میں علامت مضارع ہٹانے کے بعد مضارع کا پہلا حرف ساکن آتا تھا لیکن مزید فیہ میں آپ کو دیکھنا ہوگا کہ علامت مضارع ہٹانے کے بعد مضارع کا پہلا حرف ساکن ہے یا متحرک۔

(iii) علامت مضارع ہٹانے کے بعد مضارع کا پہلا حرف اگر متحرک ہے تو ھمزۃ الوصل لگانے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ صورت حال آپ کو چار ابواب یعنی باب تفعیل، باب مفاعلہ، باب تفعّل اور باب تفاعل میں ملے گی۔

(iv) علامت مضارع ہٹانے کے بعد مضارع کا پہلا حرف اگر ساکن ہے (اور ایسا

مذکورہ چار ابواب کے علاوہ باقی تمام ابواب میں ہوگا خواہ وہ مجرد ہو یا مزید فیہ) تو باب افتعال' باب انفعال اور باب اِستفعال میں ھمزۃ الوصل لگایا جائے گا۔ اور اسے کسرہ (زیر) دی جائے گی جبکہ باب افعال میں ھمزۃ القطع لگایا جائے گا اور اسے فتحہ (زبر) دی جائے گی۔ باب افعال کے فعل امر حاضر کی درج بالا دونوں خصوصیات خاص طور پر نوٹ کر لیجئے۔

(۷) ثلاثی مجرد ہی کی طرح مزید فیہ میں بھی مضارع کے "ل" کلمے مجزوم کر دیئے جائیں گے۔

__۴ : ۵۲__ ہمیں قوی امید ہے کہ مذکورہ بالا طریقۂ کار کا اطلاق کرتے ہوئے مزید فیہ کے ابواب سے فعل امر حاضر اب آپ خود بنا سکتے ہیں۔ لیکن آپ کی سہولت کے لئے ہم دو مثالیں دے رہے ہیں جس سے مزید وضاحت ہو جائے گی۔

(i) باب تفعیل کے ایک مصدر "تَعْلِیْمٌ" کو لیجئے۔ اس کا فعل مضارع "یُعَلِّمُ" ہے۔ اور اس کا حاضر کا صیغہ تُعَلِّمُ ہے۔ اس کی علامت مضارع گرانے کے بعد عَلِّمُ باقی بچا۔ اس کا پہلا حرف متحرک ہے۔ اس لئے اس کے شروع میں ھمزہ لگانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کے بعد اس کے لام کلمہ کو مجزوم کیا جائے گا تو اس کا آخری حرف "م" ساکن ہو جائے گا۔ اس طرح آپ کے پاس فعل امر کا پہلا صیغہ "عَلِّمْ" ہوگا۔ اسی طرح تثنیہ کا صیغہ "عَلِّمَا" جمع مذکر کا "عَلِّمُوْا" واحد مؤنث کا "عَلِّمِیْ" اور جمع مؤنث کا "عَلِّمْنَ" ہوگا۔

(ii) باب استفعال کا ایک مصدر "اِسْتِغْفَارٌ" ہے۔ اس کا مضارع "یَسْتَغْفِرُ" اور حاضر کا صیغہ "تَسْتَغْفِرُ" ہے۔ اس کی علامت مضارع ہٹائی تو "سْتَغْفِرُ" باقی بچا۔ اب چونکہ اس کا پہلا حرف ساکن ہے اس لئے اس کے شروع میں ایک ھمزہ لگایا جائے گا جو ھمزۃ الوصل ہوگا اور اسے کسرہ (زیر) دی جائے گی (کیونکہ یہ باب افعال نہیں ہے) اب بن گیا "اِسْتَغْفِرُ"۔ پھر مضارع کو مجزوم کیا تو لام کلمہ (ر) ساکن ہو گئی۔ چنانچہ فعل امر کا پہلا صیغہ "اِسْتَغْفِرْ" بن گیا۔ امر حاضر

کی گردان کے باقی صیغے یہ ہوں گے : اِسْتَغْفِرَا' اِسْتَغْفِرُوْا' اِسْتَغْفِرِی'
اِسْتَغْفِرَا' اِسْتَغْفِرْنَ۔

۵۲ : ۵ فعل امر غائب و متکلم بنانے کا طریقہ آسان ہے۔ اس لئے کہ ثلاثی مجرد کی طرح ابواب مزید فیہ میں بھی علامت مضارع گرانے کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ اس سے پہلے لام امر (لِ) لگاتے ہیں اور مضارع کو مجزوم کردیا جاتا ہے۔ مثلاً باب افعال کا ایک مصدر "اِکْرَامٌ" ہے۔ اس کا مضارع "یُکْرِمُ" ہے۔ اس سے قبل لام امر لگایا تو "لِیُکْرِمُ" بن گیا۔ پھر مضارع کو مجزوم کیا تو لام کلمہ یعنی "م" ساکن ہو گیا۔ اس طرح امر غائب کا پہلا صیغہ لِیُکْرِمْ بنا۔ جبکہ باقی صیغے اس طرح ہوں گے۔ لِیُکْرِمَا' لِیُکْرِمُوْا' لِتُکْرِمْ' لِتُکْرِمَا' لِیُکْرِمْنَ' لِاُکْرِمْ اور لِنُکْرِمْ۔ امید ہے اب آپ اس طرح بقیہ ابواب سے امر غائب و متکلم بنالیں گے۔

۵۲ : ۶ اس مقام پر ضروری ہے کہ لام کَیْ اور لام امر کا جو فرق آپ نے ثلاثی مجرد میں پڑھا تھا اسے ذہن میں تازہ کرلیں۔ اس لئے کہ اس کا اطلاق ثلاثی مزید فیہ پر بھی اسی طرح ہوتا ہے۔ (دیکھیے ۵ : ۴۶)

۵۲ : ۷ فعل نہی کا بنانا زیادہ آسان ہے۔ اس لئے کہ یہ مضارع کے تمام صیغوں سے ایک ہی طریقے سے بنتا ہے اور فعل امر کی طرح اس میں حاضر اور غائب کی تفریق نہیں ہے۔ فعل نہی مجرد سے ہو یا مزید فیہ سے' اس کے بنانے کا طریقہ ایک ہی ہے یعنی مضارع کی علامت مضارع گرائے بغیر اس کے شروع میں لائے نہی "لَا" بڑھادیں اور مضارع کو مجزوم کردیں مثلاً باب مفاعلہ کا ایک مصدر مُجَاهَدَةٌ ہے۔ اس کا مضارع "یُجَاهِدُ" ہے۔ اس سے قبل "لَا" لگایا تو "لَا یُجَاهِدُ" بن گیا۔ پھر مضارع کو مجزوم کیا تو اس کا لام کلمہ یعنی "د" ساکن ہو گیا۔ اس طرح فعل نہی کا پہلا صیغہ "لَا یُجَاهِدْ" بن گیا۔ ہمیں قوی امید ہے کہ بقیہ صیغے آپ خود بنالیں گے۔

۵۲ : ۸ ثلاثی مجرد میں آپ لائے نفی اور لائے نہی کا فرق پڑھ چکے ہیں۔ اس مقام

پر اسے بھی ذہن میں دوبارہ تازہ کرلیں۔ اس لئے کہ اس کا اطلاق ابواب مزید فیہ پر بھی اسی طرح ہوتا ہے۔ (دیکھیے ۳ : ۴۸)

ذخیرۂ الفاظ

جَنَبَ(ن) جَنْبًا = ہٹانا، دور کرنا	سَلِمَ(س) سَلَامَۃً = آفت سے نجات پانا، سلامتی میں ہونا
جَنِبَ(س) جَنَابَۃً = ناپاک ہونا	اَسْلَمَ = کسی کی سلامتی میں آنا، فرماں بردار ہونا
جَنَّبَ = دور کرنا	سَلَّمَ = آفت سے بچانا، سلامتی دینا
اِجْتَنَبَ = دور رہنا، بچنا	

نَبَتَ(ن) نَبَاتًا = سبزہ کا اگنا	ضَيْفٌ (ج ضُيُوْفٌ) = مہمان
اَنْبَتَ = سبزہ اگانا	زُوْرٌ = جھوٹ

مشق نمبر ۵۱ (الف)

کَرُمَ سے باب افعال میں، عَلِمَ سے باب تفعل میں اور جَنِبَ سے باب افتعال میں فعل امر (غائب و حاضر) کی مکمل گردان ہر صیغہ کے معنی کے ساتھ لکھیں۔

مشق نمبر ۵۱ (ب)

اردو میں ترجمہ کریں۔

(۱) اَكْرِمُوْا ضَيْفَهُمْ (۲) اَكْرِمُوْا ضُيُوْفَكُمْ (۳) نَحْنُ نَجْتَهِدُ فِيْ دُرُوْسِنَا (۴) اِجْتَهِدُوْا فِيْ دُرُوْسِكُمْ (۵) اِجْتَهَدُوْا فِيْ دُرُوْسِهِمْ (۶) مَاذَا عَلَّمَ الْاُسْتَاذُ فِي الْمَدْرَسَةِ؟ (۷) مَاذَا يُعَلِّمُ الْاُسْتَاذُ فِي الْمَدْرَسَةِ؟ (۸) مَاذَا تَعَلَّمَ زَيْدٌ فِي الْمَدْرَسَةِ؟ (۹) مَاذَا تَتَعَلَّمُ فِي الْمَدْرَسَةِ؟ (۱۰) اَنَا اَتَعَلَّمُ الْعَرَبِيَّ

(۱۱) لَاأُقَاتِلُ (۱۲) لَاأُقَاتِلْ (۱۳) لَاتَتَفَاخَرُوْنَ (۱۴) لَاتَتَفَاخَرُوْا

مِنَ الْقُرْآنِ

(۱۵) وَاجْتَنِبُوْاقَوْلَ الزُّوْرِ (۱٦) إِذْقَالَ لَهٗ رَبُّهٗ أَسْلِمْ قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (۱۷) وَنَزَّلْنَامِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُّبَارَكًا فَأَنْبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ (۱۸) يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ جٰهِدِ الْكُفَّارَوَالْمُنٰفِقِيْنَ۔

مشق نمبر ۵۱ (ج)

مشق ۵۱ (ب) میں استعمال ہونے والے تمام افعال ذیل میں دیئے گئے ہیں۔ آپ ہر فعل کا (i) مادہ (ii) باب (iii) فعل کی قسم (ماضی، مضارع، امر، نہی وغیرہ) اور (iv) صیغہ بتائیں۔

(۱) أَكْرَمُوْا (۲) أَكْرِمُوْا (۳) نَجْتَهِدُ (۴) إِجْتَهِدُوْا (۵) إِجْتَهَدُوْا (٦) عَلَّمَ (۷) يُعَلِّمُ (۸) تَعَلَّمَ (۹) تَتَعَلَّمُ (۱۰) أَتَعَلَّمُ (۱۱) أُقَاتِلُ (۱۲) لَاأُقَاتِلْ (۱۳) تَتَفَاخَرُوْنَ (۱۴) لَاتَتَفَاخَرُوْا (۱۵) وَاجْتَنِبُوْا (۱٦) أَسْلِمْ (۱۷) أَسْلَمْتُ (۱۸) نَزَّلْنَا (۱۹) أَنْبَتْنَا (۲۰) جٰهِدِ

ثلاثی مزید فیہ
(فعل مجہول)

۱ : ۵۳ اب آپ ابواب مزید فیہ سے فعل مجہول بنانا سیکھیں گے۔ یہ آپ پڑھ چکے ہیں کہ مجہول فعل ماضی بھی ہوتا ہے اور مضارع بھی۔ اس لئے اس سبق میں ہم ماضی مجہول اور مضارع مجہول دونوں کی بات کریں گے۔

۲ : ۵۳ آپ نے فعل ثلاثی مجرد میں پڑھا تھا کہ وہاں ماضی معروف کے تین وزن ہو سکتے ہیں یعنی فَعَلَ' فَعِلَ اور فَعُلَ مگر ماضی مجہول کا ایک ہی وزن ہوتا ہے یعنی فُعِلَ۔ اسی طرح مضارع معروف کے تین وزن ہو سکتے ہیں یعنی یَفْعَلُ' یَفْعِلُ اور یَفْعُلُ مگر مضارع مجہول کا ایک ہی وزن ہوتا ہے یعنی یُفْعَلُ۔ یہاں سے ہمیں ماضی مجہول اور مضارع مجہول کا ایک اہم بنیادی قاعدہ معلوم ہوتا ہے جسے ہم مزید فیہ کے ماضی مجہول اور مضارع مجہول میں استعمال کریں گے۔

۳ : ۵۳ ماضی مجہول (ثلاثی مجرد) کے وزن فُعِلَ سے ہمیں مزید فیہ کے ماضی مجہول بنانے کا بنیادی قاعدہ ملتا ہے۔ جس سے ہمیں پہلی بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ ماضی مجہول کا آخری حصہ ہمیشہ "عِلَ" رہتا ہے۔ یعنی "ع" کلمہ پر کسرہ (زیر) اور ماضی کے پہلے صیغے میں "ل" کلمہ پر فتحہ (زبر) آتی ہے۔

۴ : ۵۳ اس قاعدے کی دوسری بات یہ نوٹ کریں کہ آخری "عِلَ" سے پہلے مجرد میں تو ایک ہی حرف یعنی "ف" کلمہ ہوتا ہے جس پر ضمہ (پیش) آتی ہے۔ اس سے یہ قاعدہ نکلتا ہے کہ مزید فیہ کے ماضی مجہول میں بھی آخری "عِلَ" سے پہلے جتنے بھی متحرک حروف آئیں (اصلی حرف "ف" کلمہ یا زائد حروف) ان سب کی حرکات ضمہ (پیش) میں بدل دی جائیں۔ اس تبدیلی کے دوران درج ذیل دو باتوں کا خیال رکھا جائے گا۔

(i) ایک تو یہ کہ جہاں جہاں حرکت کے بجائے علامت سکون ہو اسے برقرار رکھا جائے یعنی اس کو ضمہ (پیش) میں نہ بدلا جائے۔

(ii) دوسرے یہ کہ جب باب مُفاعَلہ اور تفاعُل میں "ف" کلمہ کو ضمہ "پیش" لگانے کے بعد الف آئے تو چونکہ "فُا" کو پڑھا نہیں جا سکتا لہٰذا یہاں "الف" کو اس کی ما قبل حرکت (پیش) کے موافق حرف "و" میں بدل دیں۔ یوں "فُا" کی بجائے "فُوْ" پڑھا اور لکھا جائے گا۔

۵ : ۵۴ اب مذکورہ قواعد کے مطابق نوٹ کیجئے کہ:

اَفْعَلَ سے ماضی مجہول کا وزن اُفْعِلَ ہو گا جیسے اَکْرَمَ سے اُکْرِمَ		
فَعَّلَ // // // //	فُعِّلَ // //	عَلَّمَ سے عُلِّمَ
فَاعَلَ // // // //	فُوْعِلَ // //	قَاتَلَ سے قُوْتِلَ (نوٹ : ۱)
تَفَعَّلَ // // // //	تُفُعِّلَ // //	تَقَبَّلَ سے تُقُبِّلَ
تَفَاعَلَ // // // //	تُفُوْعِلَ // //	تَعَاقَبَ سے تُعُوْقِبَ (نوٹ : ۱)
اِفْتَعَلَ // // // //	اُفْتُعِلَ // //	اِمْتَحَنَ سے اُمْتُحِنَ
اِنْفَعَلَ // // // //	اُنْفُعِلَ	(یہ استعمال نہیں ہوتا) (نوٹ : ۲)
اِسْتَفْعَلَ // // // //	اُسْتُفْعِلَ جیسے	اِسْتَحْکَمَ سے اُسْتُحْکِمَ

نوٹ نمبر ۱ : باب مُفاعَلۃٌ اور باب تفاعُلٌ میں نوٹ کریں کہ ماضی مجہول بنانے کے لئے ان دونوں کے صیغہ ماضی میں الف سے قبل ضمہ (پیش) تھی چنانچہ الف موافق حرف "و" میں تبدیل ہو گیا۔

نوٹ نمبر ۲ : باب اِنفِعالٌ کے بارے میں یہ ذہن نشین کر لیں کہ مجرد کے باب کَرُمَ کی طرح اس سے بھی فعل ہمیشہ لازم آتا ہے۔ اس لئے باب انفعال سے فعل مجہول

استعمال نہیں ہوتا۔ البتہ ایک خاص ضرورت کے تحت باب انفعال کے مضارع مجہول سے بعض الفاظ بنتے ہیں جن کا ذکر حصہ سوم میں ہوگا (ان شاء اللہ)

۵۳ : ۶ مضارع مجہول (ثلاثی مجرد) کے وزن یُفْعَلُ سے ہمیں مزید فیہ کے مضارع مجہول بنانے کا درج ذیل بنیادی قاعدہ ملتا ہے جس میں تین باتیں ہیں :

(i) پہلی یہ کہ مضارع مجہول کا آخری حصہ ہمیشہ "عَلُ" رہتا ہے۔ یعنی "ع" کلمہ پر فتحہ (زبر) اور مضارع کے پہلے صیغہ میں "ل" کلمہ پر ضمہ (پیش) آتی ہے۔ (اس کا ماضی مجہول کے آخری حصہ "عِلَ" سے مقابلہ کیجئے اور فرق یاد رکھئے)

(ii) دوسری یہ کہ مضارع مجہول میں علامت مضارع پر ہمیشہ ضمہ (پیش) آتی ہے۔

(iii) تیسری یہ کہ علامت مضارع اور آخری حصہ "عَلُ" کے درمیان آنے والے باقی تمام حروف میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی ہے۔

۵۳ : ۷ اب مذکورہ قواعد کے مطابق نوٹ کیجئے کہ :

یُفْعِلُ سے مضارع مجہول کا وزن یُفْعَلُ ہوگا جیسے یُکْرِمُ سے یُکْرَمُ		
یُفَعِّلُ // // // // // //	یُفَعَّلُ // //	یُعَلِّمُ سے یُعَلَّمُ
یُفَاعِلُ // // // // // //	یُفَاعَلُ // //	یُقَاتِلُ سے یُقَاتَلُ
یَتَفَعَّلُ // // // // // //	یُتَفَعَّلُ // //	یَتَقَبَّلُ سے یُتَقَبَّلُ
یَتَفَاعَلُ // // // // // //	یُتَفَاعَلُ // //	یَتَفَاخَرُ سے یُتَفَاخَرُ
یَفْتَعِلُ // // // // // //	یُفْتَعَلُ // //	یَمْتَحِنُ سے یُمْتَحَنُ
یَنْفَعِلُ // // // // //	یُنْفَعَلُ	(استعمال نہیں ہوتا)
یَسْتَفْعِلُ // // // // //	یُسْتَفْعَلُ // //	یَسْتَهْزِءُ سے یُسْتَهْزَءُ

مشق نمبر ۵۲

مندرجہ ذیل مصادر میں سے ہر ایک سے اس کے ماضی معروف و مجہول اور مضارع معروف و مجہول کا پہلا پہلا صیغہ بنائیں۔

(۱) اِنْتِخَابٌ (۲) تَقْرِيْبٌ (۳) مُجَاهَدَةٌ (۴) اِنْفَاقٌ (۵) تَكَاذُبٌ
(۶) اِسْتِحْسَانٌ (۷) تَنْزِيْلٌ (۸) مُشَارَكَةٌ (۹) تَعَاقُبٌ (۱۰) اِسْتِبْدَالٌ

مکتبہ خدام القرآن کے تحت شائع ہونے والی

"آسان عربی گرامر"

کی تینوں کتابوں کی تدریس پر مشتمل

عربی گرامر
VCDs

مدرس:

لطف الرحمٰن خان

تعداد 24:VCDs قیمت:720روپے

ملنے کا پتہ:

مکتبہ خدام القرآن لاہور

36۔کے ماڈل ٹاؤن لاہور فون:03-5869501

e-mail:info@tanzeem.org

www.tanzeem.org